

قومی فشریز پالیسی ، 2020
کمیٹی کے غور کے لئے چھٹا مسودہ
30 دسمبر 2020

مشمولات

1.0	تعارف	4
2.0	پیش کش	5
3.0	اولین مقصد	55
4.0	مشن	5
5.0	مقاصد	6
6.0	حکمت عملی	6
6.-1	میرین فشریز	6
6.-1.-1-	سمندری ماہی گیری کو برقرار رکھنا	9
6.-1.-2	نگرانی، کنٹرول اور سوریڈینس	9
6.-2	اندرون ملک ماہی گیری	10
6.-2.1-	ہندوستانی ندیوں اور ان کے سیلاب کے میدانوں، قدرتی جھیلوں اور گیلے علاقوں میں ماہی گیری کا انتظام کرنا۔	12
6.-2.2	ہندوستانی آبی ذخائر کی صلاحیت کو بروئے کار لانا۔	12
6.-3-	ماہی گیری۔	13
6.-3.-1-	میٹھے پانی کی ماہی گیری	13
6.-3.-2	بریکش وائر ماہی گیری	16
6.-3.-3-	ماریکچر۔	18
6.-3.-4	سمندری وید کاشتکاری۔	19
6.-3.-5	سجاوٹی مچھلی کی کاشتکاری۔	20
6.-3.-6-	اندرون ملک نمکین مٹی کا پیداواری استعمال۔	21
6.-3.-7-	آبی جانوروں کی صحت اور حیاتیاتی تحفظ کو برقرار رکھنا۔	22
6.-4	انفراسٹرکچر۔	23
6.-5	ہارویسٹ کے بعد اور تجارت۔	25
6.-5.1-	سپلائی چین اور ویلیو چین کو بہتر بنانا۔	25
6.-5.2	گھریلو مارکیٹنگ کی ترقی	26
6.-5.3-	تجارت اور کھانے کی حفاظت کو فروغ دینا۔	28
6.-6-	ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی۔	29

- 6-6-1- موسمیاتی تبدیلی 29
- 6-6-2 ماحولیاتى نظام صحت اور سالمیت کو یقینی بنانا۔ 29
- 6-6-3- کی اسٹون پرجاتیوں اور مشہور ماحولیاتى نظام کی حفاظت کرنا۔ 31 -
- 6-6-4- مچھلی کے کھانے کی پیداوار اور کم عمر مچھلی بچوں کا ذخیرہ منظم کرنا۔ 31
- 6-6-5- بلیو اکنومی اور میرین مقامی منصوبہ بندی۔ 32
- 6-7- سوشل سیکیورٹی اور سیفٹی نیٹ۔ 32
- 6-7-1- چھوٹے پیمانے پر ماہی گیری کو محفوظ بنانا۔ 32
- 6-7-2- سماجی تحفظ ، صنفی مساوات اور عمارت کی لچک کو پورا کرنا۔ 33
- 6-8- فشریز گورننس 35
- 6-8-1- اندرون ملک اور سمندری وسائل کے پائیدار اور دانشمندانہ استعمال کو باقاعدہ بنانا۔ 35
- 6-8-2- ادارے۔ 36
- 6-8-3- انسانی وسائل کی ترقی اور کاروباری۔ 39
- 6-8-4- ڈیٹا بیس۔ 39
- 6-8-5- علم کی فراہمی اور تکنیکی مدد میں توسیع۔ 40
- 6-9- علاقائی / بین الاقوامی وعدے۔ 41
- 6-9-1- علاقائی تعاون کی حوصلہ افزائی کرنا۔ 41
- 6-9-2- ہندوستان کو خطے میں قائد کی حیثیت سے رکھنا۔ 42
- 6-10- آگے کا راستہ۔ 42
- سرنامیہ ۔ 43
- بیس لائن منظر نامہ۔ 44

قومی فشریز پالیسی، 2020

۱.۰ تعارف

اساطیر، ثقافت اور معاشرتی تانے بانے میں جڑے ہوئے ، ہندوستانی ماہی گیری جغرافی لحض سے ایک انوکھی اور متنوع صف میں ترتیب دی گئی ہیں ، جس کے شمال میں عظیم ہمالیہ سے لے کر سمندروں تک شامل ہیں جو ملک کے جزیرہ نما نصف حصے کو گھیرے ہوئے ہیں۔۔ عالمی منظر نامے میں ہندوستان کی ماہی گیری بے مثال ہے، ملک کی ماہی گیری میں فنفس ، شیلفش اور آبی پودوں کی خاصی مختلف تعداد شامل ہے جو لاکھوں لوگوں کو براہ راست اور لاکھوں افراد کو ذیلی اور معاون سرگرمیوں میں معاش فراہم کرتا ہے۔۔

پچاس کی دہائی کے اوائل میں جب اس شعبے کو منصوبہ بند ترقی کے تحت لایا گیا تھا تب سے اس میں ترقی اور اضافہ ہو رہا ہے۔ 'مچھلی کی کل پیداوار سال (2018-19) میں 13.76 ملین میٹرک ٹن درج کی گئی ، جو اسے چین اور انڈونیشیا کے بعد دنیا میں مچھلی کا تیسرا سب سے بڑا پروڈیوسر بناتا ہے۔۔ میرین سیکٹر 5.31 ملین میٹرک ٹن کی تخمینی صلاحیت کی طرف رواں دواں رہنے کے ساتھ ، یہ ماہی گیری کی پیداوار ہے جس نے تین دہائیوں میں غیر معمولی نمو کی ہے اور ہندوستان کو مچھلی کی کاشتکاری کا دوسرا سب سے زیادہ پیداواری ملک بنا دیا ہے۔۔

ایک اندازے کے مطابق، فشریز سیکٹر 28 ملین ماہی گیروں اور مچھلی کے کاشتکاروں کو معاش فراہم کرنا ہے ، جو تقریباً قومی آبادی کا 2.04 فیصد ہے ، یہ شعبہ خاص طور پر نوجوانوں اور خواتین کو روزگار، اور اس کے علاوہ خوراک اور غذائیت کی حفاظت اور غیر ملکی زرمبادلہ کی آمدنی کو پورا کرنے کے لئے بے پناہ مواقع فراہم کرتا ہے۔۔ 2018-19 کے دوران ، شعبہ نے موجودہ قیمتوں پر مجموعی قیمت (GVA) 2,12,915 کروڑ روپے کا حدف طے کیا، جو تقریباً قومی جی ڈی پی کا 1.12 فیصد تھا۔ اور زراعت اور اس سے منسلک شعبے سے 7.28 فیصد جی وی اے (GVA) تھا۔ اسی مدت کے دوران ، اس شعبے نے غیر ملکی زرمبادلہ کی مالیت 46,589 کروڑ روپے، 13.92 لاکھ ٹن سمندری مصنوعات سے حاصل کی ہے۔۔ مجموعی طور پر ، 2014-15 سے 2018-19 ء تک اس شعبے میں اوسطاً سالانہ 10.87 فیصد کی شرح نمو درج کی گئی ہے۔ جو قومی معیشت کی ترقی (7.16%) سے زیادہ ہے۔

ہندوستانی ماہی گیری کا شعبہ سمندری اور اندرون ملک دونوں پانیوں میں اب تک غیر منقولہ وسائل تک اپنی رسائی کو بڑھانے میں بے حد صلاحیت فراہم کرتا ہے۔؛ ماہی گیری سے پیداوار اور پیداواری صلاحیت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔؛ زراعت جیسے دیگر کاشتکاری شعبوں کے ساتھ پیداواری انضمام۔، جیسے باغبانی، پولٹری، اور مویشی۔؛ غیر غذائی ماہی گیری کی توسیع جیسے سجاوٹی ماہی گیری۔؛ اور قوم کو اومیگا 3 فیٹی ایسڈ سے بھرپور غذائیت سے بھرپور مچھلی پروٹین کی دستیابی میں اضافہ کرنا۔ ماحولیاتی محاذ پر ، تالاب ، ٹینک اور سیلاب کے میدان ، بارش کے پانی کو محفوظ اور اس عمل میں زمینی پانی کو دوبارہ چارج کرنے کے لئے ایک قیمتی اور بہت اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔

ملک کی بڑھتی آبادی اور مچھلی پروٹین کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے ساتھ ، وسائل کی پائیدار ترقی کی ضرورت کو اب پہلے سے کہیں زیادہ محسوس کیا گیا ہے۔۔ اس طرح کے مطالبات کو پورا کرنے اور ترقی کی رفتار کو یقینی بنانے کے لئے جو آج کی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور کل کے لئے اتنا ہی بہتر مچھلیاں جھوڑ دیتا ہے ، اس ملک کے لئے ضروری ہے کہ وہ قومی فشریز پالیسی کا ایک مستحکم فریم ورک تیار کرے۔۔ یہ پالیسی ماہی گیری کے وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے کے لئے بلیو پرنٹ فراہم کرے گی جو مطلوبہ پیداوار اور پیداواری صلاحیت کو برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہوگی۔۔ یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ یہ پالیسی فریم ورک آنے والے عرصے میں ریاست اور یونین کے علاقوں کی سطح پر اسی طرح کے اقدامات کی رہنمائی کرے گا۔ اس حقیقت کو قبول کرتے ہوئے کہ ماہی گیری کے وسائل متنوع ماحولیاتی نظام میں طے کیے گئے ہیں جو صحت اور وسائل کی سالمیت اور اس میں موجود پودوں اور جانوروں کی زخیرے کا تعین کرتے ہیں۔

یہ پالیسی ایک پہاڑ کو سمندر کی تڑپ کا نقطہ نظر اپنائے گا۔۔ اس سے یہ یقینی بنائے گا کہ اس شعبے کو بیرونی ذرائع سے کم سے کم منفی اثرات مرتب ہوں گے اور اس عمل سے ماحول پر کم سے کم منفی اثرات مرتب ہوں گے۔۔ اسی فریم ورک

کے اندر '۔ نیلی معیشت پر زور دینا '، این ایف پی دوسرے معاشی شعبوں، جیسے زراعت، مویشیوں، پانی کے وسائل، پن بجلی، توانائی، جنگلات اور ماحولیات، ماحولیاتی سیاحت، دیہی ترقی، جہاز رانی، وغیرہ کے ساتھ پیداواری انضمام کو بھی یقینی بنائے گی۔ یہ نیلی معیشت کے اہداف کو پورا کرنے کے لئے اہم ہیں۔

قومی فشریز پالیسی ماہی گیری کی کمیونٹیز کے خطرے کو کم کرنے پر کافی زور دے گی جو موسمیاتی تبدیلیوں کے بڑھتے ہوئے اثرات سے عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی حرارت، انتہائی قدرتی واقعات جیسے طوفان اور سونامی، سیلاب اور خشک سالی، اور کسی بھی غیر معمولی صورتحال جیسے کووڈ-۱۹ وبائی امراض کو کم کرنے پر کافی زور دے گی۔ اس بات کو یقینی بنانا کہ کمیونٹیز لچک اس طرح کے خطرات کو دور کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

قومی فشریز پالیسی اس حقیقت کو بھی مدنظر رکھے گی کہ ماہی گیری آہستہ آہستہ ایک عالمگیریت والے ماحول میں جا رہی ہے جس میں تجارت، پانی کے بیسنوں کا اشتراک، اقتصادی زون (ای ای زیڈ) سے نقل مکانی کرنے والی مچھلی کی پرجاتیوں کی نقل و حرکت، زندہ آبی جانوروں کی نقل و حرکت، غیر قانونی، غیر مرتب شدہ اور غیر منظم شدہ ماہی گیری کی روک تھام، اور آخر کار ہندوستان کی پابند اور غیر پابند دونوں نوعیت کے بین الاقوامی آلات سے وابستگی۔ اسی طرح، مشترکہ ماہی گیری کے ماحولیاتی نظام اور ان میں موجود وسائل اور ان کی طویل مدتی استحکام کے مفاد میں باہمی تعاون کے انتظامات کو یقینی بنانے کے لئے علاقائی طول و عرض کو بھی مناسب طور پر این ایف پی میں ظاہر کیا جائے گا۔

آخر میں، اس حقیقت سے متاثر ہو کر کہ حکومت نے ماہی گیری کے شعبے کے لئے ایک علیحدہ وزارت تشکیل دی ہے، اس پالیسی سے ملک کی طرف سے طے شدہ قومی امنگوں اور ترقیاتی اہداف کی عکسبندی ہوگی۔ اس بات کو یقینی بنانا کہ ماہی گیری ہندوستان کو سال 2025 تک 5 امریکی ٹریلن ڈالر بنانے میں دوسرے ترقیاتی شعبوں کے ساتھ مساوی شراکت دار بن جائے۔

۲۰. پیش کش

آئین کے بنیادی اصولوں کو مدنظر رکھ کر، اور لوگوں پر مبنی اور حصہ لینے والے نقطہ نظر کو اپنانے ہوئے، قومی فشریز پالیسی کا مقصد حق اور مساوات کو مزید فروغ دینا، استحکام کو یقینی بنانا، صنف کو مرکزی دھارے میں لانا اور اس کے کردار کو بڑھانا، جامع ترقی کو فروغ دینا، خود انحصاری کو فروغ دینا اور کاروباری صلاحیت، شراکت داری کی تعمیر، بین السطور ایکویٹی کو برقرار رکھنا، سبسڈیریٹی کے اصول پر عمل کرنا، اور آنے والے ایک دہائی تک ماہی گیری کے شعبے کے لئے روڈ میپ چارٹ کرنا۔

۳۰. اولین مقصد

" ایک صحت مند اور متحرک ماہی گیری کا شعبہ جو موجودہ اور آنے والی نسلیں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ "

۰۰.۴ مشن

" وسائل کی پائیداری کو تمام اقدامات کی بنیاد پر رکھتے ہوئے، قومی فشریز پالیسی ماہی گیروں اور مچھلی کے کاشتکاروں کے معاشرتی اور معاشی اہداف اور فلاح و بہبود کو پورا کرے گی اور اس کا مقصد ہم آہنگی کی رہنمائی اگلے دس سالوں کے دوران کرنا ہے۔ "

۰۰.۵ مقاصد

قومی فشریز پالیسی کا مقصد ملک میں ماہی گیری اور کیپر فشریز کی مجموعی ترقی کو محفوظ بنانا ہے۔ اگرچہ ماہی گیر اور مچھلی کے کاشت کار اس پالیسی کا بنیادی مرکز ہوں گے، لیکن اس کا ارادہ یہ ہوگا کہ وسائل اور اس سے وابستہ رہائش گاہوں کی مستحکم انتظام اور پائیدار ترقی کو یقینی بنائے، ماحولیاتی نظام کی سالمیت کو برقرار رکھے، بڑھتی ہوئی آبادی کی خوراک اور غذائیت کی حفاظت کو پورا کرے، ماہی گیری اور کاشتکار برادریوں کے حقوق اور ان کی ابھرنے کی

قوت پیدا کرنا ، ہندوستانی مچھلی اور مچھلی کی مصنوعات کو عالمی سطح پر مسابقتی بنانا ، اور ماہی گیری کے وسائل کے پائیدار اور دانشمندانہ استعمال سے متعلق عالمی ایجنڈے کی تکمیل کی طرف عزم کرنا ۔

6. حکمت عملی

قومی فشریز پالیسی (این ایف پی) ملک کی پوری زمین اور ای ای زیڈ (EEZ) پر مشتمل ہے اور دس سال (2021-2030) کے ٹائم فریم میں طے کی گئی ہے۔ حکمت عملی کے وسیع پیرامیٹرز 10 حصوں (6.1-6.10) کے تحت بیان کیے گئے ہیں۔ مندرجہ ذیل بیانیہ میں۔

6.1 میرین فشریز

عام طور پر ماہی گیری کے شعبے کی صلاحیت اور خاص طور پر سمندری ماہی گیری کے ذیلی شعبے کو ہندوستانی ترقیاتی منصوبہ بندی کے آغاز میں ہی تسلیم کیا گیا تھا۔ آبادی کی خوراک اور غذائیت کی ضروریات کو حاصل کرنے کے علاوہ ، سمندری ماہی گیری تجارت میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے ، اور اس عمل میں ساحلی کمیونٹیز کو روزگار اور اس طرح سے روزگاری کو فروغ ملتا ہے ۔

1976 میں جب ای ای زیڈ (EEZ) کو قائم کیا گیا تب ہندوستان کا سمندری رقبہ 2.02 ملین سقیر کلومیٹر ، براعظمی شیلیف کا رقبہ 0.372 ملین سقیر کلومیٹر ، اور +8000 کلومیٹر کا سمندری ساحل ہے۔ ای ای زیڈ پر خودمختار حقوق کے ساتھ ، ہندوستان نے بھی اس علاقے میں سمندری رہائشی وسائل کے تحفظ ، ترقی اور بہتر طور پر استعمال کرنے کی ذمہ داری حاصل کر لی ہے۔ ہندوستان میں مراہن فشر کی آبادی 3.77 ملین ہے جس کا 0.93 ملین عملی فشر ہے - تقریبہ 0.52 ملین افراد ماہی گیری اور اس سے وابستہ سرگرمیوں میں مصروف ہیں ، جن میں 69 فیصد خواتین ہیں۔ خواتین خاص طور پر مچھلی کی مارکیٹنگ میں سرگرم ہیں جہاں وہ تقریبہ 86 فیصد شریک ہیں۔ اس کے علاوہ تقریبہ 14000 خواتین مچھلی کے بیج جمع کرنے اور شیل جمع کرنے کی سرگرمیوں میں مساوی تعداد میں مصروف ہیں۔ مجموعی طور پر سمندری ماہی گیری کے شعبے میں چھوٹے پیمانے پر ماہی گیری کی غلبہ ہے۔

6.1.1 سمندری ماہی گیری کو برقرار رکھنا

ای ای زیڈ سے سمندری ماہی گیری کی موجودہ ممکنہ پیداوار (PY) کا تخمینہ 5.31 ملی میٹر ٹن لگایا گیا ہے ۔ موجودہ پیداوار (2018-2019) 4.18 ملی میٹر ٹن ہے۔ جو کہ پیداوار میں 1.13 ملی میٹر ٹن اضافے کی صلاحیت کی نشاندہی کرتا ہے ۔ انڈر / غیر منقولہ وسائل 200 سے 500 میٹر گہرائی والے زون اور سمندری پانیوں میں دستیاب ہیں۔ سوائے 0.23 ملی میٹر ٹن PY کے اور ٹونا جیسی مچھلیاں ، سمندری پانیوں میں بہت سے دوسرے وسائل غیر روایتی فن اور شیلیف جیسے مائکروٹوفڈس اور سمندری اسکوئیڈز ہیں۔ 0.23 ملی میٹر ٹن کی مکمل صلاحیت کو سمجھنے کے لے ٹونا جیسی مچھلیاں اور سمندری سکویڈ (0.63 ملی میٹر ٹن) ، پالیسی اقدامات ماہی گیروں کی صلاحیتوں اور صلاحیتوں میں بہتری کی طرف ہدایت کریں گے تاکہ ان کو اچھی حالت میں پکڑ سکے۔ ماہی گیری کے جدید جہازوں کی خریداری میں مدد فراہم کرنے اور ماہی گیری کے ممکنہ سائٹس کا پتہ لگانے ، فصل کی ہارویسٹ کے بعد ہینڈلنگ کو بہتر بنانے اور مالیت میں اضافے کو یقینی بنانے اور کھانے کی حفاظت کو یقینی بنانے کے ذریعہ اس اقدام کو مزید تکمیل کیا جائے گا۔ تاہم ، تخمینے میں غیر یقینی صورتحال پر غور کرتے ہوئے ، عالمی سطح پر احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

وائلڈ مچھلی کی ہارویسٹ سے متعلق معیارات اور کلیدی اصولوں کی حیثیت سے استحکام اور مساوات (ماحولیاتی ، معاشی ، معاشرتی اور ادارہ جاتی) کو یقینی بنانے پر توجہ دینے کے ساتھ ، سب سے فوری ضرورت ماہی گیری کی کوششوں کو عقلی بنانا ہوگا ۔ اس سے ماہی گیری کے کاموں کی معاشی استحکام کو یقینی بنایا جائے گا۔ قلیل مدتی میں ، اس کا مقصد یہ ہوگا کہ اس شعبے میں اضافی داخلے کو روکا جائے ، اور اس کے بعد توازن کی طرف بڑھنے کی کوشش کو دوبارہ تقسیم کیا جائے۔ اضافی کوشش کی اجازت صرف اور صرف غیر منقولہ وسائل کے لئے کی جاسکتی ہے ، زیادہ تر سمندری پانیوں میں۔ انتظامیہ کے دیگر اقدامات کریں گے۔ بین الیاء۔ ان پٹ اور آؤٹ پٹ کنٹرول جیسے ماہی گیری کے دن ،

آپریشن کا علاقہ ، انجن ہارس پاور ، گیئر سائز ، کم سے کم میس سائز ، کم سے کم قانونی سائز (MLS) اور تجارتی لحاظ سے اہم پرجاتیوں کے MLS کے لئے قومی رہنما خطوط کی ترقی شامل ہیں۔ ان اقدامات کی بحری بیڑے کے منصوبوں اور ماہی گیری کے انتظام کے علاقوں کی تشکیل کے ساتھ مزید مدد کی جائے گی تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ وسائل کی کمی موجود ہے۔ ماہی گیری اور متعلقہ ادارے ان مچھلیوں کے ذخیرے کی تعمیر نو / بحالی کے منصوبوں کی تشکیل کو یقینی بنائیں گے۔ کہ ہیں میں a ختم یا گر گیا۔ حالت۔ ایسی کوششیں بھی مبنی ہوں گی۔ مچھلی کے ذخیرے کو بھرنے اور کمزور سمندری ماحول میں پرجاتیوں کے تنوع کو بہتر بنانے کے انتظام کے اختیارات کے طور پر مصنوعی چٹانوں کی سمندری کھیت اور تعیناتی۔ اے صلاحیت تشخیص فریم ورک ماہی گیری کی گنجائش کے لئے تیار کیا جائے گا جو PY کے تخمینے پر مبنی ہے اور اسٹاک کی باقاعدہ تشخیص کی جائے گی تاکہ شناخت شدہ مچھلی کے ذخیرے کو مستقل بنیادوں پر کاشت کیا جاسکے۔

پیداوار کے عمل میں جیو ویدتا کے تحفظ کو مرکزی دھارے میں لانے کی کوشش کی جائے گی۔ ماحولیاتی اور حیاتیاتی لحاظ سے اہم علاقوں (EBSAs) اور کمزور سمندری ماحولیاتی نظام (VMEs) کے تحفظ سمیت پرجاتیوں کے لئے مخصوص اور زونل / ایریا سے متعلق انتظام کے منصوبے۔ مشہور اور خطرے سے دوچار (ای ٹی پی) پرجاتیوں کا تحفظ؛ وسائل کے پائیدار استعمال کے لئے مقامی اور وقتی اقدامات۔ اور مشاورتی عمل کے ذریعے فیش ریفیویا کی تشکیل۔ اس کے ساتھ ہی ، حکومت موجودہ میرین پروٹیکٹڈ ایریاز (ایم پی اے) کا جائزہ لینے اور وقتاً فوقتاً جائزہ بھی لے گی اور قانون سازی کی مدد فراہم کرے گی تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ روایتی ماہی گیروں کے مدت ملازمت کے حقوق محفوظ ہیں اور ان کی روزی روٹی کو اس طرح کے تحفظ سے متاثر نہیں کیا جاتا ہے۔ اقدامات۔

ماہی گیری کے انتظام کے لئے ایکو سسٹم اپروچ (EAFM) سمندری ماحولیاتی نظام کے تمام زندہ اور غیر زندہ حلقوں کی فلاح و بہبود اور اسٹیک ہولڈرز کی معاشرتی صفات اور معاشی ضروریات پر غور کے ساتھ عمل میں لایا جائے گا۔ اسی رگ میں ، شراکت دار نظم و نسق یا شریک نظم و نسق ، جو عالمی سطح پر ملٹی اسٹیک ہولڈر ، ملٹی پرجاتیوں اور ملٹی بیڑے ماہی گیری کے کامیاب مینجمنٹ سسٹم میں سے ایک کے طور پر پہچانا جاتا ہے ، کو فروغ دیا جائے گا۔ کیرالہ ، تامل ناڈو اور پڈوچیری کی طرف سے پیش کردہ مثالوں کو ملک میں شریک نظم و نسق کو فروغ دیتے ہوئے مدنظر رکھا جائے گا۔ مقامی ، علاقائی ، بین ریاستی اور قومی ماہی گیری کونسلیں ماہی گیروں کے مختلف گروہوں کے مابین تنازعات کے حل میں بھی کلیدی کردار ادا کریں گی اور ان انتظامی اقدامات کو متعارف کرانے کے اصولوں کو اس شعبے میں تمام متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے تیار کیا جائے گا۔

مقامی اور دنیاوی بندشوں نے ملک کی سمندری مچھلی کی دولت کو برقرار رکھنے میں مدد فراہم کی ہے۔ یقینی بنانا کہ یہ انتظامی اقدامات ماہی گیروں کی روزی روٹی کو مؤثر طریقے سے بہتر بناتے ہیں ، وقتاً فوقتاً جائزہ لیا جائے گا ، جس میں دستیاب بہترین سائنسی معلومات کو مدنظر رکھا جائے گا ، بشمول احتیاطی نقطہ نظر ، اور ماہی گیروں اور دیگر متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کی مناسب شمولیت۔

فی الحال ، ساحلی ریاستوں / یو ٹی کے پاس روایتی ماہی گیروں کے لئے مخصوص علاقے (گہرائی یا ساحل سے فاصلے پر مبنی) محفوظ ہیں جہاں میکانائزڈ ماہی گیری کی اجازت نہیں ہے۔ ماہی گیری یا TURFs کے لئے اس طرح کے علاقائی استعمال کے حقوق پرانے ماہی گیروں کی روزی روٹی کو برقرار رکھنے میں کارآمد ثابت ہوئے ہیں۔ حکومت پرانے ماہی گیروں کو اس طرح کی مدد فراہم کرتی رہے گی اور صارف گروہوں کے ساتھ مشاورت سے ، وہ علاقائی پانیوں میں آرٹسٹینل ماہی گیروں کے لئے موجودہ علاقے کو بڑھانے پر مزید غور کرے گی۔

ماہی گیری کا انتظام ایک مربوط نقطہ نظر کی پیروی کرے گا ، روایتی علم اور سائنس کو کاروباری اصولوں اور دونوں بنیادی اسٹیک ہولڈرز کی موثر مصروفیت کے ساتھ ملاوٹ کرے گا ، اور یہ بھی یقینی بنائے گا کہ ماہی گیری ماحولیاتی اور معاشی طور پر پائیدار ہے۔ علم کا انتظام سمندری ماہی گیری کے شعبے کی اہم خصوصیات جیسے وسائل کی کثرت اور تقسیم کے بارے میں فوری اور آسان بازی اور معلومات کی دستیابی کو فروغ دینے کا ایک نقطہ نظر ہوگا۔ اصل وقت کے

وسائل کے نقشے؛ پیداوری کی تشخیص؛ اصل وقت کے ممکنہ ماہی گیری زون (PFZ) کے مشورے؛ اور ماہی گیروں کے فائدے کے لئے موسم کی پیش گوئی۔۔ ماہی گیری کی حمایت میں فوائد کو بروئے کار لانے کے لئے انفارمیشن ٹکنالوجی (آئی ٹی) اور اسپیس ٹکنالوجی (ایس ٹی) کے استعمال کو زیادہ سے زیادہ استعمال میں لایا جائے گا۔

غیر ملکی پانیوں میں ماہی گیری اور قومی دائرہ اختیار سے پرے علاقوں (ABNJ) دونوں دارالحکومت اور ٹکنالوجی سے وابستہ ہیں۔۔ گہری سمندری ماہی گیری اور پروسیسنگ میں نجی سرمایہ کاری کو فروغ دیا جائے گا تاکہ جامع ترقی کے لئے سمندری ماہی گیری کی صلاحیت کو پوری طرح سے استعمال کیا جاسکے۔۔ کاروباری ترقی ، صوتی ٹکنالوجی کی دستیابی ، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) کے انتظامات اور سمندری ماہی گیری کے شعبے کے لئے ادارہ جاتی فنانس کے بہتر فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی جائے گی۔ اس کے علاوہ ، سمندری غذا پروسیسنگ اور برآمدی شعبے کے انضمام کے لئے اس شعبے کی جامع ترقی کے لئے گہری سمندری ماہی گیری کی صنعت کے ساتھ کام کیا جائے گا۔

گہری سمندری ماہی گیری ، موجودہ گہرے سمندری ماہی گیری کے بیڑے کو جدید بنانے ، ماہی گیری کے ذریعے نئے / بہتر دیسی گہرے سمندری ماہی گیری برتنوں کا تعارف کرنے کے لئے حکومت آرٹینسل ماہی گیروں کی صلاحیتوں اور صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے نئی اسکیم (زیانی) متعارف کرائے گی۔ کوآپریٹو / سیلف ہیلپ گروپس (SSHG) ، آن بورڈ ٹریننگ اور مارکیٹوں اور برآمد سے رابطے۔ ان میکانزم / اسکیموں کو متعارف کروائے ہوئے ، اس بات کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں گے کہ اس طرح کے اقدامات ای ای زیڈ اور ای بی این جے میں ماہی گیری سے متعلق بین الاقوامی آلات کے تحت طے شدہ قواعد و ضوابط پر بھی عمل کریں۔۔

EEZ اور اس سے آگے گہرے سمندری وسائل کے استعمال پر نہ صرف EEZ میں دستیاب وسائل کے معاملے پر غور کیا جائے گا۔ بلکہ انفراسٹرکچر بھی۔ جہاز کی تعمیر کے لئے تکنیکی، سروے اور سند۔؛ انسانی صلاحیت میں اضافہ۔؛ قواعد و ضوابط کا ایک جامع اور قابل عمل سیٹ۔، ایک مضبوط نگرانی کے ساتھ۔، کنٹرول اور نگرانی۔ (ایم سی ایس۔) حکومت۔؛ اور تجارتی ماہی گیری کے وسائل پر سائنسی اور تکنیکی معلومات کی دستیابی۔، اور ماہی گیری کے بہترین طریقے جن کے ساتھ نشانہ بنایا جائے۔ undefined انہیں۔ تاہم ، اس طرح کے اقدامات اعلیٰ سمندروں اور ای بی این جے میں ماہی گیری سے متعلق بین الاقوامی معاہدوں / انتظامات میں متعلقہ دفعات کی تعمیل کے ساتھ مشروط ہوں گے اور ساحلی سلامتی اور سمندر میں ماہی گیروں کی حفاظت کے لئے مناسب نگرانی اور مواصلات کے طریقہ کار کے ساتھ ہوں گے۔۔

ساحلی ریاست / یونین علاقہ (UT) حکومتوں کے مشورے سے حکومت EEZ کے لئے ایک جامع وسائل کے استعمال کا منصوبہ تیار کرے گی ، جس میں ساحلی ریاستوں / UTs کی ضروریات اور دو جزیرے UTs ، انڈمان کی خصوصی اور انوکھی ضروریات کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اور نیکوبار اور لکشدویپ۔ ایک ہی وقت میں ، ساحلی ریاستوں / یو ٹی کو بھی یہ تسلیم کرنے کی تاکید کی جائے گی کہ ای ای زیڈ کا رقبہ 12 سے 200 سمندری میل (این ایم) کے درمیان یونین حکومت کے زیر انتظام ایک مشترکہ وسیلہ ہے اور ماہی گیری کی الگ تھلگ حکمت عملی کے ذریعہ۔ ان سے زیادہ استحصال اور بین ریاستی / UT تنازعات پیدا ہوسکتے ہیں۔ بین الملکی تنازعات کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی تنازعات کو کم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کے لئے ایک ادارہ جاتی میکانزم تشکیل دیا جائے گا اور خاص طور پر سمندری ماہی گیری کے انتظام کے لئے پڑوسی ممالک کے ساتھ۔ حکومت ساحلی اور جزیروں کے ماہی گیری کے ترقیاتی منصوبوں کو تیار اور نافذ کرے گی ، جو ساحلی ریاستوں / یو ٹی ایس اور جزیروں کی معیشت کو بڑھانے میں معاون ثابت ہوگی۔۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہوں گے۔

- مناسب اور ذمہ دار ٹکنالوجی کے استعمال سے زیر استحصال وسائل کو بروئے کار لانے کیلئے قومی دائرہ اختیار سے پرے علاقوں میں گہری سمندری ماہی گیری کو فروغ دینا اور اسٹیک ہولڈرز کی صلاحیتوں میں اضافہ ، خاص طور پر روایتی ماہی گیر ، اور مچھلی پکڑنے اور اسٹور کرنے کی سہولیات کی ترقی کے لئے سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنا۔

- ماہی گیری کی کوششوں کو بہتر بنانا اور گرے ہوئے / پست مچھلی کے ذخیرے کی تعمیر نو کے لئے انتظامی منصوبوں کو مرتب کرنا اور ان پر عمل درآمد کرنا۔
- مشاورتی عمل کے ذریعہ پرجاتیوں سے متعلق مخصوص اور زونل / ایریا سے متعلق انتظام کے منصوبوں جیسے تحفظ کے اقدامات تیار کرنا اور ای ای زیڈ میں وسائل کے استعمال کے لئے مشاورتی انداز میں ایک جامع منصوبہ تیار کرنا۔
- EAFM کو اپنانے اور شریک نظم و نسق کے طریقوں کو فروغ دینا۔
- ساحلی ریاستوں اور UTs کی حوصلہ افزائی کرنا کہ وہ MFRAS کے تحت غیر میکانائزڈ فشینگ بوٹ آپریٹرز کے لئے مختص علاقے میں اضافہ کریں۔
- جدید آئی ٹی ٹیکنالوجیوں کے استعمال سے سمندری ماہی گیری کے شعبے کے پورے اسپیکٹرم میں علم کے انتظام کی سہولت فراہم کرنا۔
- ماہی گیروں کی حفاظت اور قومی سلامتی کو یقینی بنانا جبکہ قومی پانیوں سے آگے گہری سمندری ماہی گیری اور ماہی گیری تیار کرنا۔

۶.۱.۲ نگرانی ، کنٹرول اور سوریلینس

حکومت کی طرف سے اختیار کردہ ایم سی ایس (این پی او اے-ایم سی ایس) پر نیشنل پلان آف ایکشن کے بعد ، سمندری ماہی گیری کے شعبے کے لئے ایک مستحکم اور موثر ایم سی ایس حکومت کے لئے موجودہ میکانزم کو مزید تقویت دینے کی ضرورت ہے۔ فی الحال ، حکومت کے پاس سمندری شعبے میں کام کرنے والے تمام ماہی گیری برتنوں (آرٹیسنل ، موٹرائزڈ ، میکانائزڈ اور نان میکانائزڈ) کو رجسٹر کرنے کے لئے ایک آن لائن رجسٹریشن اور لائسنسنگ سسٹم (ریئل کرافٹ) کی ضرورت ہے ۔ اور سمندری ریاستوں / یو ٹی ایس ، کوسٹل میرین پولیس اور انڈین کوسٹ گارڈ (آئی سی جی) کے محکمہ فشریز (ڈی او ایف) کی زیادہ سے زیادہ مصروفیت کے ذریعے ایم سی ایس کی سرگرمیوں کو مزید تقویت ملے گی۔ ایم سی ایس میں مضبوطی اور بہتری مرحلہ وار انداز میں چپ پر مبنی سمارٹ رجسٹریشن کارڈ ، لاگ بُک کا لازمی استعمال (کاغذ اور الیکٹرانک دونوں) متعارف کرانے ، اور خلائی ٹیکنالوجیز اور آئی ٹی ٹولز کے وسیع استعمال کے ذریعے بھی انجام دی جائے گی۔ مرکزی حکومت ریاست / UT حکومتوں کے ساتھ مل کر ایک زیادہ موثر ایم سی ایس سسٹم لگانے کے لئے کام کرے گی اور ایم سی ایس مینیجرز کی صلاحیتوں کو بڑھانے میں بھی مدد کرے گی اور ساتھ ہی ایم سی ایس کے نفاذ میں کمیونٹی کے کردار کو بھی فروغ دے گی۔

سمندری ماہی گیری کے شعبے میں ڈیزائن ، تعمیراتی سامان ، سائز ، انجن اور گیئر اور آپریشن کے علاقے میں مختلف ماہی گیری کے جہازوں کی خصوصیات ہے۔ رجسٹریشن ، سروے اور سرٹیفیکیشن ، شناختی دستاویزات کی لازمی گاڑی اور ٹریکنگ کے سامان ، مذکورہ بالا دفعات کی خلاف ورزی پر جرمانے ، سمندری حفاظت اور ماہی گیری کے جہازوں کے انتظام کے اصولوں سے متعلق قانون سازی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تازہ کاری کی ضرورت ہے۔ ماہی گیری کا شعبہ

اور بین الاقوامی معیار کو بھی پورا کرنا۔ فوڈ اینڈ ایگریکلچرل آرگنائزیشن (ایف اے او) ، انٹرنیشنل میری ٹائم آرگنائزیشن (آئی ایم او) ، انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن (آئی ایل او) جیسی متعلقہ ایجنسیوں کے ذریعہ تجویز کردہ۔ وغیرہ۔ موجودہ قواعد و ضوابط کو اپ ڈیٹ کرتے ہوئے یہ بھی ضروری ہوگا کہ کشتی سازی کے یارڈوں کی لازمی رجسٹریشن ، اس کی احتساب کو یقینی بنانے اور گیئر کے نقصان کو کم کرنے ، ماہی گیری کے جہازوں کی سمندری پن ، اور پرانے ماہی گیری جہاز اور گیئر کی رجسٹریشن متعارف کروانا ضروری ہے۔

غیر قانونی ، غیر اطلاع یافتہ اور غیر منظم (IUU) ماہی گیری کی روک تھام ، روک تھام جہاز ان کے خاتمے کے لئے ہندوستان متعدد بین الاقوامی معاہدوں / انتظامات کا فریق ہے ، حکومت بندرگاہ اور سمندر دونوں طرف ایک صوتی میکانزم قائم کرے گی تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ہندوستانی اپنے ماہی گیری کے بیڑے کسی بھی EEZ اور ABNJ کے اندر میں مشغول نہیں ہے۔ فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہوں گے:-

- ساحلی ریاستوں / مرکزی علاقوں اور دیگر متعلقہ وزارتوں / محکموں کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ ، این پی او اے-ایم سی ایس کے بعد ، ایک موثر ایم سی ایس سسٹم کا قیام۔ اس میں ایم سی ایس مینیجرز کی صلاحیتوں کو بڑھانا بھی شامل ہوگا اور ساتھ ہی ایم سی ایس کے نفاذ میں کمیونٹی کا کردار بھی شامل ہوگا۔
- قومی اور غیر ملکی ماہی گیری ویسلز کے ذریعہ IUU ماہی گیری پر قابو پانے کے اقدامات کو فروغ دینا۔

۶.۲ اندرون ملک ماہی گیری

اندرون ملک کے ماہی گیری کے وسائل اتنے وسیع اور متنوع ہیں جتنا سمندری ماہی گیری کے وسائل اور ان کی اہمیت معاش کے ذریعہ معاش ، خوراک اور آبادی کے لئے تغذیہ ان کے سمندری ہم منصب سے کم نہیں ہے۔ ہندوستان کے بڑے دریا کے نظاموں کے ساتھ ساتھ ریپرین کمیونٹیز سمندری ماہی گیروں کی طرح پرانی اور روایتی رہی ہیں ، حالانکہ اندرون ملک کے شعبے میں بدلتے ہوئے منظر نامے کے ساتھ ، ان کی معاش کے دوسرے ذرائع میں نقل مکانی کسی بھی دوسرے کھانے کی پیداوار کے شعبے سے زیادہ نمایاں ہے۔

اندرون ملک ماہی گیری کے وسائل میں دریا کی لمبائی شامل ہے۔ 2,01,496 کلومیٹر (بشمول نیلیوں ، اور آبپاشی نہروں) ، 3.52 ملین ہیکٹر چھوٹے اور بڑے ذخائر اور 1.2 ملین ہیکٹر سیلاب کے میدان ، وغیرہ۔ اندرون ملک ماہی گیری کے لئے دستیاب کل رقبہ کا تخمینہ 8.24 ملین ہیکٹر ہے جو کہ ندیوں اور نہروں کو چھوڑ کر ہے ۔ اندرون ملک ماہی گیروں کی مجموعی آبادی کا تخمینہ لگ بھگ 24.29 ملین ہے ۔

۶.۲.۱ ہندوستانی ندیوں اور ان کے سیلاب کے میدانوں ، قدرتی جھیلوں اور گیلے

علاقوں میں ماہی گیری کا انتظام کرنا

ندیوں ، ان کی معاونوں اور اس سے وابستہ سیلاب کے میدان کی جھیلیں ملک میں اندرون ملک قبضہ کرنے والے ماہی گیری کا بنیادی وسیلہ ہیں۔ عمر کے بعد سے ، ان اندرون ملک ماہی گیری کے وسائل نے فروغ پزیر فرقہ وارانہ برادریوں کو برقرار رکھا ہے اور آبادی کے ایک بڑے حصے کو میٹھے پانی کی مچھلیاں فراہم کیں۔ جب تک ہندوستانی میجر کارپس (آئی ایم سی؛ کیٹلا ، روہ ، مگل) کی بیج کی تیاری کے لئے ٹکنالوجی مکمل نہیں کی گئی تھی ، گنگا اور برہما پترا جیسے میجر ریور سسٹم مچھلی کے بیج کا ذریعہ تھے جو تالاب اور ٹینکوں میں ٹیل میں اگنے کے لئے اٹھائے گئے تھے۔ سائز کی مچھلیاں۔ یہ دریا

کے نظام اب بھی ملک میں میٹھے پانی کے آبی زراعت کی پیداوار کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ وہ جراثیم کی طاقت کو برقرار رکھنے کے لئے بالغ / کشش ثقل آئی ایم سی پرجاتیوں کو حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہیں۔۔

بڑھتی ہوئی شہریاری ، صنعتی ترقی ، سیلاب سے بچاؤ اور آب پاشی اور بجلی کی پیداوار کے لئے پانی کی تجریدی کے ساتھ ، ندی کے ماہی گیری بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔۔ ندیوں میں پانی کے کم بہاؤ نہ صرف ندی کے ماحولیاتی نظام کو متاثر کر رہے ہیں بلکہ راستوں اور ساحلی پانیوں کو بھی متاثر کر رہے ہیں ، جس کے مناسب بہاؤ کی ضرورت ہے۔ ان کی ماحولیاتی سالمیت کو برقرار رکھنے کے لئے میٹھے پانی اور تلچھٹ۔۔ ندی کے ماحولیاتی نظام کو زندہ کرنے اور ماہی گیری کے زوال کو پلٹانے کے لئے ، این ایف پی کی بنیادی توجہ اس بات کو یقینی بنانا ہوگی۔ ندیوں اور ان کے معاونوں میں ماہی گیری کو برقرار رکھنے کے لئے پانی کے بہاؤ کی دستیابی موزوں ہے۔۔ دوسرا ، اس پالیسی میں دریا کے ماحولیاتی نظام کی ماحولیاتی صحت کو بہتر بنانے اور ندیوں اور ان کے معاونوں میں نقطہ اور غیر نکاتی ذرائع سے آلودگی کے بہاؤ کو روکنے پر توجہ دی جائے گی۔۔ تیسرا ، ندی کے پھیلاؤ اور اس سے وابستہ سیلاب کے میدانی علاقے جو آئی ایم سی پرجاتیوں ، معمولی کارپس ، کیٹ فشز اور چارہ مچھلی کی ایک بڑی تعداد اور کئی دیگر اہم ندیوں کی پرجاتیوں (مہسیر ، کیٹفش ، وغیرہ) کی افزائش اور لاروا کی نشوونما کے لئے ثابت میدان ہیں۔۔) اس بات کا یقین کرنے کے لئے حفاظت کی جائے گی کہ ان مقامی نسلوں کی آبادی برقرار رہے۔۔ آئی ایم سی کی آبادی کو روکنے والے ندی کے ماحول میں کسی قسم کی رکاوٹ ، ملک میں میٹھے پانی کے آبی زراعت کی پیداوار پر بڑے پیمانے پر پائے گی۔۔

ندیوں اور سمندروں کے مابین عبوری زون کی حیثیت سے یہ راستہ منافع بخش ماہی گیری بھی پیش کرتا ہے۔۔ ملک میں دریا کے تمام بڑے سسٹم جو سمندروں میں بہتے ہیں ان میں ایسٹورین پھیلا ہوا ہے۔ کچھ معاملات میں ، گنگیٹک دریائے نظام کی طرح ، راستوں میں بہت بڑے علاقوں کا احاطہ کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں فن اور شیلفش کے فروغ پذیر ماہی گیری کی حمایت کی جاتی ہے۔۔ تازہ پانی اور سمندری اثر و رسوخ کا بہاؤ بڑی حد تک مچھلیوں کی پیداواری صلاحیت اور ماہی گیری کا تعین کرتا ہے۔۔ تاہم ، ساحلی بستیوں اور صنعتی کاری میں اضافے کے ساتھ ، راستہ بھی نقطہ اور غیر نکاتی ذرائع سے آنے والی آلودگی کا راستہ بن گیا ہے۔۔ مزید برآں ، پانی کے بہاؤ خلاصہ کے ساتھ ، راستوں میں میٹھے پانی کا مطلوبہ بہاؤ آہستہ آہستہ کم ہوتا گیا ہے ، جس سے اس کی منفرد خصوصیت اور اس کے نتیجے میں فن اور شیلفش کی پیداوار اور پیداواری صلاحیت میں کمی واقع ہوتی ہے۔۔

ندیوں اور ان کے معاونوں کے تسلسل کے طور پر فلڈ پلین جھیلوں نے زمانے سے ہی گنگا اور برہما پترا ندی کے طاسوں میں ماہی گیری کے اہم وسائل تشکیل دیئے ہیں۔۔ وہ دریا کے ماہی گیری کی لائف لائن ہیں۔۔ جس کا تخمینہ لگ بھگ 1.2 ملین ہیکٹر ہے ، ان آبی ذخائر نے نہ صرف معاشروں کے لئے ماہی گیری کو برقرار رکھا ہے بلکہ مون سون کے مہینوں میں دریا کے زیادہ بہاؤ کو بھی قبول کیا ہے۔۔ بھاری گندگی کے ساتھ ، کئی سیلاب کے میدانی علاقوں اور ان سے وابستہ ندیوں کے درمیان رابطے کا نقصان ، اور گھاس کی افزائش (بنیادی طور پر پانی کی ہائکینتھ - ایہورنیا کریسپس -) ، پانی کی برقراری کی گنجائش اور ان آبی ذخائر کی پیداواری صلاحیت میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے ، جس کی وجہ سے ندی کے ماہی گیروں میں کمی واقع ہوئی ہے اور دریا کے طاسوں میں بار بار آنے والے سیلاب کا بھی واقعہ پیش آیا ہے۔۔ تجاوزات نے صورتحال کو مزید خراب کر دیا ہے۔۔ معمولی برادریوں کے ذریعہ ماہی گیری کے نقصان دہ گیٹر کا استعمال اور وسائل کا زیادہ استحصال بھی بہت زیادہ ہے اور اس کے لئے ضابطے کی ضرورت ہے۔۔ ندیوں اور سیلاب کے میدانی علاقوں کے مابین روابط کو بحال کرنے اور ان وسائل کو ان گنت ماحولیاتی نظام کی خدمات کو فائدہ مند طریقے سے استعمال کرنے کے لئے دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔۔

قدرتی جھیلیں اور گیلے علاقوں ملک میں ماہی گیری کا ایک اور اہم وسیلہ تشکیل دیتے ہیں۔۔ اونچائی کی جھیلوں اور گیلے علاقوں سے لے کر tals اور جیل گنگیٹک میدانی علاقوں اور ایسٹورین جھیلوں جیسے اوڈیشہ میں چیلیکا ، تامل ناڈو / آندھرا پردیش میں پلیکیٹ اور کیرالہ میں ویمناد ، یہ آبی ذخائر جانوروں اور پودوں کی پروٹین دونوں کے ساتھ ساتھ کمیونٹی کو مختلف ماحولیاتی نظام بھی مہیا کر رہے ہیں۔۔ tals اور جیل گنگیٹک بیسن میں کلیدی ماخذ پلانٹ پروٹین

ہیں جیسے۔ مکھن۔ یا فاکس نٹ (- یوریل فیروکس) اور سنگھارا۔ یا پانی کے کیلٹریس (- ٹراپا بیسپینوسا۔) ایسٹورین جھیلیں جیسے چلیکا میں وائلڈ لائف (پروٹیکشن) ایکٹ، 1972 کے تحت محفوظ کردہ، مشہور گینگٹک اور ایراواڈی ڈولفنز ہیں۔ ہمالیہ میں اپلینڈ جھیلوں کو بھی اپنی ماہی گیری کی صلاحیت کو بروئے کار لانے کے لئے مناسب توجہ کی ضرورت ہے جو ایسے دور دراز علاقوں میں کمیونٹیز کے لئے قیمتی کھانا اور تغذیہ فراہم کرسکتی ہے اور ساتھ ہی ملک کی حفاظت کرنے والے دفاعی اہلکاروں کو بھی۔

چونکہ اندرون ملک کے ماہی گیری بھاری بیرونی اثرات سے مشروط ہے۔ انتظامیہ کے نقطہ نظر، جو وسیع معنوں میں سمندری ماہی گیری کے مترادف سمجھے جاتے ہیں، ہوں گے۔ کے بعد۔ یہ دوسری بات بیڑے کے سائز اور ماہی گیری کے دنوں کی تعداد میں اصلاح شامل ہوگی۔ لیز پر دینے والی پالیسیوں کا جائزہ، جہاں ضرورت ہو ان کو اپ ڈیٹ کرنا۔ ماہی گیری کے روایتی برادریوں کے حقوق کو تسلیم کرنا؛ بند موسم اور بند علاقوں (مچھلی کی پناہ گاہوں) کا نفاذ بڑے پیمانے پر آبی زراعت کے لئے استعمال ہونے والی کلیدی پرجاتیوں کے بروڈ اسٹاک کے تحفظ کے لئے۔ ماہی گیری گیئر اور طریقوں پر ضابطہ۔ ندیوں اور ان کے معاونوں میں پانی کے کم سے کم بہاؤ پر ڈی اینکروچمنٹ اور ضوابط سمیت رہائش گاہ کی بحالی سمیت رہائش گاہ کی بحالی۔ آخر کار راستوں تک پہنچ جائے گا۔ مچھلی کے گزرنے اور سیڑھیوں کی فراہمی جہاں ندیوں یا ان کے معاونوں میں ڈیم یا براج ہوتے ہیں۔ اور جھیل کے منہ کو باقاعدگی سے کھودنے کے ذریعے ایسٹورین جھیلوں میں سمندری پانی کے مناسب بہاؤ کو یقینی بنانا۔ اس طرح کے ڈھانچے / اقدامات سے نقل مکانی کرنے والی پرجاتیوں کو بات چیت کرنے اور افزائش نسل یا کھانا کھلانے کے میدان تک پہنچنے کا موقع ملے گا۔ منتخب شدہ مقامی مچھلی کی پرجاتیوں کے ساتھ ندیوں اور دیگر اندرون ملک آبی ذخائر کی کھیتی کا سہارا لیا جائے گا جہاں آبادی میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے اور اس میں اسٹاک کی دوبارہ ادائیگی / اضافہ کی ضرورت ہے۔ مرکزی واٹر کمیشن اور سنٹرل اسٹیٹ آلودگی کنٹرول بورڈ کے ساتھ فعال مشغولیت کے ذریعے پالیسی مداخلتوں کا مقصد ان آبی اداروں کی قدیم حالت کو بحال کرنا ہے تاکہ ان کی خوراک اور دیگر ماحولیاتی نظام خدمات اس علاقے اور دیگر جگہوں پر رہنے والی آبادی کو دستیاب ہوں۔ ملک۔

اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ حکومت بڑے دریاؤں کو جوڑنے کا ارادہ رکھتی ہے، پالیسی مداخلت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ اس طرح کے رابطوں سے ماہی گیری کے وسائل پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا ہے اور اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ندیوں کے بندرگاہ میں پائے جانے والے مقامی جراثیم پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔

۶.۲.۲ ہندوستانی آبی ذخائر کی صلاحیت کو استعمال کرنا

ملک میں آبی ذخائر کے وسائل بہت زیادہ ہیں (3.0 > ملین ہیکٹر) اور بڑے (5000 > ہیکٹر)، درمیانے (5000 - 1000) ہیکٹر کے آبی ذخائر پر مشتمل ہے۔ اور چھوٹے (100 < ہیکٹر) سائز جو ذخیرہ کرنے اور ہارویسٹ کے متعدد امتزاجوں میں جوڑ توڑ کر سکتے ہیں اور اندرون ملک پانیوں سے مچھلی کی پیداوار کا ایک قیمتی ذریعہ ثابت ہوسکتے ہیں۔ ہندوستان، براعظم تناسب کا ملک ہونے کے ناطے، اس کے ذخائر مختلف اقسام کے خطوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور مٹی کی اقسام کو مختلف آب و ہوا کے حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور وہ مختلف قسم کے علاقوں سے نکاسی آب حاصل کرتے ہیں۔ تاہم، ہندوستانی آبی ذخائر سے حاصل ہونے والی موجودہ پیداوار کی سطح بہت کم ہے اور ان آبی ذخائر کو ان کی پیداواری صلاحیت کا ادراک کرنے اور مچھلی کی پیداوار کے قومی اہداف میں شراکت کے لئے مضبوط انتظام کے طریقوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ آبی ذخائر میں ماہی گیری کی ترقی کے لئے درکار کلیدی پالیسی مداخلتوں میں (i) ان کی پیداواری اور ماہی گیری کے انتظام کے نقطہ نظر سے وسائل کی درجہ بندی (قدرتی بھرتی، اضافی ذخیرہ اندوزی اور ہارویسٹ کی حکمت عملی وغیرہ) شامل ہوں گی۔ (ii) آبی ذخائر میں لیز / ماہی گیری کے حقوق کے لئے ٹھوس پالیسیاں، جس میں ذخیرہ کرنے والے مواد اور ٹیبل سائز کی مچھلیوں کی پرورش کے لئے قلم اور پنجرے کا قیام شامل ہے۔ (iii) آبی ذخائر پر مبنی برادریوں کو ماہی گیری کے وسائل کا انتظام کرنے کے لئے بااختیار بنانا اور اس طرح کے آبی ذخائر میں اپنے روایتی حقوق کو

بھی برقرار رکھنا جہاں حصہ یا پورا آبی جسم محفوظ یا محفوظ علاقے میں آتا ہے۔ (iv) پانی کے پنجرے / قلم کی کاشتکاری کے ذریعہ پیداواری استعمالی ذخائر سے لے کر زراعت کے شعبوں تک۔ (v) تھرموکول اور پلاسٹک کا استعمال کرتے ہوئے نقصان دہ گیٹر کے استعمال کی حوصلہ شکنی اور غیر محفوظ ماہی گیری کے دستکاری؛ اور (vi) ذخائر کے اضافی ذخیرہ کی حمایت کرنے کے لئے آگے اور پسماندہ روابط قائم کرنا جہاں ضرورت ہو اور فصلوں کے بعد کے انفراسٹرکچر کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے تاکہ مارکیٹوں میں صحت سے متعلق ہینڈلنگ اور کیچ کی فوری نقل و حرکت کو یقینی بنایا جاسکے۔ فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہوں گے۔۔

- متعلقہ ایجنسیوں کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ ندیوں اور ان کے معاونوں میں نقطہ اور غیر نکا تی ذرائع سے آلودگی کے بہاؤ کو روکنے کے ذریعہ ندی کے ماحولیا تی نظام کی ماحولیا تی صحت کو بہتر بنانا۔۔
- ندی نالوں اور اس سے وابستہ سیلاب کے میدانوں کی حفاظت کرنا تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ مقامی نوعیت کی نسلوں کی آبادی کو محفوظ علاقے ، وقت اور علاقے کی بندش ، اور کوشش کے انتظام کے ذریعے برقرار رکھا جاسکے۔۔
- ان وسائل کی بحالی اور ان کی متعدد ماحولیاتی نظام خدمات کو فائدہ مند طریقے سے استعمال کرنے کے لئے ندیوں اور سیلاب کے میدانوں کے مابین روابط کی بحالی۔۔
- وسائل کو یقینی بنانے کے لئے لیز پر دینے کی پالیسیاں نافذ کرنا ان کی پیداواری کے مطابق استعمال ہوتا ہے اور مقامی برادریوں کو وسائل کا انتظام کرنے کے لئے باختیار بنانا ہے۔۔
- بیج کی پیداوار اور ذخیرہ کرنے کے لئے ضروری انفراسٹرکچر مہیا کرنا۔۔

۶.۳ ماہی گیری

۶.۳.۱ میٹھے پانی کی آبی زراعت

آج ، ہندوستان دنیا کا دوسرا سب سے بڑا کھیت مچھلی پیدا کرنے والا ملک ہے ، جس کا تخمینہ رقبہ 2.48 ملین ہیکٹر ہے۔۔ تالاب اور ٹینکوں کے تحت ۔۔ ایک اندازے کے مطابق اس ملک نے تقریباً 7.7 ملین ہیکٹر پیداکے 2018-19 کے دوران کھیت مچھلی ۔ ہندوستان میں پیدا ہونے والی اندرون ملک مچھلی کا تقریباً 80 فیصد اور ملک کی مچھلی کی مجموعی پیداوار کا تقریباً 56 فیصد حصہ تقسیم کرنا۔۔ اگرچہ آئی ایم سی پرجاتیوں نے میٹھے پانی کے لئے مچھلیوں کا سب سے پسندیدہ گروپ تشکیل دیا ہے اور ہندوستان میں آبی زراعت سے زیادہ سے زیادہ پیداوار میں حصہ لیا ہے ، دوسری نسلیں جیسے۔ پانگاسس۔ اور تلپیا زمین بھی حاصل کر رہے ہیں اور ملک کے بہت سارے حصوں میں مقبول ہیں۔۔ اگرچہ ملک میں کسانوں کو جامع مچھلی کی کاشتکاری کی ٹکنالوجی کی منتقلی میں پہلی کامیاب پیشرفت ستر کی دہائی کے وسط سے دیر کے آخر میں ہوئی اور اس کا آغاز ہوا۔ ، اس کے بعد ، ٹیکنالوجی کی توسیع کم سے کم رہی ہے۔۔ اگرچہ میٹھے پانی کی مچھلی کی کاشتکاری کے تحت اس علاقے میں افقی توسیع ہوئی ہے ، لیکن عمودی اضافے کو محدود کردیا گیا ہے ، جس کے نتیجے میں فی ہیکٹر اوسطاً پیداواری صلاحیت 3000 کلوگرام فی ہیکٹر تک محدود ہے۔۔ معیاری بیج کی پیداوار

کچھ علاقوں تک محدود ہے اور اضافی فیڈ کا استعمال بھی کم سے کم ہے۔ کاشتکاری کے طریقوں میں زبردست تبدیلی آئی ہے ، جو ایک خط سے دوسرے خط میں اور زیادہ تر کسانوں کے ذریعہ مختلف ہے۔ ' اپنے اقدامات اور بدعات۔ اگرچہ کاشتکاروں کو فائدہ ہے ، لیکن اس طرح کی تبدیلیوں نے وقت کے ساتھ ساتھ آواز کی منصوبہ بندی ، بیج اور فیڈ جیسے آدانوں کی نقل و حرکت ، کوالٹی کنٹرول ، اور ویکٹروں اور بیماریوں کے پھیلاؤ پر پابندی عائد کردی ہے۔ عالمی رہنما ہونے کے باوجود ، ہندوستان میں میٹھے پانی کے آبی زراعت کا شعبہ پرجاتیوں اور نظاموں کی تنوع کے لحاظ سے انتہائی قدامت پسند رہا ہے۔ جدید کسانوں اور کاروباری افراد کے ذریعہ پینگسیس اور حالیہ عرصے میں تلپا کے تعارف کے علاوہ ، یہ شعبہ آئی ایم سی اور غیر ملکی کارپس کا پابند رہا ہے۔ اسی طرح ، مربوط مچھلی کی کاشتکاری بھی مغربی بنگال اور کچھ شمال مشرقی ریاستوں کے روایتی ٹرفوں سے دوسرے علاقوں میں نہیں چلی گئی ہے جہاں یہ صلاحیت موجود ہے۔ کارپس کی صورت میں ، افقی اور عمودی توسیع دونوں سے پیداوار میں اضافے کی ضرورت ہوتی ہے ، اس طرح آبی ذخائر کی فی ہیکٹر پیداوار اور پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ لہذا ، شراکت میں اضافہ کرنے کے لئے آبی زراعت کے ذیلی شعبے میں ، پالیسی اقدامات بڑے پیمانے پر پرجاتیوں کے اسپیکٹرم کی تنوع اور توسیع پر توجہ مرکوز کریں گے ، مطلوبہ پرجاتیوں کے صحت مند ذخیرہ کرنے والے مواد کی دستیابی کو یقینی بنائے ہوئے۔ کاشتکاری کے نظام میں نئی فیلڈ آزمائشی ٹیکنالوجیز متعارف کروانا (۔ ای۔ جی۔ بائیو فلوک ، دوبارہ گردش کرنے والے آبی زراعت کا نظام ، انٹیگریٹڈ ملٹی ٹرافک آبی زراعت یا آئی ایم ٹی اے وغیرہ۔)؛ دوسرے کے ساتھ مچھلی کا انضمام۔ کاشتکاری کی سرگرمیاں جیسے مویشی ، مرغی ، دودھ ، باغبانی ، فصل وغیرہ۔؛ آبی جانوروں کی صحت اور پانی کے معیار کے انتظام کے لئے بیج اور فیڈ ، توسیع اور تکنیکی خدمات کے لحاظ سے معیاری آدانوں تک رسائی۔ فش فارمر پروڈیوسر آرگنائزیشنز (ایف ایف پی اوز) کا قیام؛ وغیرہ۔ آبی زراعت کو دوسرے صارفین کی طرف سے میٹھے پانی کی مسابقتی مانگ سے بھی نمٹنا ہے اور مچھلی کے کاشتکاروں کے لئے آبی وسائل کو محفوظ بنانے کے لئے پالیسی مداخلت کی ضرورت ہوگی۔ اس طرح کی اصلاحات کے ساتھ اور استحکام کو مجروح کیے بغیر ، میٹھے پانی کی کاشتکاری سے 4-5 سال کے کم وقت میں پیداوار میں اضافے کی توقع کی جاسکتی ہے۔

میٹھے پانی کے آبی زراعت کے برعکس ، ملک کی سرد رسوں میں مچھلی کی کاشتکاری پر بہت کم توجہ ملی ہے۔ بڑے پیمانے پر ہمالیائی راستے اور دیگر پہاڑی سلسلوں کے باوجود جو مچھلی کی پرورش کے لئے اعلیٰ صلاحیت کی پیش کش کرتے ہیں ، ہماچل پردیش اور جموں و کشمیر کے کچھ علاقوں میں ٹراؤٹ فارمنگ تک ترقی محدود ہے۔ پہاڑی علاقوں میں سڑک کے انفراسٹرکچر ، نقل و حمل ، بجلی کی فراہمی اور مواصلات میں بہتری کے ساتھ ، اب وقت آگیا ہے کہ ملک میں درمیانے درجے سے اونچائی تک ٹراؤٹ فارمنگ کو فروغ دیا جائے۔ اس زور سے نہ صرف کھانے کی فراہمی بلکہ ملک کے پہاڑی علاقوں میں روزگار کے مواقع بڑھانے کے لئے دستیاب وسائل کے استعمال کی اجازت ہوگی۔ اس سلسلے میں پالیسی ہدایات ملک میں ٹھنڈے پانی کے ماہی گیری اور آبی زراعت کی ترقی کے لئے ایک ماسٹر پلان کی تیاری اور کاشتکاری کے لئے قابل سرد پانی کے وسائل کی مکمل تشخیص کی طرف ہدایت کی جائیں گی۔ اندر دھخ اور بھوری ٹراؤٹ کے جرثومہ کی دوبارہ ادائیگی اور اتراکھنڈ ، میگھالیہ ، اور اروناچل پردیش جیسی ریاستوں کی نچلی اونچائی میں کاشتکاری کے لئے مشترکہ کارپ اور دیگر امکانی غیر ملکی پرجاتیوں کے تعارف کا امکان بھی شامل ہے۔ اونچائی جھیلوں کو ذخیرہ کرنے کے لئے؛ معیاری بیج اور فیڈ کی آسانی سے دستیابی کے لئے ٹراؤٹ ہیچریوں اور فیڈ ملوں کا قیام۔

اس کے علاوہ ، کاشتکاری کے نظام کی ترقی ، درمیانی اونچائی میں قوس قزح اور بروک ٹراؤٹ کے ساتھ پہاڑی سلسلوں کا ذخیرہ گھریلو راستوں سے اینگنگ اور اینگنگ ٹالٹی سیاحت کو فروغ دے سکتا ہے ، جو ایک بار پھر مقامی لوگوں کے لئے معاش کی بحالی اور بحالی کی راستہ فراہم کرے گا۔ نہریں اور دیگر آبی ذخائر۔ ملک میں مچھلی کی کاشتکاری کے جدید طریقوں کی ترقی کے آخری چھ دہائیوں میں ، مطلوبہ مقدار میں مچھلی کے معیاری بیج کی پیداوار ، اور اس کی ملک بھر میں دستیابی اور رسائی ایک چیلنج بنی ہوئی ہے۔ بیجوں کی پیداوار اور تقسیم ابھی بھی ملک میں بیجوں کی پیداوار

کے محدود ہاٹ سپاٹ کے ساتھ اسکیننگ ہے۔۔ یہ تالاب اور دیوار پر مبنی آبی زراعت کی توسیع اور شدت کے لئے اور ثقافت پر مبنی اور اندرون ملک ماہی گیری کے لئے بھی ایک اہم لاکون ہے۔۔

آئی ایم سی کے علاوہ ، دیگر اعلیٰ قدر والی پرجاتیوں جیسے بھاڈا ، سنگھی ، دیسی ماگور ، چڑھنے پرچ ، سکیمی ، کیکڑے ، سمندری باس ، ملٹ کی تجارتی پیمانے پر پیداوار ابھی باقی ہے ، جس سے کاشتکاری کے نظام کو بڑے پیمانے پر کارپ پر مبنی یا پینگاسیس کاشتکاری پر پابندی ہے۔۔ تنوع ملک میں اگلے 'ایکوپلاوشن' کی کلید ہوگی۔۔ اس سے نہ صرف فن اور شیلفش پرجاتیوں کے اسپیکٹرم میں اضافہ ہوگا جو تجارتی طور پر کھیتی کی جاسکتی ہیں بلکہ محدود پرجاتیوں پر انحصار بھی کم ہوگا اور آبی زراعت کی معاشی استحکام میں اضافہ ہوگا۔۔ زراعت کے شعبے میں جینیاتی بہتری نے کاشتکاروں کو اعلیٰ پیداوار دینے والی اقسام میں اضافے اور ان کی فی ہیکٹر پیداوار میں اضافہ کرنے کی اجازت دی ہے اور اس طرح آمدنی بھی بڑھ گئی ہے۔۔ ہندوستانی آبی زراعت میں ابھی بھی ایسی ہی صورتحال باقی ہے اور جینیاتی بہتری صرف ایک دو پرجاتیوں تک محدود ہے۔۔

پالیسی اقدامات آبی زراعت کے لئے قابل تجارتی لحاظ سے اہم پرجاتیوں کی جینیاتی بہتری کو فروغ دیں گے اور جہاں نجی شعبے کے ساتھ فروغ دینے والے باہمی تعاون کے پروگراموں کی ضرورت ہے تاکہ مناسب سائنسی پروٹوکول اور عمل کے ساتھ اس عمل کو تیز کیا جاسکے۔۔ اگرچہ ہندوستانی کونسل برائے زرعی تحقیق (آئی سی اے آر) کے متعلقہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (زبانیں) کے ساتھ بہت ساری پرجاتیوں کے لئے ٹکنالوجی دستیاب ہے ، لیکن اس کی تجارتی کاری محدود ہے۔

ایک صورتحال ، تحقیقی اداروں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ نجی شعبے کے ساتھ مل کر کام کریں اور تجارتی کاری کے عمل کو پیمانہ کریں تاکہ بیجوں کی دستیابی میں بہتری آئے۔۔ اس سلسلے میں ، ملک میں بیجوں کے خسارے والے علاقوں کو ترجیح ملے گی۔۔ ایسا کرتے وقت ، اس بات پر بھی غور کرنا ضروری ہے کہ کاشتکاروں کو مناسب نرخوں پر معیاری بیج دستیاب ہے۔۔

پالیسی اقدامات قومی اقدامات یا کسی اور جگہ سے ٹکنالوجی کی منتقلی کے ذریعہ مذکورہ بالا پیراگراف میں مذکور مقامی پرجاتیوں کی ایک بڑی تعداد کی تجارتی طور پر قابل عمل بیج پیداواری ٹیکنالوجیز کے تعارف کی حمایت کریں گے۔۔ اس سلسلے میں ، ممکنہ علاقوں میں ہیچریوں ، بیجوں کے فارموں اور مختلف پرجاتیوں کے بروڈ بینکوں کے قیام کے لئے آئی سی اے آر ریسرچ اداروں کا کردار اور نجی شعبے کے ساتھ ان کا تعاون اہم ہوگا۔۔ پرجاتیوں اور بیجوں کی پیداوار میں تنوع کو فروغ دیتے ہوئے ، پالیسی اقدامات ہیچریوں کی منظوری ، بیج کی سند اور کوالٹی کنٹرول کے ذریعہ کاشتکاروں کو معیاری بیج کی دستیابی کو بھی یقینی بنائیں گے۔۔ اسی رگ میں ، حکومت یہ بھی یقینی بنائے گی کہ کاشتکاروں کو معیار اور مصدقہ فیڈ مہیا کیا جائے۔۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہوں گے۔۔

- مطلوبہ پرجاتیوں ، مناسب ٹکنالوجیوں اور معاون خدمات کے صحت مند ذخیرہ کرنے والے مواد کی دستیابی کو یقینی بناتے ہوئے ، پرجاتیوں کے اسپیکٹرم کو متنوع اور وسعت دینا۔۔
- بیج بینکوں کے قیام سمیت ملک میں بیجوں کی پیداوار کے لئے وقتی اور عمل پر مبنی منصوبہ تیار کرنا۔۔
- سکیمی (میکروبراہیم روزینبرگ) کاشتکاری کی بحالی۔۔
- مچھلی کے کاشتکاروں کے لئے آبی وسائل کی حفاظت اور مچھلی کے کاشت کاروں کا قیام۔ 'تنظیموں'۔

- ملک میں ٹھنڈے پانی کے ماہی گیری اور آبی زراعت کی ترقی کے لئے ایک ماسٹر پلان کی تیاری کے لئے ٹھنڈے پانی کے وسائل کی تشخیص کے ذریعہ ملک میں درمیانے درجے سے اونچائی تک ٹراؤٹ کاشتکاری کو فروغ دینا۔
- معاون خدمات کو بڑھانا جیسے معیاری بیج اور فیڈ کی دستیابی۔
- ممکنہ علاقوں کی نشاندہی کرنا اور ضروری امدادی خدمات کے ساتھ مناسب آبی زراعت کے طریقوں کے لئے ان کی دستیابی اور مختص کو محفوظ بنانا۔

۶.۳.۲ بریکش واٹر ماہی گیری

گذشتہ دو دہائیوں میں ماہی گیری پر مبنی فوڈ پروڈکشن کے شعبوں میں کیکڑے کی کاشتکاری سب سے زیادہ زیر بحث اور مباحثہ کی سرگرمی رہی ہے۔ عروج، ٹوٹ اور عروج کے چکر کے ساتھ، کیکڑے کی کاشتکاری ایسٹورین ٹریکس میں کی جانے والی روایتی طرز عمل سے بہت زیادہ جوار سے پانی اور بیج کھینچتی ہے اور قلیل مدتی فصلوں کو ایک تجارتی سیٹ اپ میں بڑھاتی ہے جس کی اعلیٰ سطح ہوتی ہے۔ عروج کا پہلا چکر جو جھینگے کی تجارتی پیمانے پر کھیتی باڑی سے شروع ہوا تھا (- *Penaeus monodon*) زیادہ دن نہیں چل سکا۔ وائٹ اسپاٹ سنڈروم بیماری (ڈبلیو ایس ایس ڈی) اور سپریم کورٹ کے دسمبر 2016 کے فیصلے نے سرگرمیوں کو روک دیا۔ عروج کا دوسرا چکر بحر الکاہل کے سفید رنگ کے کیکڑے (لیٹوپینیٹس وانامی) کے تعارف کے ساتھ شروع ہوا۔ 2000 کے وسط میں اور پیداوار میں غیر معمولی اضافے لائے، جس سے ہندوستان دنیا میں وائٹلیگ کیکڑے کا دوسرا سب سے بڑا پروڈیوسر بنا۔ اس پیداوار سے ملک کی برآمدی آمدنی میں بھی اضافہ ہوا۔

ایک اندازے کے مطابق اس ملک میں تقریباً 1.24 ملین ہیکٹر ساحلی علاقوں میں ہے۔ اراضی کیکڑے کی کاشتکاری کے لئے قابل عمل ہے۔ بچھلی دہائی میں مثبت پیشرفت یہ ہے کہ کیکڑے کی کاشتکاری اب مشرقی ساحل کے روایتی کاشتکاری علاقوں سے بھی مغربی ساحل کی طرف بڑھ گئی ہے۔ گجرات اس ترقی کی ایک عمدہ مثال کے طور پر کھڑے ہیں۔ اس شعبے میں اسٹیک ہولڈرز بڑے کاروباری افراد کا مرکب ہیں جو بڑے پیمانے پر ان پٹ سے نمٹ رہے ہیں۔ مینوفیکچرنگ (بیج، فیڈ، صحت سے متعلق سپلیمنٹس، وغیرہ) اور کیکڑے کے کاشتکار جن کی اوسط ہولڈنگ 3-4 ہیکٹر ہے۔ کچھ کاروباری افراد کے پاس مربوط سہولیات بھی ہیں، بڑے سائز کے فارموں کے ساتھ، سیکڑوں ہیکٹر میں چلتی ہے۔

ساحلی اراضی کے اس طرح کے پیداواری استعمال، جس کا دوسری صورت میں معاشی استعمال محدود ہے، مناسب زمین لیز پر دینے والی پالیسیوں اور انفراسٹرکچر کی فراہمی کے ذریعہ آبی زراعت کے لئے فروغ دیا جائے گا جو کھیتوں، ہیچریوں وغیرہ کے قیام کے لئے درکار ہوگا۔ انفراسٹرکچر کی یہ سہولیات دوسری بات جہاں بھی ضروری ہو وہاں تک رسائی کی سڑکیں، بجلی اور تازہ پانی کی فراہمی اور نکاسی آب کی سہولیات اور دیگر مراعات شامل ہوں گی۔

میٹھے پانی کے آبی زراعت کے برعکس، بریک واٹر کیکڑے کاشتکاری کی صنعت بیج، فیڈ اور نمو کو فروغ دینے والوں کے لحاظ سے بہت زیادہ ترقی یافتہ ہے اور گذشتہ برسوں میں، اس صنعت نے ان پٹ سپلائی کے لئے بہترین تقسیم چینلز قائم کیے ہیں اور پروسیسنگ کو فراہمی کے لئے ہارویسٹ کی پیداوار کو بھی جمع کیا ہے۔ شعبہ کثیر شہریوں کی شمولیت نے بھی اس عمل کو اس شعبے کے فائدے میں پہنچا دیا ہے۔

ساحلی آبی زراعت جس میں ملک کے ساحلی علاقوں میں پانی کی جھینگا کاشتکاری اور دیگر آبی زراعت کی سرگرمیاں شامل ہیں کوسٹل ایکواکلچر اتھارٹی ایکٹ، 2005 کے ذریعہ اس کی تائید کی جاتی ہے، جو پائیدار کاشتکاری کے طریقوں کو یقینی بنانا لازمی ہے جو ساحلی ماحول اور ماحولیات پر منفی اثر نہیں ڈالتا ہے۔ ملک کے علاقوں ایکٹ کے تحت وضع کردہ قواعد و ضوابط، کیکڑے فارموں کے قیام اور ان کے آپریشن کے لئے اس شعبے کو ضروری رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

تاہم، سب نے کہا، کیکڑے کی صنعت کاشتکاری کا ایک بڑا خطرہ ایک ہی نوع تک محدود ہے (- ایل۔ ونامی)، جو بھی غیر ملکی نژاد ہے۔ یہ صورتحال ایک ارب امریکی ڈالر کی صنعت کے لئے بہتر نہیں ہے۔ بیج، فیڈ، پروسیسنگ، اور دیگر ان پٹ سپلائی تیار کرنے والی کیکڑے کی صنعت کا اثاثہ سائز کئی گنا بڑھ گیا ہے اور کسی ایک پرجاتی پر زبردست انحصار اس صنعت کو زیادہ خطرہ میں ڈالتا ہے۔ وائٹلیگ کیکڑے کی غیر معمولی کامیابی نے شیر جھینگے کو فراموش شدہ پرجاتی بنا دیا ہے اور شیر کیکڑے کو زندہ کرنے کے لئے گذشتہ ڈیڑھ دہائی میں شاید ہی کوئی کوشش کی گئی ہو۔ اسی طرح، کاشتکاری پنیس انڈیکس اشارے، ایک مقامی نسل نے کبھی بھی شہرت حاصل نہیں کی۔

لہذا، پرجاتیوں کی تنوع اور ان خطرات کو کم کرنے کی اشد ضرورت ہے جن کا سامنا اس صنعت کو اب ہے۔ اس سلسلے میں پالیسی ہدایات کا مقصد شیر کیکڑے کی بحالی اور ہیجری اور کاشتکاری کی ٹیکنالوجیز کو معیاری بنانا ہے۔ پی۔ اشارے فائن فشن جیسے سمندری باس، دودھ کی مچھلی اور ملٹ وغیرہ شامل کرنا۔ پرجاتیوں کے سپیکٹرم کو وسیع کرے گا۔ اس سلسلے میں، غیر روایتی پرجاتیوں جیسے باٹولیو پر بھی غور کیا جائے گا اور فلٹر فیڈر کی حیثیت سے ان کے کردار سے کاشتکاری کے طریقوں کی پائیداری میں اضافہ ہوگا۔ مزید برآں، پالیسی اقدامات کا مقصد بائیو سکیورٹی اور صحت کے انتظام میں بہتری، اضافی سنگروڈھ کی سہولیات کی فراہمی، اور اگر کاشتکاری کے عمل کو پائیدار رہنا ہے تو بہترین انتظام کے طریقوں (بی ایم پی) / اچھے آبی زراعت کے طریقوں (جی اے پی) کو فروغ دینا ہے۔

ماہی گیری کی کارروائیوں سے پیدا ہونے والے گندے پانی کا انتظام ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور اس پالیسی کو بنیادی ڈھانچے کی تشکیل کی حمایت کرنے کی ہدایت کی جائے گی جو گندے پانی کی نالیوں یا ساحلی پانیوں میں داخل ہونے سے پہلے آلودگیوں کی مقدار کو کم کر سکتی ہے۔ چھوٹے ماہی گیری فارموں میں عام افلوینٹ ٹریٹمنٹ سسٹم سے مدد کی جائے گی تاکہ ان کی کاشتکاری قابل عمل اور منافع بخش رہے۔ کھلے پانی کے نظام میں داخل ہونے سے پہلے پانی کو صاف کرنے کے لئے سمندری کنارے اور پتھوں اور دیگر قابل کاشت پرجاتیوں کے استعمال کو فروغ دیا جائے گا۔ اندرون علاقوں میں قائم پیسیفک وائٹلیگ کیکڑے فارموں کو سمندری پانی استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہوں گے:-

- ٹائیگر کیکڑے، ملٹس وغیرہ کی بحالی کے ذریعے پرجاتیوں کی تنوع کو فروغ اور شمولیت۔
- ٹائیگر کیکڑے اور پانس انڈیکس کے پالنے میں معاون اور مخصوص روگزن جراثیم سے پاک پیداوار کی طرف بڑھنا۔
- ساحلی علاقوں کے پیداواری استعمال، روزگار کے مواقع پیدا کرنے، اور خوراک اور غذائیت کی حفاظت میں اضافہ کے لئے کیکڑے کی کاشتکاری میں مزید توسیع کی سہولت فراہم کرنا۔
- بائیو سکیورٹی اور صحت کے انتظام کو بہتر بنانا، کالعدم اینٹی بائیوٹکس کا مکمل استعمال، اضافی سنگروڈھ کی سہولیات کی فراہمی، اور بی ایم پی / جی اے پی کو فروغ دینا۔

۶.۳.۳ ماریکلچر

حکومت ہند نے یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ سمندری غذا کی طلب میں سال بہ سال اضافہ ہوتا رہے گا اور یہ بھی احساس کیا گیا ہے کہ شاید سمندری قبضہ کرنے والی ماہی گیری اضافی سمندری غذا کے مطالبات کو پورا نہیں کرسکتی ہے ، اس نے ملک کے ساحلی علاقوں میں سمندری زراعت کی ترقی کا آغاز کیا ہے۔۔ ملک میں سمندری زراعت کی ترقی کے لئے دستیاب ممکنہ علاقوں کی بنیاد پر ، 4-8 ملی میٹر ٹن سالانہ پیداوار کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔۔

چونکہ ملک میں سمندری زراعت کی ترقی ایک نوزائیدہ مرحلے میں ہے ، اس لئے سمندری مقامی منصوبہ بندی (ایم ایس پی) کے نقطہ نظر کے بعد لیز پر دینے والی پالیسی کے ساتھ ہندوستانی ساحل کے ساتھ موزوں مقامات / علاقوں کے بلیو پرنٹ کی ترقی کے ساتھ ہی پالیسی اقدامات کئی گنا بڑھ جائیں گے۔ اس سے ایک ترتیب دینے کی اجازت ہوگی۔ کسی خاص علاقے میں کاشتکاری کے لئے موزوں پرجاتیوں کی نشاندہی کا عمل اور چھوٹے اور روایتی کو ترجیحی بنیادوں پر جگہ مختص کرنا ممکنہ پرجاتیوں کے بیج کی تجارتی پیمانے پر پیداوار اور کیچ فارمنگ کو سمندر کے خالی جگہوں میں ، خاص طور پر 12 سمندری میل سے زیادہ کے پانیوں میں فروغ دیا جاسکتا ہے ، لیکن مناسب حفاظتی انتظامات کے ساتھ اور عام ماہی گیری ، جہاز رانی اور دیگر سمندری سرگرمیوں کو متاثر کیے بغیر۔

ہندوستانی ساحلی پٹی پر ، جو کم و بیش سیدھے بڑے علاقوں میں سرف اور سمندری اثر و رسوخ کے ساتھ بے نقاب ہے ، پنجرے کو کھلے پانیوں میں کھڑا کرنا پڑتا ہے ، اور انہیں فطرت کے عناصر کے سامنے بے نقاب کرنا پڑتا ہے ، جیسا کہ خلیجوں میں واقع سائٹوں کے برخلاف ، احاطے اور پناہ دینے والے علاقوں اور تیز ہواؤں اور دھاروں کا خطرہ کم ہے۔۔ لہذا ، ایک سمندری زراعت کو مقبول بنانے کی کلیدی ضروریات بھی مضبوط پنجرے کی دستیابی اور ان کے مورنگس ہوں گی جو سخت سمندری ماحول کا مقابلہ کرسکتی ہیں۔۔

اگرچہ متعدد امیدوار پرجاتیوں کی افزائش اور لاروا پالنے کے لئے ٹکنالوجی کی ترقی میں کافی پیشرفت ہوئی ہے۔ ای۔ جی۔ کوبیا ، چاندی کے پومپانو ، ہندوستانی پومپانو ، اورینج داغ دار گروپر ، شہنشاہ سمندری ندی ، جان۔ 'سنیپراور ورمکولیتڈ ریڈ کی ہڈی ، سبز اور بھوری رنگ کے پتھوں اور خوردنی سیپ) ، کافی مقدار میں معیاری بیج کی دستیابی بڑے پیمانے پر سرگرمیاں شروع کردے گی اور کاشتکاری کو بھی مؤثر بنائے گی۔۔ اس سلسلے میں آر اینڈ ڈی اور صنعت کا کردار سب سے اہم ہے تاکہ سمندری زراعت کے کسانوں اور کاروباری افراد کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔۔ پالیسی اقدامات تجارتی طور پر قابل عمل بیجوں کی پیداوار کی ٹیکنالوجیز کے فروغ ، امیدواروں کی نسلوں اور ہیچریوں کے لئے برڈ بینک تیار کرنے کے لئے مطلوبہ مدد فراہم کریں گے تاکہ کاشتکاروں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بیجوں کی پیداوار اور دستیابی کو بڑھایا جاسکے۔۔ پی پی پی پورے سمندری زراعت کے ترقیاتی عمل میں بھی اہم کردار ادا کرے گی۔۔

اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ سمندری زراعت کو پیدائشی اور ماحول دوست انداز میں فروغ دیا جائے ، پالیسی یہ بھی یقینی بنائے گی کہ مناسب رہنمائی دستاویزات کے ذریعہ ، ماہی گیری کے میدان تک رسائی اور ماہی گیری کے علاقوں کو تجاوزات جیسے معاملات پر توجہ دی جائے تاکہ اس سے ماہی گیروں کے مابین تنازعہ پیدا نہ ہو۔ اور زراعت کے کاشتکار۔۔ اسی طرح ، اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔

ملک کے ساحلی پانیوں میں پائیدار سمندری زراعت کو فروغ دینے کے لئے صلاحیت کے مطالعے اور ماحولیاتی اثرات کی تشخیص کی جاتی ہے۔۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہوں گے:-

- علاقائی پانیوں کے اندر اور باہر مری کلچر کے لئے موزوں علاقوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مری کلچر کی ترقی کے لئے ڈیزائن تیار کرنا ، ساحلی ریاستوں اور یونین ٹیررٹریز کی مشاورت سے مناسب پرجاتیوں ، لیز پر دینے کی پالیسی ، اور معاون خدمات انجام دینا۔

- بیج کی پیداوار کے لئے بروڈ بینکوں اور تجارتی پیمانے پر بیجریوں کے قیام کو فروغ دینا۔
- مقامی ٹیکنالوجی پر مبنی اور مقامی ماہی گیروں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے لاگت سے موثر ہے کہ پنجرے کے تانے بانے کے لئے آر اینڈ ڈی کی حمایت کرنا۔

6.3.4 سی وید کاشتکاری

آبی زراعت اور سمندری زراعت کی طرح ، ملک میں سی وید کی کاشتکاری میں بھی کافی صلاحیت موجود ہے۔ عالمی سطح پر ، سی وید کی طلب میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہائیڈروکلانڈز ، کاسمیٹکس اور فوڈ سپلیمنٹس ، اور ہائیو فیول کے ممکنہ ذریعہ کے طور پر۔ یہ ذیلی شعبہ ویلیو چین کے ساتھ ساتھ قدر کی تخلیق کی بے پناہ گنجائش پیش کرتا ہے اور ملک کے ساحلی علاقوں میں معیشت میں نمایاں کردار ادا کر سکتا ہے۔

ہندوستان میں سمندری سوار کی تقریباً ۸۴۴ پرجاتی (سپی سیز) ہیں جن کا کھڑا اسٹاک تقریباً ۵۸۱۷۵ میل ٹن ہے۔ سمندری کنارے تامل ناڈو ، گجرات اور دیو ساحل کے ساتھ ساتھ لکشدویپ اور انڈمان اور نیکوبار جزیروں کے آس پاس موجود ہیں۔ تیمل ناڈو ، آندھرا پردیش اور اڑیسہ میں چیلکا میں ممبئی ، رتناگری ، گوا ، کاروار ، ورکالا ، وزنجام اور پلیکیٹ کے آس پاس سمندری کنارے کے امیر بستر پائے جاتے ہیں۔ تاہم ، مسلسل ، اندھا دھند ، اور غیر منظم مچھلیاں پکڑنے کے نتیجے میں قدرتی سمندری غذا کے وسائل کی کمی واقع ہوئی ہے۔

اگرچہ سی وید کی کاشتکاری کا ابتدائی مقدمہ ۱۹۸۰ کی دہائی کے اول اور وسط کے دوران کیا گیا تھا ، لیکن اس سرگرمی کو ابھی مقبول نہیں کیا جاسکا۔ ماہی گیری کی دیگر سرگرمیوں کے برعکس ، کھانے کے مقاصد کے لئے سی وید کی مقامی طلب موجود نہیں ہے۔ صنعتی شعبے میں تقریباً پوری گھریلو سمندری غذا کی پیداوار استعمال ہوتی ہے اور اسی وجہ سے ، پیداوار کو مضبوط پسماندہ اور آگے رابطوں کی ضرورت ہوگی۔ پالیسی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ اس طرح کے رابطے تیار کیے جائیں جبکہ استعمال میں تیار ٹیکنالوجیز اور دیگر معلومات دستیاب ہوں۔

ملک میں ریسرچ اداروں کے ذریعہ سی وید کی کاشتکاری کے لئے موزوں علاقوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جس میں گجرات ، دیو ، لکشدویپ ، تمل ناڈو ، اور آندھرا پردیش شامل ہیں ۔ سی وید کی کاشتکاری کو فروغ دینے اور ماہی گیروں کو راغب کرنا۔ ابتدائی طور پر ، سی وید کے بیج جو جنسی طور پر تولیدی طریقوں پر انحصار کرتے ہیں ، جو موجودہ طور پر اختیار کیے جانے والے وسیع پیمانے پر مقبول پودوں / غیر متعلقہ تشہیر کی تکمیل کرتے ہیں۔ تمل ناڈو ساحل پر فی الحال زیادہ سے زیادہ سی وید کی کاشتکاری کی جارہی ہے۔ بعد میں ، اس کو ساحل کے ساتھ گجرات کے ساحل اور دیگر مقامات تک بڑھایا جاسکتا ہے۔ وہ پرجاتی جن کو بڑے پیمانے پر فروغ دیا جاسکتا ہے 'کاپافیکس الواریزی اور دیسی سمندری کنارے کی ممکنہ اقسام (اگروفائٹس اور الجینوفائٹس) ہے ۔

سمندر کے کنارے پانی سی وید کو بڑھانے کے مواقع بھی پیش کرتے ہیں ، خاص طور پر انٹیگریٹڈ ملٹی ٹرافک ایکواکلچر سسٹم (آئی ایم ٹی اے) میں جہاں سمندری کنارے کے ساتھ ساتھ کوبیا جیسی فنفس پرجاتیوں کو بھی پالا جاسکتا ہے۔ بڑے پیمانے پر سی وید کی کاشتکاری کی طرف بڑھتے ہوئے ، سی وید کی کٹائی کی حوصلہ شکنی کی جائے گی ، جب تک کہ پائیدار انتظام کے منصوبے موجود نہ ہوں۔

ماہی گیر اور دیگر دیہی خواتین کے لئے معاش پیدا کرنے میں سی وید کی کاشتکاری کا اہم کردار ہوگا۔ خواتین کو خود مدد گروپ / کوآپریٹو / پروڈیوسر بنانے ' تربیت ، عوامی خزانہ تک رسائی ، اور مارکیٹنگ میں معاونت کے ذریعہ سی وید کی پیداوار اور پروسیسنگ کرنے کی ترغیب دی جائے گی انجمنیں۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہوں گے:-

* ساحل سمندر کے کنارے سی وید کی کاشتکاری کو فروغ دینا ، دونوں سمندری پانی اور زمین کی طرف، اور انٹیگریٹڈ ملٹی ٹرافک ایکواکلچر (IMTA) سسٹم میں بھی۔

* سی وید کو بڑھانے کے لئے سید بینکس کی فراہمی کے لئے ساحل کے کنارے سی وید کے بیج بینکوں کا قیام۔

* سی وید کاشتکاری کے لئے ماہی گیروں کو راغب کرنے کے لئے ضروری سامان فراہم کرنا۔

* ساحلی علاقوں سے ماہی گیر خواتین اور دیگر خواتین کو سی وید کی کاشتکاری کرنے میں مدد فراہم کرنا۔

* کاروباری افراد کو سی وید سے مصنوعات تیار کرنے کے لئے چھوٹے اور درمیانے درجے کے پروسیسنگ یونٹ قائم کرنے کی ترغیب دینا۔

* صنعت کو اہلیک کرنے کے لئے پیداوار کی مارکیٹنگ کی سہولت فراہم کرنا۔

۶.۳.۵ سجاوٹی مچھلی کی کاشتکاری

سجاوٹی مچھلی بین اقوامی مچھلی کی تجارت کے نسبت چھوٹا لیکن فعال جزو ہے۔ ایکویریم کو برقرار رکھنا ایک بہت ہی مقبول مشغلہ ہے اور سجاوٹی مچھلیوں کی عالمی تجارت کا تخمینہ ہر سال ۱۸-۲۰ بلین امریکی ڈالر ہے۔ ہندوستان ، اپنے متنوع حیاتیاتی وسائل کی وجہ سے ، مچھلی کے تجارتی اور قوی وسائل کی ایک بہت بڑی قسم ہے۔ یہاں تقریباً ۳۷۴ میٹھے پانی کی پرچاتی ہیں اور ۳۰۰ سے زیادہ سمندری پرچاتی سجاوٹی ماہی گیری کے لئے موزوں ہیں۔

جبکہ سجاوٹی ماہی گیری کے لئے گھریلو مارکیٹ کی قیمت کا تخمینہ لگ بھگ ۵۰۰ کروڑ روپے ہے۔ ، سرگرمی مغربی بنگال ، تامل ناڈو ، مہاراشٹر ، شمال مشرقی ریاستوں اور جزیروں کے کچھ مخصوص علاقوں تک محدود ہے۔ اس پالیسی سے گھریلو اکائیوں کے قیام کی حوصلہ افزائی ہوگی تاکہ سجاوٹی مچھلیوں کی پیداوار میں اضافہ ہو ، دیہی معاش کو فروغ دینے کے لئے آخر سے آخر تک سپلائی چین کی ترقی اور رہائش گاہوں کی بحالی کی جاسکے۔ یہ پالیسی ایکویریم کو برقرار رکھنے کے فوائد پر صارفین کی تعلیم کی بھی حوصلہ افزائی کرے گی اور سرکاری اداروں میں ایکویریم کی تنصیب کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ خواتین اور نوجوانوں کو مناسب مداخلتوں کے ذریعے توجہ دی جائے گی۔

فی الحال ، یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً ۸۵ فیصد سجاوٹی پرچاتیوں کی کاشت جنگل سے کی جاتی ہے ، خاص طور پر شمال مشرقی ریاستوں کی پہاڑی ندیوں سے یا ساحل کے کچھ حصوں اور دو جزیروں کے علاقوں کے ساتھ واقع بنیادی مرجان رہائش گاہوں سے۔ چونکہ جنگلی سے چلنے والی یہ پرچاتی زیادہ قیمت دیتی ہیں ، لہذا ان کے وسائل پر دباؤ کافی اور

بڑھتا جا رہا ہے۔۔ پالیسی مداخلت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ اس طرح کے وسائل کی زیادہ سے زیادہ استعمال کی جائے اور جنگلی سجاوٹی جرثومہ کی پائیداری کو یقینی بنانے کے لئے ضروری کنٹرول لگائے جائیں گے۔۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہوں گے:-

- سجاوٹی مچھلی کے لئے آخر سے آخر تک سپلائی چین کا قیام۔۔
- بیرون ملک سے بروڈ اسٹاک کی سورسنگ کی سہولت فراہم کرنا۔۔
- خریداری کے انتظامات والے گھرانوں میں لاروا کی افزائش اور تقسیم کے لئے تجارتی پیمانے پر آپریٹرز کی حوصلہ افزائی کرنا۔۔
- گھروں اور کام کی جگہوں پر ایکویوریا کو فروغ دینا۔۔
- درمیانے اور چھوٹے پیمانے پر سجاوٹی کاروباری اداروں کے قیام میں دیہی خواتین اور نوجوانوں میں کاروبار کی تعمیر۔۔
- سجاوٹی ماہی گیری کی ترقی کے لئے ایکواوریا اور دیگر پارفرینالیا کی تعمیر میں درمیانے اور چھوٹے پیمانے کے کاروباری اداروں کی حمایت کرنا۔۔

۶.۳.۶ اندرون ملک نمکین مٹی کا پیداواری استعمال

ملک میں نمک سے متاثرہ مٹی کے نیچے کا رقبہ لگ بھگ 6.73 ملین ہیکٹر ہے۔۔ گجرات (ملین ہیکٹر ۲.۲۳) کے ساتھ ، اتر پردیش (۱.۳۷ ملین ہیکٹر) ، مہاراشٹر (ملین ہیکٹر ۰.۶۱) ، مغربی بنگال (ملین ہیکٹر ۰.۴۴) اور راجستھان (۰.۳۸ ملین ہیکٹر) مل کر ملک میں نمکین اور سوڈک مٹی کا تقریباً ۷۵ فیصد حصہ ہے۔۔ دوسری ریاستیں جہاں ایسے وسائل موجود ہیں ان میں پنجاب اور ہریانہ شامل ہیں۔۔ آب پاشی کے مقاصد کے لئے آب پاشی نہر کے پانی کا غیر معقول استعمال مٹی کی نمکینی کی ایک بڑی وجہ سمجھا جاتا ہے۔۔ نمکین مٹی نہ صرف پیداواری صلاحیت کو کم کرتی ہے بلکہ زراعت اور دیگر مقاصد جیسے تعمیرات وغیرہ کے لئے بھی مٹی کو بیکار قرار دیتی ہے۔۔ تاہم ، فن اور شیل مچھلیوں کی کھیتی باڑی کے ذریعے ایسی زمینوں کے استعمال کے لئے فیلڈ ٹیسٹ شدہ ٹیکنالوجیز دستیاب ہیں۔۔ اس طرح کی ٹیکنالوجیز پہلے ہی ہریانہ ، پنجاب ، راجستھان اور یوپی کے نمکین علاقوں میں صلاحیت کا مظاہرہ کر چکی ہیں جہاں کاشتکار بلیک ٹائیگر کیکڑے اٹھانے میں کامیاب رہے ہیں (- پی۔ مونوڈون-) اور پیسیفک وائٹلیگ کیکڑے ، - ایل۔ وانا می ساحلی نمکین علاقوں کے برعکس ، ماحولیاتی اثرات نہ ہونے کے برابر ہیں کیونکہ اندرون ملک نمکین علاقوں میں متبادل استعمال بہت کم ہیں۔۔ تاہم ، کسی طویل مدتی اثرات کو روکنے کے لئے آبی زراعت سے گندے پانی کو ضائع کرنے پر مناسب غور کرنے کی ضرورت ہوگی۔۔

کلیدی پالیسی اقدام میں ممکنہ علاقوں کی نشاندہی اور آبی زراعت کے لئے ان کے مختص کرنے کی ضرورت ہوگی۔ کاشتکاروں کو بہترین ٹکنالوجی فراہم کرنا ، بشمول جہاں بھی ضرورت ہو زمینی پانی کا پائیدار استعمال۔ توسیع کی

حمایت اور ہاتھ سے انعقاد؛ ممکنہ فنفس پر جاتیوں کا تعارف جیسے سمندری باس اور مولٹس خطرے میں کمی کے لئے۔ آبی زراعت سے گندے پانی کے علاج اور ضائع کرنے کے لئے ٹھوس طریقہ کار؛ اور بیج کی فراہمی اور بیج کی فراہمی کے لئے آگے اور پسماندہ روابط قائم کرنا۔ پیسیفک وائٹلیگ کیکڑے، ملٹس اور سمندری حدود اور اس کے نتیجے میں پیداوار کی مارکیٹنگ میں معاونت جیسی ذاتیں۔

جہاں نمکین مٹی میں کھیتی باڑی کے لئے موزوں بڑے علاقے دستیاب ہوں، وہاں پی پی پی انتظامات کے ذریعہ خصوصی آبی زراعت زون کی ترقی پر بھی غور کیا جائے گا۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہوں گے۔۔

- ممکنہ علاقوں کی نشاندہی کرنا اور کلکٹر کی بنیاد پر ضروری امدادی خدمات کے ساتھ مناسب آبی زراعت کے طریقوں کو لینے کے لئے کاشتکاروں کو مختص کرنا۔
- نمکین علاقوں میں کیکڑے کی کاشتکاری کرنے والے کاشتکاروں کو معیاری بیج اور فیڈ کی دستیابی کی سہولت فراہم کرنا۔
- کسانوں کی تربیت اور مہارت کی ترقی اور مصنوعات کی مارکیٹنگ میں بھی معاونت۔

۶.۳.۷ آبی جانوروں کی صحت اور حیاتیاتی تحفظ کو برقرار رکھنا

ستر کی دہائی کے آخر سے جب ملک میں مچھلی کی کاشتکاری کے سائنسی طریقوں نے جڑیں حاصل کیں، آبی زراعت کی نمو غیر معمولی رہی ہے۔ کھیت کی پرجاتیوں کے عمومی صحت کے انتظام کے خدشات کے علاوہ، میٹھے پانی کی مچھلیوں میں ایپوزنٹک السیریٹو سنڈروم (EUS) اور کیکڑے آبی زراعت میں وائٹ اسپاٹ سنڈروم بیماری (ڈبلیو ایس ایس ڈی) ماضی میں ملک میں بڑے پیمانے پر اموات کی بنیادی وجوہات رہی ہیں۔ آنے والے سالوں میں بہت زیادہ ترقی اور آبادی کی خوراک اور غذائیت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے، یہ بھی ضروری ہے کہ صحت کے انتظام سمیت کاشتکاری کے نظام کے تمام پہلوؤں کا مناسب طور پر خیال رکھا جائے۔

حالیہ دنوں میں، کاشتکاری کے طریقوں میں شدت، غیر ملکی آبی پرجاتیوں کا غیر منصوبہ بند تعارف اور زندہ آبی جانوروں کی غیر منظم بین السرحدی حرکت ڈبلیو ایس ایس ڈی جیسی بہت سی وبائی بیماریوں کے پیچھے بنیادی وجوہات رہی ہیں۔ مزید یہ کہ اس طرح کی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے میں ناکافی سائنسی علم اور صلاحیتوں اور صلاحیتوں کی کمی نے اس مسئلے کو مزید پیچیدہ کر دیا ہے۔

اگرچہ حالیہ برسوں میں آبی جانوروں کی صحت سے متعلق مسائل سے نمٹنے کے لئے بہت سارے تدابیر اور پروٹوکول اور طریق کار تیار کیے گئے ہیں، فارم کے انتظام کے اچھے طریقوں کو شامل کرنے کے لئے مزید ٹھوس کوششیں، فارم مینیجرز اور کارکنوں کی صلاحیتوں اور صلاحیتوں میں بہتری، ایک قومی آبی جانوروں کی صحت کی نگرانی اور رپورٹنگ کا طریقہ کار، بیماری کی روک تھام اور کنٹرول کی تیاری، آبی جانوروں کی صحت کے انتظام کے لئے ترجیحی تحقیق کی ضروریات، صوفی پروفیلیکٹک اور بیماریوں پر قابو پانے کے اقدامات، سینیٹری اور فائٹو سینیٹری پہلو، فیصلہ سازی میں صلاحیت

میں بہتری۔ غیرمعمین خطرے کی تشخیص درآمد کریں۔ ' اور آخر کار صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے موثر کمیونٹی نیٹ ورکنگ ضروری ہے۔۔

فوری طور پر پالیسی مداخلتوں کے کلیدی شعبوں میں شامل ہوں گے:-

- ابتدائی انتباہی نظام کا قیام ، خطرے کی تشخیص کرنا ، نگرانی اور ہنگامی منصوبے قائم کرنا اور بیماریوں کے پھیلنے کی صورت میں درست رپورٹنگ۔۔
- قومی اور ریاستی ریگولیٹری صلاحیتوں کو مضبوط بنانا۔
- آبی جانوروں کی صحت کے انتظام کے لئے بہترین طریقوں کو فروغ دینا۔
- قائم کرنا۔ سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں سنگروہ کی سہولیات (عوامی شعبے میں) اور آبی جانوروں کی صحت کی لیبارٹریوں اور تشخیصی صلاحیتوں کے لحاظ سے انفراسٹرکچر۔
- تحقیق اور ترقیاتی ضروریات کو فروغ دینا (آبی جانوروں کی صحت کے انتظام میں پی پی پی کی ترقی بھی شامل ہے)۔
- آبی جانوروں کی صحت کے انتظام میں بین السرحدی امور کے خطرات کو کم کرنے کے لئے علاقائی ہم آہنگی کے لئے میکانزم کا قیام۔۔
- عمارت کی صلاحیتیں (بیومن ریسورس ڈویلپمنٹ) ہر سطح پر۔
- آئی سی اے آر انسٹی ٹیوٹ ، اسٹیٹ ڈی او ایف اور ماہی گیری کے کالجوں کی فعال شرکت سے مچھلی کی بیماری اور صحت کی نگرانی کے نیٹ ورک کے لئے نیٹ ورک کو مضبوط بنانا۔
- نیٹ ورکنگ اور معلومات کے پھیلاؤ کے لئے صوتی میکانزم کا قیام۔

6.4 انفراسٹرکچر

ساٹھ کی دہائی کے وسط سے ہندوستان نے فشینگ ہاربرز (ایف ایچ ایس) اور فش لینڈنگ سینٹرز (ایف ایل سی) کی تعمیر شروع کی اور کئی دہائیوں کے دوران بڑی اور معمولی ایف ایچ اور ایف ایل سی کی ایک بڑی تعداد تعمیر کی گئی ہے۔ تاہم ، بڑھتی ہوئی بیڑے کی تعداد اور سائز نے اب تک پیدا ہونے والی سہولیات کو آگے بڑھا دیا ہے اور ایک اندازے کے مطابق موجودہ انفراسٹرکچر ملک میں بیڑے کے کل سائز کا تقریباً ۲۵-۳۰ فیصد تک پورا کرتا ہے۔ اس صورتحال نے لینڈنگ پوائنٹس پر بھیڑ پیدا کردی ہے اور کیچ کو آف لوڈ کرنے میں تاخیر کے ساتھ ساتھ بعد میں ماہی گیری کے دوروں کے لئے جہازوں کی دوبارہ فراہمی میں بھی تاخیر کی ہے۔ اس سے زیادہ ایف ایچ ایس اور ایف ایل سی اور ان کے غریب حفظان صحت اور صفائی ستھرائی کے نقطہ نظر سے بحالی۔ مجموعی طور پر ، ان تمام خرابیوں کے نتیجے میں مچھلی کی بڑی بربادی ہوتی ہے۔

مچھلی کو پکڑنے کے بعد عمل تب شروع ہوتا ہے جب جہاز پر مچلی اتاری جاتی ہے۔ اس پالیسی میں ، عجلت کے معاملے کے طور پر ، اب تک قائم کی جانے والی پوری انفراسٹرکچر سہولیات اور اس شعبے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ان کی جدید کاری پر توجہ دی جائے گی۔ یہ فی سیکنڈ اس بات کو یقینی بنانے کے طریقوں پر بھی غور کریں گے کہ کشتیوں کو ایسے حالات میں برقرار رکھا جائے جو مچھلی کو آلودگی یا خراب ہونے کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔ پورے ملک کے لئے ماسٹر پلان کی بنیاد پر - ' انفراسٹرکچر کی ضروریات ، جہاں بھی ضرورت ہو اضافی سہولیات تیار کی جائیں گی تاکہ ماہی گیری کے بیڑے کو مناسب لینڈنگ اور برتھنگ کی سہولیات مہیا کی جائیں۔ ماسٹر پلان میں چھانٹیا ، صفائی ، نیلامی ، اور پیکنگ اور دیگر بنیادی ڈھانچے کی ضروریات جیسے صاف پینے کے پانی اور معیاری برف کی دستیابی کے لئے درکار تمام بیک اپ سہولیات کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔ یہ پالیسی مختلف اختیارات جیسے عوامی فنڈنگ ، نجی یا سرکاری نجی مالی اعانت کے ذریعہ اور مختلف ترسیل اور آپریشنل میکانزم جیسے بلڈ اوون آپریٹ (بی او او) کے استعمال کے ذریعہ نئے انفراسٹرکچر کی تشکیل کے طریق کار پر بھی غور کرے گی۔ بلڈ اوون آپریٹ (BOO) ، بلڈ آپریٹ ٹرانسفر (BOT) اور بلڈ اوون آپریٹ ٹرانسفر (BOOT)۔

چونکہ ایف ایچ اور ایف ایل سی سمندری قبضہ ماہی گیری کا اعصابی مرکز ہیں جہاں آگے اور پسماندہ روابط بھی آپس میں ملتے ہیں ، حکومت کی کوشش ہوگی کہ وہ نیشنل فشینگ پاربر اتھارٹی قائم کرے اور عبوری مدت میں بین وزارتی / محکمہ قائم کرے۔ مرکزی حکومت اور ساحلی ریاستوں / یو ٹی میں متعلقہ وزارتوں / محکموں کو شامل کرنے والی کمیٹی ماسٹر پلان اور بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کے موثر انتظام کی نگرانی کرے گی۔

موجودہ ایف ایچ ایس اور ایف ایل سی کی ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ ، پالیسی ساحل سمندر کے لینڈنگ مراکز (بی ایل سی) کے لئے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی ضروریات پر بھی غور کرے گی۔ ملک میں تقریباً ۳۴۰۰ ماہی گیری دیہات ہیں اور ۹۰ فیصد دیہات میں روایتی اور موٹرائیزڈ کشتیاں ساحل سے چلتی ہیں۔ اس طرح کے بہت سے دیہاتوں میں بڑی تعداد میں کشتیاں ہیں جن میں مچھلی کو صحت مند حالات یا شیڈوں میں اتارنے اور نیٹ مینڈنگ یا انجن کی مرمت کے لئے لنگر پوائنٹس کی مشکل سے کوئی سہولت موجود ہے۔ ایسے بی ایل سی کی ضروریات کے درست سروے اور جائزہ کی بنیاد پر ، ضروری امداد پر غور کیا جائے گا۔

اندرون ملک کے شعبے میں ، آبی ذخائر ، جھیلوں اور ندیوں کے تختوں پر واقع کلیدی لینڈنگ سائٹس کے لئے مچھلی کے لینڈنگ پلیٹ فارم اور چھوٹے نیلامی اور پیکنگ کے علاقوں کے لحاظ سے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی ضرورت ہوگی۔ ایسی سہولیات لینڈنگ سائٹس کے لئے زیادہ ضروری ہوں گی جہاں کھیتی ہوئی مچھلی کو مارکیٹنگ کے لئے طویل فاصلے پر لے جانا پڑتا ہے۔ اس سلسلے میں ، نقل و حمل کی سہولیات کی تشکیل کے لئے بھی خاطر خواہ تعاون کیا جائے گا جو فصلوں کو مناسب حالت میں اور کم سے کم وقت کے ساتھ اپنی منزل تک پہنچنے کی اجازت دے سکے۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہوں گے۔

- جدید ماہی گیری پاربرز اور فش لینڈنگ مراکز کی مطلوبہ تعداد فراہم کرنا ' ماہی گیری کے بیڑے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بیک اپ انفراسٹرکچر کے ساتھ۔
- موجودہ سہولیات کو جدید بنانا۔
- مچھلیوں کی لینڈنگ اور نقل و حمل میں آسانی کے لئے آبی ذخائر ، جھیلوں اور ندیوں کے تختوں پر بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی تشکیل۔

- نیشنل فشینگ ہاربر اتھارٹی کا قیام۔
- یونین حکومت اور ریاستوں / یو ٹی ایس اور دیگر متعلقہ متعلقہ وزارتوں / محکموں سے وابستہ بین وزارتی / محکمہ کمیٹی کا قیام۔
- اسٹیک ہولڈرز ماسٹریلان اور انفراسٹرکچر سہولیات کے موثر انتظام کی نگرانی کریں گے۔

6.5 مچھلی پکڑنے کے بعد اور تجارت

فوڈ ویلیو چین (ایف وی سی) ان تمام اسٹیک ہولڈرز پر مشتمل ہے جو مربوط پیداوار اور ویلیو ایڈنگ سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں جن کو کھانے کی مصنوعات بنانے کے لئے درکار ہوتا ہے۔ ایک پائیدار ایفویسی کی کلیدی خصوصیات اس کو یقینی بناتی ہیں کہ یہ (۱) اپنے تمام مراحل (معاشی استحکام) میں منافع بخش ہے۔ (۲) معاشرے کے لئے وسیع البنیاد فوائد ہیں (معاشرتی استحکام)؛ اور (۳) قدرتی ماحول (ماحولیاتی استحکام) پر مثبت یا غیر جانبدار اثر ڈالتا ہے۔ فی الحال ، سمندری اور اندرون ملک دونوں شعبوں میں فصلوں کے بعد ہونے والے نقصانات بہت زیادہ ہیں اور اس طرح کے نقصانات کو کم کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ صارفین کو اضافی اور محفوظ مچھلی دستیاب ہو۔ ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ، پالیسی کو مندرجہ ذیل اقدامات پر ہدایت کی جائے گی۔

6.5.1 سپلائی چین اور ویلیو چین کو بہتر بنانا

سپلائی چین شاید ہندوستان میں ماہی گیری کے شعبے میں ہونے والی کارروائیوں کی پوری سیریز کا سب سے کمزور لنک ہے اور اس کے نتیجے میں آپریٹرز کے ساتھ ساتھ قومی معیشت کو بھی بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ سے سپلائی چین کو بہتر بنانا۔ 'پلیٹ کے لئے کشتی' اور 'فارم سے کانٹا' مچھلی کاٹنے والوں ، کسانوں ، پروسیسروں اور آخر کار صارفین کو بہت سارے فوائد پہنچا سکتے ہیں۔ اس ایک علاقے کو یکسر نظر انداز کیا گیا ہے اور فصلوں کے بعد ہونے والے نقصانات کو کم کرنے ، لوگوں کو محفوظ کھانا فراہم کرنے اور سلسلہ میں شریک افراد کی معیشت کو بہتر بنانے کے لئے نمایاں طور پر بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ سپلائی چین میں بہتری کے لئے مندرجہ ذیل بڑے پالیسی اقدامات کی ضرورت ہوگی۔

زیرو ویسٹ جی:- مقدار اور کوالٹی نقصان کے معاملے میں مچھلی کے ضیاع کو کم کرنے کے لئے ، کشتی میں مچھلیوں کو سنبھالنے اور ذخیرہ کرنے میں بہتری کی طرف پالیسی اقدامات کیے جائیں گے۔ ڈیک رابطے کا پہلا نقطہ ہے ، اور اگر مچھلی کو صحیح طریقے سے سنبھالا اور ذخیرہ کیا جائے تو آلودگی کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ صاف برف کا استعمال اور یا ریفریجریٹڈ سی وائر/سلوری برف سہولیات کی فراہمی بہت اہم ہے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ماہی گیری کے جہازوں کو صاف برف اور یا اس طرح کی دیگر ٹھنڈک سہولیات آن بورڈ فراہم کی جائیں۔

ایک بار کیچ اترنے کے بعد ، پالیسی اقدامات کا مقصد اچھی طرح سے ترقی یافتہ تقسیم چینلز اور کولڈ چین انتظامات کرنا ہے تاکہ فصل کو کم سے کم وقت میں صارفین تک منتقل کیا جاسکے۔ سپلائی چین میں نوڈل ہوائنٹس کی تعداد کو کم کرنا اور تقسیم چینلز کو کم سے کم کرنا بھی ضروری ہے۔ ویلیو چین میں اداکاروں کی شراکت قائم کرنا مصنوعات کی بہترین اقدار کو سمجھنے کی کلید ہے۔ مناسب آمدنی کے ڈھانچے ، جو ماہی گیروں اور کسانوں کو مناسب معاوضے کو یقینی بناتے ہیں اور ان کی روزی روٹی کی حفاظت کرتے ہیں ، ان کی قیمت کو حاصل کرنے میں ان کی شرکت کو یقینی بنانا بھی ضروری ہے۔

چونکہ سمندری ماہی گیری سے پیداوار مستقل ہے اور سپلائی چین میں مچھلیوں کا ضیاع کم نہیں ہو رہا ہے ، آئے والے سالوں میں ، برآمد کے لئے خام مال کی کمی ہوسکتی ہے۔۔ محصولات سمیت تجارتی پالیسیاں بھی مچھلی کی پیداوار اور بین الاقوامی تجارت کو نمایاں شکل دیتی ہیں۔۔ گھریلو مارکیٹ میں ویلیو چین کو بہتر بنانے کے لئے درکار پالیسی اقدامات (برآمدات کے لئے بھی) ایک اچھی طرح سے منظم سپلائی چین کا قیام ، اور لینڈنگ سائٹس جیسے صاف پانی ، صاف برف اور مناسب اسٹوریج پر مناسب سہولیات کی فراہمی شامل ہوگی۔۔ سپلائی چین کے مختلف مقامات پر مائکرو بزنس کے خطرات موجود ہیں اس تسلیم پر مبنی خطرے کے تجزیہ تنقیدی کنٹرول پوائنٹ (HACCP) سسٹم کو نافذ کرنے کے لئے ، ان پر قابو پانے کے لئے پالیسی اقدامات اٹھائے جائیں گے۔۔

قیمت میں اضافہ: مچھلی کے پانی سے باہر ہوتے ہی قیمت میں اضافہ شروع ہوسکتا ہے۔۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے مناسب آن بورڈ ہینڈلنگ ضائع ہونے اور آن بورڈ گنگ اور گزنگ کو کافی حد تک کم کرسکتی ہے اور مچھلی کو مناسب برف کے ساتھ کریٹ میں رکھ سکتی ہے جس سے قیمت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔۔ ایف ایچ یا ایف ایل سی پر اترنے پر ، مچھلی ، ویکيوم پیکنگ ، وغیرہ کو ڈریسنگ کر کے مزید قیمت میں اضافہ ہوسکتا ہے۔۔ اور پھر اسے خوردہ بازاروں میں منتقل کرنا۔۔ جب ہم قدر میں اضافے کو آگے بڑھاتے ہیں تو ، غذائیت کی قیمت میں اضافے ، شیلف زندگی میں اضافے اور مچھلی کی مصنوعات کو استعمال کرنے کی سہولت کا احساس کرنے کے لئے خصوصی اجزاء شامل کر کے اقدار کو بڑھایا جاسکتا ہے۔۔ غیر خوراک ، دواسازی اور نٹراسیوٹیکل مصنوعات تیار کرنے کی بھی بہت گنجائش ہے۔۔

قدر کی تخلیق: ماحولیاتی اور معاشرتی طور پر ذمہ دار پیداوار کے لئے تصدیق اور لیبلنگ اسکیموں اور سراغ رساں سے نئی مارکیٹیں اور ان کی تشکیل ہوگی۔ مصنوعات کو عالمی سطح پر تجارت کی جاسکتی ہے۔۔ یہ اقدامات ماحولیاتی خدشات پر بھی توجہ مرکوز کرتے ہیں اور ماہی گیری میں استحکام کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔۔ سرٹیفیکیشن پروڈیوسروں کو بہتر یا برقرار مارکیٹ تک رسائی ، اور ممکنہ طور پر قیمتوں میں بہتری کی شکل میں دوسرے فوائد بھی پیش کرسکتا ہے۔۔ موثر ایم سی ایس اور اے۔۔ 'بلاک چین' نقطہ نظر سے مچھلی کی فراہمی کی پوری چین کا سراغ لگانے اور ریکارڈ کرنے کے ذرائع فراہم کر کے ، اور عوام ، صنعت اور صارفین کو استحکام اور کھانے کی حفاظت کے بارے میں راضی کرنے کے ذریعہ اس شعبے کی شفافیت کو فروغ مل سکتا ہے۔۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہوں گے:-

- زیرو ویسٹج کی طرف بڑھنے کے لئے تقسیم چینلز کو بہتر بنانا۔۔
- ویلیو چین کے شرکاء کی حوصلہ افزائی اور معاونت اور قدر میں اضافے اور قدر کی تخلیق کے لئے ان کی صلاحیتوں میں اضافہ۔۔
- متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کی مکمل مصروفیت کے ساتھ منتخب ماہی گیری کے اکو لیبلنگ کو فروغ دینا۔۔

۶.۵.۲ گھریلو مارکیٹنگ کی ترقی

اگرچہ ملک میں برآمدی منڈی کو جدید ترین پروسیسنگ انفراسٹرکچر کیٹرنگ حاصل ہے ، لیکن گھریلو مارکیٹنگ کا معاملہ ایسا ہی نہیں ہے۔۔ مچھلی لینڈنگ سائٹس اور یا تھوک / خوردہ بازاروں میں انتہائی غیر صحت بخش انداز میں

فروخت کی جاتی ہے۔۔ حکومت کی جانب سے ایف ایچ اور ایف ایل سی اور مچھلی منڈیوں کے قیام / بہتری کے لئے خاطر خواہ مدد فراہم کرنے کے باوجود ، صورتحال بہتر نہیں ہوئی ہے۔۔ بنگلہ دیش ، سری لنکا اور تھائی لینڈ جیسے پڑوسی ممالک کے مقابلے میں ہندوستان میں مچھلیوں کی فروخت اور کھپت میں اضافہ نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔۔ بدقسمتی سے ، انتہائی غیر صحتمند انداز میں سنبھالنے والی مچھلی خریدنے کے لئے صارفین کی بہت کم مزاحمت ہوئی ہے۔۔

اگرچہ مچھلی کی بے پناہ صحت اور تغذیہ بخش فوائد کے باوجود ملک میں مچھلیوں کی کھپت میں اضافے کی سست رفتار وقتاً فوقتاً بڑھا دی گئی ہے ، لیکن اصل اہمیت کو وڈ ۱۹ وبائی مرض کے پھیلاؤ کے بعد سے محسوس کی گئی ہے۔۔ برآمدی منڈیوں کی بندش کے ساتھ ، پروڈیوسروں نے گھریلو منڈیوں کی ترقی کی ضرورت کو محسوس کیا ہے تاکہ برآمدات پر انحصار کم ہوسکے۔۔ اس سلسلے میں پالیسی اقدامات ، صارفین میں شعور پیدا کرنے کے علاوہ ، گھریلو سپلائی چین کو مزید تقویت بخشیں گے اور خوردہ زنجیروں کو ان کی مصنوعات کی فہرست میں مچھلی کو شامل کرنے کے لئے مراعات فراہم کریں گے۔۔ اسکول کے بچوں کو فراہم کردہ مڈ ڈے کھانے میں مچھلی کو شامل کرنے کے لئے پالیسی اقدامات بھی ان علاقوں میں کیے جائیں گے جہاں مچھلی غذا کا باقاعدہ حصہ بنتی ہے۔۔ زراعت کے شعبے میں ان کی پیداوار کی مراعاتی نقل و حرکت کے لئے جو سہولیات فراہم کی جاتی ہیں وہ بھی ریل ، سڑک یا ہوا کے ذریعہ مچھلی کی نقل و حمل کے لئے فراہم کی جائیں گی۔۔

اسی طرح ، پالیسی مراعات کو چھوٹے پروسیسروں کے قیام کی طرف بھی ہدایت کی جائے گی جو مچھلی پکڑنے والوں کے ساتھ اور بنیادی قیمت کے اضافے کے ساتھ مصنوع کو براہ راست ریستوراں یا دیگر دکانوں سے جوڑیں۔۔ اس سمت میں ، اس پالیسی کا مقصد چھوٹے پیمانے پر پروسیسنگ اور خوردہ مارکیٹنگ میں خواتین کے کردار کو مستحکم کرنا ہے تاکہ انہیں کاروبار سے آگاہ کرنے اور مارکیٹنگ کے اس شعبے میں کلیدی کردار ادا کرنے کے لئے ضروری مدد فراہم کی جاسکے۔۔

آخر کار ، آن لائن فیش مارکیٹنگ کی نمو نے اب بڑی تعداد میں صارفین کو منافع بخش مچھلی کی فراہمی کے لئے کافی مواقع پیدا کردیئے ہیں۔۔ ویلیو چین کو مختصر کرنا ماہی گیروں کے لئے معاوضہ ہوگا کیونکہ ان کا صارف کا بڑھتا ہوا حصہ ہوگا۔ ' ایس روپی۔ ماہی گیروں کے ساتھ براہ راست تعلق کی وجہ سے پروسیسر بہتر ویلیو چین گورننس کو بھی یقینی بنا سکتا ہے۔۔ وقت گزرنے کے ساتھ ، اگر ماہی گیر مطلوبہ صلاحیتوں کو تیار کرسکتے ہیں تو ، وہ آخر سے آخر تک رابطے کے ساتھ اسیر ویلیو چینز قائم کرسکتے ہیں۔۔ پالیسی اس طرح کے اقدامات کی حمایت اور فروغ دے گی۔۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہوں گے:-

- مچھلی کی کھیتی کے فائدہ پر صارفین کی آگاہی پیدا کرنا اور مچھلیوں کی کھپت کو مقبول بنانے کے لئے نئے طریقوں کی تلاش کرنا۔۔
- رسائی ، سستی اور مچھلی کی دستیابی کو آسان بنانے کے لئے سپلائی چین کو بہتر بنانا۔۔
- آن لائن مارکیٹنگ جیسے مصنوع کی ترقی اور مارکیٹنگ کے نئے طریقوں کو فروغ دینا۔۔
- درمیانوں کے کردار کو کم کرنے کے لئے قریب سے بنا ہوا مقامی پروڈیوسر پروسیسر ویلیو چینز کی حمایت کرنا۔۔

۵.۳.۶ تجارت اور کھانے کی حفاظت کو فروغ دینا

ہندوستان میں مچھلی کی تجارت کیکڑے پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے۔ اس میں مقدار کے لحاظ سے برآمد کا تقریباً ۴۰ فیصد اور قیمت کے لحاظ سے ۶۸ فیصد شامل ہے۔ اس منظر نامے میں ، تشویش کی بات یہ ہے کہ پچھلے ۲۴ سالوں کے دوران جبکہ تجارت کی قیمت میں ۱۳ گنا اور مقدار میں ۵ گنا اضافہ ہوا ہے ، ہندوستان کی نوعیت - ' برآمدی وہی رہتی ہے۔ طویل مدتی ترقی کے لئے ، یہ ضروری ہے کہ ہندوستان - ' برآمدی صلاحیت متنوع ہے اور کپچر اور ثقافت ماہی گیری کا مکمل ادراک ہے۔ مزید یہ کہ ہندوستانی پروسیسنگ سیکٹر کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ اہم منڈیوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اعلیٰ آرڈر ویلیو ایڈڈ میں منتقل ہو۔

منڈیوں کے معاملے میں ، مذکورہ مدت کے دوران ، ہندوستان نے امریکی مارکیٹ پر استحکام حاصل کیا ہے لیکن وہ یورپی یونین کی مارکیٹ میں اتنا کامیاب نہیں ہو سکا ہے۔ ہندوستان چین ، مشرق وسطیٰ اور جنوب مشرقی ایشیاء میں نئی مارکیٹیں کھولنے میں بھی کامیاب رہا ہے۔ مسابقتی متنوع پیش کش سے ہندوستان کو ان بازاروں میں اپنی پوزیشن کو مزید مستحکم کرنے میں مدد ملے گی۔

تاہم ، عالمی تجارت تیزی سے مختلف رکاوٹوں اور فلٹرز کا نشانہ بنتی جا رہی ہے۔ خاص طور پر ، امریکہ ، یورپی یونین اور جاپان کی اعلیٰ قیمت والی منڈیوں میں بڑی حد تک حفاظت اور حفظان صحت اور حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کی وجہ سے بڑھتی ہوئی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ای۔ جی۔ کچھیلوں اور ستنداریوں کو تحفظ۔ لہذا ، پالیسی مداخلت مسابقت کو یقینی بنانے کے لئے سپلائی چین میں کوالٹی کنٹرول اور ٹریس ایبلٹی کو برقرار رکھنے پر توجہ دے گی۔

ہندوستان ، اپنی بڑھتی ہوئی معاشی حیثیت اور دیگر عوامل کے ساتھ زیادہ تر ترجیحی محصولات کے معاہدوں کو دوبارہ حاصل کرنے میں ناکام ہونے کا امکان ہے۔ لہذا ، پالیسی کی سمت بھی مبنی ہوگی۔ اسی طرح ، پالیسی مراعات کو چھوٹے پروسیسروں کے قیام کی طرف بھی ہدایت کی جائے گی جو فش ہارویسٹ کرنے والوں کے ساتھ اور بنیادی قیمت کے اضافے کے ساتھ مصنوع کو براہ راست ریستوران یا دیگر دکانوں سے جوڑیں۔ اس سمت میں ، اس پالیسی کا مقصد چھوٹے پیمانے پر پروسیسنگ اور خوردہ مارکیٹنگ میں خواتین کے کردار کو مستحکم کرنا ہے تاکہ انہیں کاروبار سے آگاہ کرنے اور مارکیٹنگ کے اس شعبے میں کلیدی کردار ادا کرنے کے لئے ضروری مدد فراہم کی جاسکے۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہوں گے:-

- برآمدی منڈی اور برآمدی قیمت کو بڑھانے کے لئے پرجاتیوں اور مصنوعات کی تنوع کو فروغ دینا۔
- نئی منڈیوں کی تلاش اور ' - برانڈ انڈیا ' سمندری غذا کو فروغ۔
- بین الاقوامی معیار پر پورا اترنے والی مچھلی اور مچھلی کی مصنوعات کو یقینی بنانے کے لئے ایف ایچ ایس اور ایف ایل سی میں حفظان صحت اور صفائی ستھرائی کو بہتر بنانا۔
- تحفظ کے آلات کے استعمال کو فروغ دے کر خطرے سے دوچار پرجاتیوں کے تحفظ کو یقینی بنانا۔
- سپلائی چین میں ٹریس ایبلٹی لانا۔

7.6 ماحولیات اور آب و ہوا میں تبدیلی

7.6.1 موسمیاتی تبدیلی

موسمیاتی تبدیلی حالیہ دنوں میں ماہی گیری کے شعبے کو درپیش ایک سب سے بڑا چیلنج ہے اور ملک میں ماہی گیری کی نمو کو برقرار رکھنے کے لئے وقتی موافقت اور انتظامی انتظامات ضروری ہیں۔ سمندری ماہی گیروں پر آب و ہوا کی تبدیلی کے اثرات ہندوستانی ای ای زیڈ اور آس پاس کے اعلیٰ سمندروں میں کافی حد تک دکھائی دیتے ہیں۔ ملک میں ۱۱ ماہ قی تحق کی ریری گ اداروں کے ذریعہ کی جانے والی متعدد مطالعات میں مچھلی کی پرجاتیوں کی تقسیم ، ان کی کثرت ، افزائش نسل اور دیگر فینولوجیکل اوصاف میں تبدیلیاں سامنے آئیں ہیں ، جس سے سمندروں میں نمکین نمونوں میں بڑھتے ہوئے درجہ حرارت یا تبدیلی میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ پالیسی مچھلی کے ذخیروں پر آب و ہوا کی تبدیلی کے اثرات پر مرکوز مطالعات کی حوصلہ افزائی کرے گی جو ایسی آب و ہوا سے متاثرہ تبدیلیوں کے بارے میں ہماری سمجھ کو بہتر بنا سکتی ہے اور ماہی گیری اور کاشتکاری برادریوں کو وقتی طور پر انکولی میکانزم مہیا کر سکتی ہے تاکہ ان کی معاشیات پر اثر انداز نہ ہوں۔ موسمیاتی تبدیلی سے متعلق ہندوستان کے بین الاقوامی وعدوں کے ایک حصے کے طور پر ، گرین ہاؤس گیسوں (جی ایچ جی) کو ماہی گیری اور ماہی گیری سے متعلق سرگرمیوں سے اخراج کو کم کر کے گرین فشریز کے تصور کو بھی سرشار سرگرمیوں کے ذریعہ حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہیں:

- ماہی گیری اور مچھلی کی کاشتکاری پر آب و ہوا کی تبدیلی کے اثرات کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے معاون مطالعات۔
- آب و ہوا اور اس سے وابستہ قدرتی واقعات سے لائی جانے والی تبدیلیوں پر ماہی گیروں اور مچھلی کے کاشتکاروں کی موافقت پر پائلٹوں کو نافذ کرنا۔
- ماہی گیری کشتیاں ، ماہی گیری کے بنیادی ڈھانچے جیسے ایف ایچ اور ایف ایل سی اور فش فارم آپریشن میں شمسی توانائی کے استعمال کو فروغ دینا۔
- سسٹرانسٹی ٹیوٹ اور نجی شعبے کے ساتھ باہمی تعاون اور ہم آہنگی میں آب و ہوا سے متعلق لچکدار ٹیکنالوجیز تیار کرنا۔

7.6.2 ماحولیاتی نظام صحت اور سالمیت کو یقینی بنانا

آلودگی کی وجہ سے ہندوستان میں سمندری اور اندرونی دونوں پانیوں میں ماحول کی صورتحال تناؤ کا شکار ہے اور مچھلی کے ذخیرے میں کمی کی ایک وجہ شاید یہ بھی ہے۔ زمین پر بڑھتی ہوئی انتھروپوجینک سرگرمیاں اور فالتو علاج کے لئے ناکافی طریقہ کار ، ٹھوس فضلہ کی کثرت اور خاص طور پر پلاسٹک میں (خاص طور پر مائیکرو-پلاسٹک کے ذرات) سمندر کے ساتھ ساتھ اندرونی پانیوں میں کئی گنا بڑھ چکے ہیں جس کے نتیجے میں حیوانات اور نباتات پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ متعدد خطرناک مطالعات بھی ہیں جو مچھلی کے کھانے کے چکر کے ذریعہ انسان میں مائیکرو پلاسٹک کے ذرات کی حرکت کو ظاہر کرتی ہیں۔

سمندروں میں فشینگ نیٹ کو مطلوب اور غیر مطلوب ڈمپنگ مائیکرو ذرات میں بھی حصہ ڈال رہی ہے جس کے علاوہ ماضی کی مچھلی پکڑنے میں جال بھی پڑتا ہے جس سے مچھلی کے اسٹاک متاثر ہو رہے ہیں۔ پالیسی ہدایت کا مقصد آلودگی پر قابو پانے کے لئے ریگولیٹری میکانزم کو مستحکم کرنا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ زمین اور سمندر پر مبنی آلودگی کو

موثر طریقے سے کنٹرول کیا جائے اور ماحولیاتی نظام کی نگرانی کی جاسکے۔ ماہی گیر پوری کوشش کرینگے کہ مچھلی پکڑنے والے برتن مچھلی پکڑنے والے جہازوں کے ڈیزائن اور تعمیر میں اور بعد میں گیٹر کے استعمال میں ضروری اقدامات پر غور کر کے کسی بھی شکل میں سمندری آلودگی میں مدد نہ دیں۔

اس پالیسی میں بیرونی عوامل جیسے رہائش پزیر ، آلودگی ، اور آب و ہوا کی تبدیلیوں پر بھی توجہ دی جائے گی جو اندرون ملک اور سمندری ماہی گیری کو متاثر کرتی ہیں۔ بہتر مینجمنٹ مچھلی کے ذخیرے میں کمی کو پلٹانے کی صلاحیت رکھتی ہے جس کی وجہ سے مچھلی کے بائیڈماس اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور اندرونی اور سمندری ماہی گیری سے حاصل ہونے والے سالانہ معاشی خالص فوائد میں اضافہ ہوتا ہے اور آخر کار ماہی گیروں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کو معاشی منافع میں بہتری ہوتی ہے۔ سیکٹر۔ یہ پالیسی نئی معلومات اور ٹکنالوجیوں کے بہاؤ کو فروغ دینے کے لئے مستقل جدوجہد کرے گی جو ماہی گیری کے انتظام کے لئے ممکنہ گیم چینجر ہیں اور پائیدار ترقی کے حصول میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔۔

انفراسٹرکچر محاذ پر ، کبھی کبھی FHS اور FLCs کی ترقی ساحل کے کٹاؤ اور کٹاؤ کا باعث بنتی ہے۔ یہ پیشرفت ساحلی کنفیگریشن میں تبدیلیاں لاسکتی ہے ، جس کا اثر ساحلی پٹی ، ماحولیات اور بالآخر ماہی گیروں پر پڑ سکتا ہے۔ حکومت ساحل پر بنیادی ڈھانچے کی پیشرفت پر غور کرتے ہوئے ان پہلوؤں کو حل کرنے کے لئے مناسب میکانزم بنانے پر غور کرے گی۔

یہ بات مشہور ہے کہ ساحلی اور ساحل کے پانی دم کے آخر میں ماحولیاتی نظام ہیں اور اس میں بسنے والے سمندری مچھلی کے وسائل میٹھے پانی اور تلچھٹ کی آمد پر انتہائی انحصار کرتے ہیں جو غذائی اجزاء لاتے ہیں۔ تاہم ، یہ آبی ذخائر انتھروپوجینک دباؤ کے تابع ہیں ، جس کے نتیجے میں ماحولیاتی معیار خراب ہوتا ہے اور میٹھے پانی کی آمد میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اس طرح کی تبدیلیاں ایسٹوریٹین اور سمندری ماہی گیری کے بہت سارے وسائل ، خاص طور پر اعلیٰ قدر والے کیڑے ، کے ذخیروں پر اثر انداز ہوتی ہیں جو ان اندرونی ساحلی پانیوں میں اپنی زندگی کے ایک مرحلے کو مکمل کرتی ہیں۔ لہذا ، اس طرح کے آخری ماحولیاتی نظام کی ماحولیاتی سالمیت کے تحفظ کے لئے ، یہ پالیسی زمین کی تزئین سے متعلق ساحل سمندر کے نقطہ نظر کو فروغ دینے کے اقدامات شروع کرے گی جہاں پانی کے اندرونی وسائل کا صحیح انتظام اور پانی کے بہاؤ کی زیادہ سے زیادہ سطح کو برقرار رکھنے سے بھی صحت اور صحت کو یقینی بنایا جاسکے گا۔ ساحلی ماحولیاتی نظام کا ہونا۔

اندرون ملک کے شعبے میں ، دریاؤں اور ان کے معاونوں پر تعمیر کیے جانے والے ڈیم اور بیراج اکثر مچھلی کی پرجاتیوں کی نقل مکانی پر پابندی عائد کرتے ہیں جو اپنی حیاتیاتی زندگی کے مختلف حصوں کو مکمل کرنے کے لئے اوپر اور نیچے کی طرف جاتے ہیں۔ پالیسی مداخلت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ دریاؤں اور ان کے معاونوں پر مستقبل کے بنیادی ڈھانچے کی پیشرفت میں ضروری حفاظتی انتظامات موجود ہوں اور جہاں بھی ممکن ہو وہاں موجود ڈھانچے کی صورتحال کو درست کرنے کی کوشش کرے گی۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہیں:

- آلودگی کو روکنے کے ل ریگولیٹری میکانزم کو مضبوط بنانا ، جس میں پلاسٹک بھی شامل ہے ، اور مثال کے طور پر ماہی گیری سے آلودگی کو کم کرنے کے لئے ضروری اقدامات اٹھاتے ہوئے رہنمائی کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- رہائش گاہ کے انحطاط کی گرفتاری اور ماحولیاتی تبدیلیوں کے خلاف لچک میں اضافہ کے انتظام کے بہتر اقدامات اور جہاں بھی دستیاب ہونے لگیں ٹیکنالوجیز کو اپنانا۔۔

- ماہی گیری سے متعلق بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے منفی اثرات کو کم کرنا۔
- ندیوں اور ان کے معاونوں پر تعمیر شدہ ڈیموں اور بیراجوں میں نقل مکانی کرنے والی مچھلی کی ہجراتیوں کی آزادانہ نقل و حرکت کو یقینی بنانا۔
- اندرون ملک اور ساحلی ماحولیاتی نظام کی حفاظت کے لئے زمین کی تزئین سے بحرانی ساحل تک پہنچنے کے طریقوں کو فروغ دینا۔

۶.۶.۳ کیسٹون ہجراتیوں اور مشہور ماحولیاتی نظام کی حفاظت کرنا

پائیدار ماہی گیری کی ترقی کو فروغ دینے کے دوران ، یہ پالیسی اندرونی اور سمندری ماحول کی ماحولیاتی سالمیت کی دیکھ بھال پر زور دے گی ، تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ خطرے سے دوچار ، خطرے سے دوچار ، یا محفوظ نسلوں پر کوئی منفی اثرات مرتب نہیں ہوں گے۔ مینگروز ، سیگراس بستر ، اور مرجان کی چٹانیں ساحلی سمندری ماحولیاتی نظام کا لازمی جزو ہیں اور ایکو سسٹم کی خدمات کی ایک حد مہیا کرتی ہیں ، جس میں بہت سی مچھلی کی ہجراتیوں اور سمندری ستنداریوں (جیسے ڈوونگ) کی رہائش بھی شامل ہے۔ اس طرح کے ماحولیاتی نظام انسانیت کے اثرات سے محفوظ رہیں گے۔ اسی طرح ، بہت سے خطرے سے دوچار ہجراتیوں میں بھی ندیوں (گینگٹک ڈالفن) آباد ہیں اور وہ اپنی آبادی کو برقرار رکھنے کے لئے محفوظ رہیں گے۔

۶.۶.۴ مچھلی کے کھانے کی پیداوار اور بچوں کا وائلڈ کلیکشن کو باقاعدہ بنانا

مچھلی کی پیداوار میں ہندوستان ایک نیا داخل ہے۔ ان تمام سالوں میں ، مچھلی کا کھانا درآمد کیا گیا تھا لیکن اب گھریلو ضروریات کو پورا کرنے کے بعد ، ہندوستان مچھلی کے کھانے کا خالص برآمد کنندہ ہے۔ اس شعبے کو برقرار رکھنے کے لئے مچھلی کی چکی کی پیداوار اور بیجوں کی جمع کے بارے میں پالیسی سمت بھی ایک فوری ضرورت ہے۔ اگرچہ عام طور پر ماہی گیری ، مچھلی کا کھانا اور بیج کی پیداوار سے متعلق ہے ، حقیقت میں ، گرفتاری اور ثقافت کی ماہی گیری کے سنگم پر ہوتا ہے اور یہ دونوں پر اثر ڈال سکتا ہے۔ کھیت کے تالاب میں ذخیرہ اندوز ہونے کے لئے یا جنگل سے جمع شدہ بیج ، اور بہت سی دوسری نسلوں کی آبادی کو متاثر کرتا ہے جو ہدف ہجراتیوں کو برقرار رکھتے ہوئے مسترد کردیئے جاتے ہیں۔ مچھلی کے کھانے کی تیاری کرنے والے یونٹوں نے جہاں ایک طرف 'ردی کی ٹوکری میں مچھلی' کے پیداواری استعمال میں مدد فراہم کی ہے لیکن اس طرح کے یونٹوں کے پھیلاؤ کے عمل میں ، ماہی گیری کے برتن اب تباہ کن گیسٹر استعمال کر رہے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ سائز اور تحفظ کی حیثیت سے قطع نظر بڑے کیچوں کو کاٹا جاتا ہے۔ مچھلی کے کھانے کے پودوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کریں۔ کرناٹک میں واقع پودوں میں پیدا ہونے والی مچھلی کے کھانے کی بڑی مقدار میں چھوٹے سائز کے سارڈین بھی استعمال ہوتے ہیں ، جس سے سردائن کی آبادی کے استحکام پر منفی اثر پڑتا ہے۔ پالیسی اقدامات اس طرح کے تبادلوں کے لئے خوردنی مچھلی کی ہجراتیوں کے استعمال کی حوصلہ شکنی کریں گے۔ مزید یہ کہ متبادل ذرائع سے مچھلی کے کھانے کی تیاری اور مستقل طور پر کاشت کی جانے والی ماہی گیری کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور تمام شعبوں (پولٹری ، ماہی گیری ، وغیرہ) کے لئے مچھلی کے کھانے کی کل ضرورت ہے۔ (معیاری مچھلی کے کھانے کی مستقل فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اندازہ لگایا جائے گا۔

۶.۶.۵ بلیو اکانومی اور سمندری مقامی منصوبہ بندی

ہندوستان کا ساحلی اور سمندری ماحول اعلیٰ پیداواریت کے حامل دنیا کے ایک امیر ترین ماحولیاتی نظام میں سے ایک ہے۔ بلیو اکانومی ان قدرتی وسائل تک رسائی حاصل کرنے اور خوراک کی حفاظت اور فائدہ مند روزگار کو یقینی بنانے کا ایک بہت

بڑا موقع فراہم کرتی ہے ، صرف اس صورت میں جب وسائل کی مستقل کٹائی اور اچھی طرح سے انتظام کیا جائے۔ ہندوستان نے بلیو اکانومی کی ایک عملی تعریف تیار کی ہے کیونکہ - "نیلی معیشت سے مراد سمندروں اور سمندروں کی صلاحیتوں کی کھوج اور اصلاح کی ہے جو بحروں کی صحت کو محفوظ رکھتے ہوئے معاشرتی اور معاشی ترقی کے ہندوستان کے قانونی دائرہ اختیار میں ہیں۔ بلیو اکانومی پیداوار اور کھپت کو صلاحیت سے جوڑتی ہے اور معاشی ترقی اور ماحولیاتی استحکام کے لئے مربوط نقطہ نظر کا تصور کرتی ہے۔ اس میں سمندری ، جو ساحل سمندر کے وسائل ہیں ، کے ساتھ ساتھ دونوں پر محیط ہیں

موجودہ تخمینوں کے مطابق ، ہندوستان میں بلیو اکانومی کا سائز مجموعی ویلیو ایڈڈ (جی وی ای) میں ماپا جاتا ہے س کی مستقل قیمت 4.6 INR لاکھ کروڑ ہے اور میں موجودہ قیمتوں (2016-17) 5.5 INR لاکھ کروڑ ہے ماہی گیری اور کا شعبہ ہندوستانی معیشت کے ایک متحرک حصے کی حیثیت سے ابھر رہا ہے اور آنے والے دور میں ترقی کی ایک اہم پیشرفت کی طرف ہے۔ ماہی گیری بھی بلیو اکانومی اقدامات کے اہم جز ہیں۔ اس اقدام کا مقصد خوراک کی تحفظ ، غربت میں کمی اور آبی وسائل کے پائیدار انتظام کی حمایت میں سرمایہ کاری اور جدت کو فروغ دینا ہے۔ سمندری غذا کی مالیت کی زنجیر پر خصوصی توجہ کے ساتھ ، پہلے آبی وسائل کے پائیدار نمو اور انتظام کو بہتر بنانے کی طرف ایک مجموعی طور پر اپنائے ہوئے ہے۔

تاہم ، سمندری خلا کے مسابقتی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ، میرین اسپیشل پلاننگ (ایم ایس پی) کی ضرورت ، جو نیلی معیشت کے نفاذ کے لئے ایک اہم ذریعہ ہے ، اہمیت سنہالتی ہے۔ سمندروں سے معدنیات اور تیل کی کھوج / نکالنے کی بڑھتی ہوئی طلب کے ساتھ ، سمندری تجارتی ٹریفک کی بڑھتی ہوئی مقدار اور اسٹریٹجک دفاعی مقاصد کے لئے خالی جگہوں کے تحفظ کی وجہ سے ماہی گیروں کے لئے دستیاب جگہ کم ہوتی جارہی ہے۔ ان معاصر پیشرفتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ، پالیسی ایک ایم ایس پی پر زور دے گی تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ تمام معاشی سرگرمیوں کو ان کی مناسب جگہ مل جائے اور اس عمل میں تنازعات کم ہوجائیں۔ جہاں ضرورت ہو ، تحقیقی اداروں سے بھی ضروری تحقیقی مدد طلب کی جائے گی۔

7.7 سماجی تحفظ اور جال کے حفاظت

7.7.1 چھوٹے پیمانے پر ماہی گیری کو تحفظ فراہم کرنا

ہندوستانی ماہی گیروں کی بنیادی خصوصیت ، سمندری اور اندرونی پانیوں میں کام کرنے والے ، چھوٹے پیمانے پر ماہی گیری (ایس ایس ایف) کی غلبہ ہے۔ ایسی ہی تصویر میں بھی دیکھی جاسکتی ہے جہاں مچھلی کے کاشت کاروں کی اکثریت بہت کم ہولڈنگ رکھتی ہے اور گھر کے تالاب میں مچھلی پالتی ہے۔ اس شعبے کی خصوصیت سے امکانات اور مسائل دونوں ہیں۔ امکانات روزگار کی تیاری کے لحاظ سے ہیں ، نسبتاً یہ داری سرما اعتدال سے کم سرمایے کی ضرورت ، آسان ٹکنالوجی کا استعمال وغیرہ۔ یہ مسائل بڑی تعداد میں ہیں اور دیہی علاقوں میں اور ساحلی پٹی پر ، نسلی خطوں کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ منتشر ہیں۔ مطلوبہ انفراسٹرکچر کی تخلیق ، ہینڈ ہولڈنگ اور توسیع علم و ٹیکنالوجی ، مارکیٹنگ ، نگرانی ، اور سرمایہ کاری اور اختراعات میں کم صلاحیت وغیرہ کے لئے چیلنج پیدا کرنا۔

ایس ایس ایف کو محفوظ بنانے کے لئے سب سے پہلے اور اہم پالیسی مداخلت کی ضرورت ہے: (i) بین الاقوامی رہنما خطوط اور قومی مشاورت پر قانونی طور پر عمل کرتے ہوئے 'چھوٹے پیمانے پر ماہی گیری' کی اصطلاح کی وضاحت کرنا۔ پالیسی کی حمایت کے لئے دوسرے کلیدی شعبے یہ ہیں: (ii) چھوٹے پیمانے پر آپریٹرز کے لئے کاروبار کو انجام دینے کے لئے خود کو منظم کرنے کے لئے مراعات کی ڈیزائننگ؛ (iii) تعمیراتی مہارت ، مہارت ، اور کاروباری صلاحیت؛ (iv) ان کو سیلف ہیلپ گروپس / کوآپریٹوز / فشر ایسوسی ایشنز / ایف ایف پی اوز میں تنظیم سازی اور ان کے منصوبے کو بڑھانے میں معاونت کرنا۔ (v) ایس ایس ایف کے لئے قدرتی اور مالی وسائل کی نشان دہی / مختص؛ (vi) ٹول باکس کی ترقی ، خاص طور پر ایس ایس

ایف خواتین کے لئے مہارت کی مہارت اور وسائل کو منتخب کرنے کے لئے۔ اور (vii) لچک اور معاشرتی حفاظت کے جالوں کو بہتر بنانا ، خاص طور پر زندگی کی انشورینس ، ان کے دستکاری اور پوشاک کے ذریعہ ، اور فطرت کی بے راہروی سے دوسرے اثراتوں کے ذریعہ

سماجی و اقتصادی ترقیاتی گفت و شنید جیسے زمینی اور پانی کے استعمال کی پالیسی ، جہاں بھی ضرورت ہو ماہی گیری کی صلاحیت کو بہتر بنانا ، سمندری اور اندرونی پانی کے متبادل استعمال وغیرہ میں ایس ایس ایف کی مکمل شرکت کو یقینی بنانے کے لئے پالیسی تعاون کی بھی ضرورت ہے۔
یہ بھی ضروری ہے کہ ماہی گیری کے شعبے میں ایس ایس ایف کی شراکت کے بارے میں مناسب معلومات جمع کی جائیں ، جو اکثر پوشیدہ اور نامعلوم رہتے ہیں۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہیں:

- ایس ایس ایف کے دائرہ کار اور صفات پر اتفاق کرنا۔
- سماجی و اقتصادی ترقیاتی گفت و شنید میں ایس ایس ایف کی مکمل شرکت اور شمولیت کو یقینی بنانا۔

6.7.2 سماجی تحفظ ، صنفی مساوات اور عمارت میں لچک پیدا کرنا

حکومت موجودہ فلاحی اقدامات کو جاری رکھنے پر غور کرے گی اور ملک میں ماہی گیر برادری / مچھلی کے کارکنوں کو براہ راست مراعات کی منتقلی اسکیم (ڈی پی ٹی ایس) کے ذریعہ مناسب حفاظتی نیٹ فراہم کرنے کے لئے ان کو مزید تقویت بخشنے گی۔ اس طرح کے اقدامات میں معاشرتی بہبود ، انشورنس ، رہائش ، اور ماہی گیروں کے لئے دیگر سہولیات بھی شامل ہوں گی۔

شدید نوعیت کے موسمی واقعات جیسے طوفان کی لہر ، طوفان ، بدمعاش لہروں اور سیلاب کو قدرتی آفات سمجھا جائے گا۔ اسی رگ میں ، تیل سے چھلکنے جیسی انسان ساختہ آفات کو بھی آفات سمجھا جائے گا اور متاثرہ ماہی گیری سے متاثرہ برادریوں کو ان کی معاش کی بحالی میں قابل قبول مدد / مدد فراہم کی جائے گی۔ ماہی گیروں کی زندگی سمندر میں ضائع ہونے کی صورت میں ، معاوضے کے طریقہ کار کو آسان بنایا جائے گا تاکہ متاثرہ ماہی گیری کے کنبوں کو فوائد مناسب وقت کے اندر فراہم کیے جائیں۔

تارکین وطن میرین فشریز اور ماہی گیری کے شعبوں میں مزدور قوت کا ایک اہم جز بن چکے ہیں۔ روایتی طور پر ، تمل ناڈو اور آندھرا پردیش کے ماہی گیر ماہی گیری کے جہازوں پر مشقت کے لئے دوسرے ریاستوں میں ہجرت کر رہے تھے۔ تاہم ، حالیہ برسوں میں ، آسٹر ، بنگال اور بہار جیسے مشرقی ریاستوں / علاقوں سے آنے والے تارکین وطن سمندری ماہی گیری کشتیاں فارموں پر کام کر رہے ہیں۔ ناکافی مہارت اور شناختی ریکارڈ نہ ہونے کی وجہ سے ایسے تارکین وطن مزدور معاش کی خاطر اپنی جان کو خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔ پالیسی اقدامات ایسے مہاجر مزدوروں کو شامل کرنے کے عمل کو ہموار کریں گے ، جس میں ماہی گیری کشتیوں پر کام کرنے کی تربیت کی فراہمی ، ان کے ریکارڈ کی بحالی اور سمندر میں چوٹ یا ہلاکت کے وقت انشورنس فوائد شامل ہیں۔ اسی طرح ، مچھلی کے فارموں اور ہیچریوں اور پروسیسنگ پلانٹوں پر کام کرنے والوں کو بھی مناسب کام کی شرائط فراہم کی جائیں گی۔

اسٹیک ہولڈرز کے ایک بڑے حصے نے فیش اسٹاک کی صحت پر ماہی گیری پر پابندی کے مثبت اثرات مرتب کیے ہیں۔ کچھ ساحلی ریاستوں اور اسٹیک ہولڈرز نے بھی پابندی کی مدت کو 61 دن کی مدت سے بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ اس پابندی کے فائدہ مند اثرات اور اسٹیک ہولڈرز کے تعاون کو مدنظر رکھتے ہوئے ، حکومت ماہی گیری پر پابندی کی مدت کے دوران ماہی گیروں کو دستیاب معاوضہ پیکیج کو مزید تقویت بخشنے گی۔ اس سے وسائل کے تحفظ میں نہ صرف

اسٹیک ہولڈرز کی بڑھتی ہوئی مصروفیت کو فروغ ملے گا بلکہ مچھلیوں کے ذخیرے کی بحالی اور بحالی میں بھی مدد ملے گی جو زوال / کمی کی علامت ظاہر کرتے آئے ہیں۔

ماہی گیری کے کوآپریٹو نے گذشتہ برسوں میں زور پکڑ لیا ہے اور کچھ ریاستوں / ریاستوں میں ، اس طرح کے کوآپریٹو نے اپنی کامیابی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اگر ماہی گیری کے کوآپریٹو معاشرے کی بہترین خدمت کرسکتے ہیں تو وہ اچھے کاروباری ماڈلز اپناتے ہیں جس میں فصل اور کٹائی کے بعد کے دونوں کام شامل ہوں گے۔ حکومت جہاں بھی ضرورت ہوگی ، مہارت کی ترقی اور تکنیکی اور مالی مدد کے ذریعے ماہی گیری کوآپریٹوز اور ایف ایف پی او کو مزید سہولت اور تقویت بخشنے گی۔ ماہی گیری اور آب و ہوا سے متعلق امور کو دور کرنے کے لئے سائنس پر مبنی نقطہ نظر کو چلانے میں کوآپریٹو کو بھی حوصلہ افزائی اور تقویت ملے گی۔

ماہی گیروں کے لئے ماہی گیری کے سامان اور دستکاری کی خریداری کے لئے ادارہ جاتی کریڈٹ کی دستیابی نہایت ہی مشکل ثابت ہوئی ہے ، اور واپسی کی خطرناک نوعیت کے نتیجے میں بہت سے ماہی گیر نجی مالی مالیاتی افراد اور بیچارے کے قرضوں کے جال میں پھنس چکے ہیں۔ اس صورتحال کے تدارک کے لئے ، حکومت ماہی گیروں کو لبرل شرائط و ضوابط کے ساتھ عوامی خزانہ فراہم کرنے پر غور کرے گی۔ اسی طرح ، اس پالیسی کا مقصد ماہی گیری کے اثاثوں جیسے گیئر اور کرافٹ کو انشورنس کے دائرے میں لانا ہے۔ اس سے ماہی گیروں کو قدرتی آفات اور ان کے قابو سے باہر کی دیگر اعمال کے وقت ہونے والے نقصانات کو پورا کرنے میں مدد ملے گی۔ اسی طرح ماہی گیری کے کاشتکاروں کے لئے ، اس پالیسی کا مقصد فصلوں کی انشورینس کی فراہمی اور ان کے اثاثوں جیسے انجن ، واٹر پمپ ، وغیرہ کی انشورینس بھی فراہم کرنا ہے۔

ماہی گیری کے شعبے میں کٹائی کے بعد کی سرگرمیوں میں خواتین کی کل ورک فورس کا تقریباً 69 فیصد حصہ ہے۔ خاندانوں کی پرورش کے علاوہ ، خواتین ایس ایچ جیز کے ذریعہ مچھلیوں کی خوردہ فروشی ، مچھلی کی خشک کرنے والی ، شیل جمع کرنے ، نیٹ مینڈنگ اور دیگر ویلیو ایڈیشن سرگرمیوں میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اب خواتین کی ماہی گیری کی سرگرمیوں میں بھی حصہ لینے کی بڑھتی مثالیں ہیں۔ حکومت خواتین کے کردار ادا کرنے میں ان کے تعاون کی حمایت جاری رکھے گی اور خواتین کوآپریٹو تشکیل دینے کے ذریعہ اس کی حمایت میں مزید اضافہ کرے گی۔ خواتین کے لئے مالی تعاون کی اسکیمیں۔ کام کرنے کے اچھے حالات جس میں حفاظت ، حفاظت اور FHS اور FLCs میں حفظان صحت شامل ہوں گے۔ خوردہ مارکیٹنگ کے لئے نقل و حمل کی سہولیات۔ چھوٹے پیمانے پر ماہی گیری ، قدر میں اضافے کی سرگرمیاں کرنے کی ترغیب؛ اور ماہی گیری کے انتظام میں اپنی فعال مصروفیت کو بھی سہولت فراہم کریں ، بشمول جہاں بھی وہ تشکیل دیئے جاتے ہیں ، شریک نظم و نسق کے ڈھانچے سمیت۔

اسی رگ میں اور شمولیت سے وابستگی کے بعد ، پالیسی ہدایات سمندری ، سملینگگ ، اپیلنگی ، ٹرانسجینڈر ، کوئیر اور دو حوصلہ افزائی اور دیگر شناختوں (LGBTQ2+) کی ماہی گیری سے وابستہ ذریعہ معاش کی بھی حمایت کریں گی۔

گرتے ہوئے سمندری ماہی گیری کے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ، ساحل کے اطراف میں پھیلی ماہی گیر جماعتوں کی کثیر تعداد کے لئے معاش کے اضافی / متبادل وسائل ضروری ہوں گے۔ اس سلسلے میں موسمیات اور ماحولیاتی سیاحت کو اہم سمجھا جاتا ہے اور یہ دونوں معاش کے اضافی / متبادل ذرائع کے لئے اچھے امکانات پیش کرتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں ، ہندوستانی ماہی گیروں کے بین الاقوامی بحری حدود (آئی ایم بی ایل) کو عبور کرنے کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ اضافہ بہت ساری وجوہات سے منسوب کیا جاتا ہے ، ان میں سے ایک ہیگ میں مستقل عدالت برائے ثالثی عدالت کے ذریعہ دیئے گئے فیصلے کی بنیاد پر آئی ایم بی ایل کی ازسر نو تعریف ہے۔ اس طرح کے واقعات کو کم کرنے کے لئے ، حکومت ماہی گیروں کو ضروری شعور اور تربیت فراہم کرنے پر غور کرے گی تاکہ آئی ایم بی ایل کو عبور کرنے سے بچ جائے۔

مزید برآں ، برتن سازی کے یارڈ کے قیام اور مچھلی پکڑنے والے جہازوں کی تعمیر ملک میں ایک غیر منظم سرگرمی رہی ہے جس کے نتیجے میں خراب معیار کے جہازوں کی تعمیر ہوئی ہے جس میں اہم صفتوں جیسے سمجھوتہ ہوتا ہے جیسے

مجھلی کے انعقاد کے لئے زیادہ سے زیادہ جگہ ، عملے کی رہائش اور اس کے لئے دفعات باورچی خانے اور بیت الخلاء۔ فائبر رینفورسڈ پلاسٹک (ایف آر پی) کے بڑھتے ہوئے استعمال کے ساتھ ، اس طرح کے گز سے ناقص معیاری کشتیاں بنانے کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ اس پالیسی میں سمندری ریاستوں / ریاستوں کی ریاستوں کے سمندری ماہی گیری ریگولیشن ایکٹ (ایم ایف آر اے) کے دائرہ کار کو وسعت دینے کی ضرورت پر زور دیا جائے گا تاکہ بحری جہاز کے عمارت کے اندراج کی رجسٹریشن ، سمندری پٹی کے لئے ماہی گیری کے جہازوں کا سالانہ سروے ، مواصلات اور حفاظتی آلات کا معمول معائنہ شامل کیا جاسکے۔ آئی آر ایس / اسی طرح کی تکنیکی تنظیموں کے ذریعے ، ماہی گیری کے برتنوں کے لئے معیاری ڈیزائن کی وضاحتیں ، مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے ذریعہ برتنوں کی تعمیر کی مستقل نگرانی اور کنٹرول کے لئے تعمیراتی مواد اور طریقہ کار۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہیں:

- کارکنوں کی ترقی اور حفاظتی جال کو یقینی بنانے کے لئے معاشرتی بہبود کے اقدامات جاری رکھنا اور ان میں اضافہ کرنا۔
- ماہی گیری میں کام کرنے والے تارکین وطن مزدوروں کو پہچاننا اور ان کو ضروری حفاظتی جال فراہم کرنا۔
- تحفظ اور انتظام کے اقدامات میں موثر شرکت کے لئے ماہی گیروں کے لئے امداد میں اضافہ کرنا۔
- تنظیمی اور مہارتوں کی نشوونما اور تکنیکی اور مالی مدد کے ذریعہ ماہی گیری کوآپریٹوز اور ایف ایف پی اوز کی سہولت اور استحکام ، جہاں کہیں بھی ضروری ہو۔
- ماہی گیروں اور کسانوں کو ادارہ جاتی کریڈٹ حاصل کرنے کے لئے آسان رسائی فراہم کرنا اور ماہی گیری کے اثاثوں کے لئے انشورینس کی گنجائش کی کھوج کرنا۔
- خواتین کوآپریٹو / FFPOs / SHGs ، ہدف شدہ اسکیموں اور کام کی جگہ کے ماحول کو بہتر بنانے کے ذریعے ماہی گیری میں خواتین کی شرکت کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- ماہی گیروں کی حوصلہ افزائی کے لئے روزی روٹی کے اختیارات کو فروغ دینا کہ سمندری حدود کو حادثاتی طور پر عبور کرنے سے بچنے کے لئے جہازوں کے ڈیزائن اور بحری بیداری کی عمارت کو بہتر بنائیں۔

۶.۸ فشریز گورننس

۶.۸.۱ اندرون اور سمندری وسائل کے پائیدار اور دانشمندانہ استعمال کو منظم کرنا

۱۲ ناٹیکل میل سے آگے پانیوں میں وسائل کے استحصال میں ہونے والی پیشرفتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ، ای ای زیڈ اور ای بی این جے میں قومی بیڑے کے ذریعہ ماہی گیری کے ضوابط کے لئے جامع قانون سازی کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس حقیقت سے بھی جامع قانون سازی کی ضرورت ہے کہ یہ ای ای زیڈ کے انتظام کے ذمہ دار نوڈل ایجنسی کے لئے واضح طور

پر ایجنڈا طے کرے گا اور ماہی گیروں کے لئے واضح قواعد و ضوابط کی ایک سیٹ پر عمل کرنا اور ایم سی ایس ایجنسیوں کے لئے ان پر عمل درآمد کرنا آسان ہوگا۔

ہندوستان میں سمندری ماہی گیری طریقوں اور وسائل کو بروئے کار لانے میں مسلسل تبدیلیوں کے ساتھ متحرک ہیں۔ ایم اف ارے ۱۹۸۰ کی دہائی کے اوائل سے ہی معرض وجود میں آچکے ہیں اور کچھ ریاستوں/مرکز ریاستوں کو چھوڑ کر، ۱۹۹۰ کی دہائی کے وسط تک ایم ایف آرے موجود تھے۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ بیشتر ایم ایف آر کو کلیدی بین الاقوامی معاہدوں/انتظامات (۱۹۸۲ یو این سی ایل او، ۱۹۹۲ یو این ایف ایس اے، ۱۹۹۵ ایف اے او سی سی آر ایف) کو اپنانے سے پہلے اپنایا گیا تھا، اس پالیسی میں ایم ایف آرے میں ماہی گیری پر حکمرانی کے موجودہ قواعد و ضوابط کو اپ ڈیٹ کرنے کی حمایت کی جائے گی۔ انہیں ماہی گیری کے انتظام کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے کے لئے بین الاقوامی آلات/انتظامات کے ساتھ بھی صف بندی کرنا۔ اس کو ساحلی ریاستوں/یو ٹی کی خطاطی پر غور کرنے کے لئے ایک ماڈل بل کی تیاری کے ذریعے کیا جائے گا۔

اسی طرح، انلنڈ فشریز ماہی گیری کے لئے ایک ماڈل بل تیار کرنے کی ضرورت ہے، جسے ریاستیں/یو ٹی یا تو اپنے موجودہ اعمال کو منسوخ کرنے یا ان میں ترمیم کرنے کے لئے استعمال کرسکتے ہیں تاکہ انہیں حالات کی ضروریات کو پورا کرسکیں۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہیں:

* ایم ایف آر میں ماہی گیری پر حکمرانی کے لئے موجودہ قواعد و ضوابط کو اپ ڈیٹ کرنا اور بین الاقوامی آلات / انتظامات کے ساتھ صف بندی کرنا۔

* ای ای زیڈ کے ۱۲-۲۰۰ ناٹیکل میل کے علاقے میں ماہی گیری کا ضابطہ۔

* اندرون فشریز اور ماہی گیری کے لئے ایک "ماڈل بل" تیار کرنا، جسے ریاستیں/یو ٹی اپنے موجودہ عمل کو منسوخ کرنے یا ان میں ترمیم کرنے کے لئے استعمال کرسکتی ہیں۔

۶.۸.۲ ادارے

معاشرتی اداروں کی تعمیر: وسائل کے کامیاب انتظام کے لئے لازمی شرائط کے حقوق کی مناسب توجیہ ہے یعنی کون وسائل کا مالک ہے، کون تحفظ کے لئے ذمہ دار ہے، کون وسائل کے استعمال سے حاصل شدہ فوائد حاصل کرتا ہے، وغیرہ۔ ہندوستان میں، ملکیت کا معاملہ حقیقت میں مبہم ہے۔ جبکہ ریاست کے نمائندے کی حیثیت سے حکومت وسائل کی ملکیت رکھتی ہے، یہ برادری بھی اپنے روایتی ملکیت کے حق پر زور دیتی ہے۔ دونوں عہدوں کو قانونی حیثیت دینے کا ایک طریقہ باہمی انتظام ہے۔ ریاستہ کیرالا اور تامل ناڈو اور پڈوچیری کے اب مختلف انتظامی درجوں (گاؤں، ضلع، ریاست) میں شریک نظم و نسق کے ڈھانچے قائم کیے ہیں، جن میں ان کے حقوق کا ایک چارٹر اور فرائض بھی شامل ہیں اور انہوں نے قانونی / انتظامی مدد بھی فراہم کی ہے۔ پالیسی ہدایات کا مقصد اس طرح کے اقدامات کو دیگر اندرون اور ساحلی ریاستوں / ریاستوں کی خطوں میں بھی آگے بڑھانا ہے۔

ان پٹ اور آؤٹ پٹ سپلائی چینلز کو مستحکم کرنا: سپلائی چینل کا علم کسی بھی کاروباری تنظیم کی کلید ہے۔ ایک مثالی ترتیب میں، پیداواری یونٹ کو ثالثی کے سامان کے معیار اور مقدار کے بارے میں پوری طرح جانکاری ہونی چاہئے، جو وہ مارکیٹ میں آخری پیداوار پیدا کرنے کے لئے استعمال کرسکتے ہیں۔ ماہی گیری کی تیاری کسی کشتی یا فارم میں ہوتی

ہے۔ تاہم ، ان کا درمیانی سامان پر بہت کم کنٹرول ہے۔ مثال کے طور پر ، کشتی بنانے کے یارڈ میں معیاری وضاحتیں نہیں ہیں ، جس سے یہ یقینی بنایا جاسکتا ہے کہ ماہی گیر اپنے پیسے کی قیمت حاصل کر رہے ہیں اور ایکوا زراعت کے فارم میں اس بیج اور خوراک پر بہت کم کنٹرول ہے جو وہ دوسرے ذرائع سے حاصل کرتا ہے۔ ایک ہی وقت میں ، ماہی گیر اور کاشتکار اکثر اپنی مصنوع کی حتمی منزل وغیرہ پر خلا میں رہتے ہیں۔ نتیجہ کے طور پر ، ویلیو چین میں شامل ہر شریک ایک خاکہ نگاری کی تیاری کی حکمت عملی پر عمل کرتا ہے یا کسی 'سیلو' میں کام کرتا ہے جو نہ تو ان کی قدر تخلیق کو بہتر بناتا ہے اور نہ ہی وسائل کی پائیداری کو یقینی بناتا ہے۔ یہ پالیسی مرکز میں فشینگ بوٹ / فارم کے ساتھ معیاری تصریح اور معاہدے کے ذریعے ویلیو چین بنانے کے فروغ کو فروغ دے گی۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ برادری ویلیو چین کی ملکیت رکھتی ہے ، ماہی گیر / کسانوں کو آپریٹو / ایف ایف پی اوز / شریک انتظامی اداروں کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

علیحدہ وزارت فشریز: ماہی گیری ، جانور پالنے اور دودھ پالنے والی علیحدہ وزارت کے تحت ماہی گیری کا ایک محکمہ قائم کرنے سے اس شعبے پر توجہ مرکوز بڑھانے کی گنجائش پیدا ہوگئی ہے۔ تاہم ، کاروباری قواعد کی تقسیم کے معاملے میں ، نئے محکمہ کے مینڈیٹ میں اضافہ نہیں کیا گیا ہے اس طرح اس کی صلاحیت کو محدود کرتے ہوئے۔ ماہی گیری کی سرگرمیوں کی متعدد جہتوں کو دیکھتے ہوئے (انسانی اور فطرت کے مابین تعامل سمندری قلت سے زمینی خطرہ مقامی ، علاقائی ، بین الاقوامی قوانین ، خوراک اور روزگار کی حفاظت؛ بیرونی قوتوں کا خطرہ تجارتی قواعد کے ذریعہ ماہی گیری کی پیداوار کو کنٹرول کرنے میں بین الاقوامی کوشش؛ وغیرہ) ، نئے محکمہ کو ایک ایجنسی کے طور پر تیار کرنے کی ضرورت ہے جس پر عملدرآمد موثر ماہی گیری کی حکمرانی کے لئے حکمرانی ، کوآرڈینیشن اور پالیسی ترتیب (اپنے کاروبار کے شعبے میں) اور ریاستوں / مرکز ریاستوں کے درمیان ہم آہنگی پر مرکوز ہے۔

مذکورہ بالا حصول کے لئے محکمہ کے تحت خصوصی ایجنسیوں کا ایک سیٹ بنائی جانے کی ضرورت ہوگی تاکہ وہ آر اینڈ ڈی ، ایم سی ایس ، تجارت ، بین الاقوامی تعلقات ، ترقی وغیرہ پر مرکوز سرگرمیاں انجام دے سکے۔ دوسرے لفظوں میں اس کے لئے بھی ہم آہنگی کی ضرورت ہوگی لہذا بکھرے ہوئے اداروں کو مختلف وزارتوں اور محکموں کے ماتحت نئے محکمہ کے دائرہ کار میں لایا جائے۔ اس سلسلے میں آگے بڑھتے ہوئے ، اس پالیسی کا مقصد ایک 'فشریز اینڈ مری ٹائم امور کی وزارت' بنانا ہے جو اس شعبے کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرے گا اور اس عمل میں اس شعبے کی شراکت کو بھی بلیو اکانومی کے مجموعی مقصد میں بڑھانا ہوگا جیسا کی حکومت کی طرف سے تصور کیا گیا ہے۔

محکمہ فشریز کے اندر ، موجودہ چار ماہی گیری کے اداروں (فشری سروے آف انڈیا [ایف ایس آئی] ، سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف فشریز نوٹیکل اینڈ انجینئرنگ ٹریننگ [سی آئی ایف این ای ٹی] ، سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف کواسٹل انجینئرنگ برائے فشری [سی ای ایس ایف] اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہارویسٹ ٹکنالوجی اور ٹریننگ [این ایف پی ایچ ڈی ٹی] کو ان کے مینڈیٹ ، افعال اور افادیت کے لحاظ سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ، نیشنل فشریز ڈویلپمنٹ بورڈ (این ایف ڈی بی) پر بھی یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ ان تمام اداروں کو دوبارہ سے کس طرح جوڑا جاسکتا ہے یا اگر ضرورت ہو تو افرادی قوت اور وسائل کے موثر نظم و نسق کے لئے ضم ہوجائیں اور مطلوبہ معیشت لائیں۔ ماہی گیری اور سمندری امور کے ایک ڈائریکٹوریٹ جنرل کا قیام ، پانچ تنظیموں کو ملا کر آئندہ دہائی اور اس سے آگے اس شعبے کی ترقی کے لئے ضروری ادارہ جاتی مدد اور مطلوبہ زور فراہم کرے گا۔

فشریز سیکٹر متعدد اداروں کے ساتھ بھی کام کرتا ہے جو ساحلی ریاست / یوڑی حکومتوں (ڈی او ایف) ، مرکزی حکومت (ایم ایف ایچ اور ڈی) ، وزارت زراعت اور کسانوں کی فلاح و بہبود ، وزارت داخلہ ، وزارت تجارت اور صنعت ، وزارت ماحولیات ، جنگل و آب و ہوا کی تبدیلی ، وزارت آبی وسائل ، دریائے ترقی اور گنگا بحالی ، وزارت بجلی ، وزارت دفاع ، وزارت ارتھ سائنس ، وغیرہ اور سائنسی اداروں کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ یہ تکثیری حکمرانی کا ڈھانچہ ایک طرف (ایم ایف ایچ اور ڈی) اور ساحلی ریاستوں/یوڑی اور دوسری طرف مرکزی حکومت کی مختلف وزارتوں/محکموں کے مابین

مضبوط ہم آہنگی کی ضرورت ہے۔ مزید یہ کہ اس بات کا یقین کرنے کے لئے کہ ماہی گیری کو مستقل طور پر منظم کیا جائے اس کے لئے ریاستوں / یو ٹی کے درمیان اور ریاست / یو ٹی کے اندر بھی اسی طرح کا تعاون ضروری ہوگا۔ اس سلسلے میں ، اس پالیسی کا مقصد بین وزارتی/محکمہ کمیٹیوں اور دیگر مربوط اداروں کے ذریعہ تمام متعلقہ ایجنسیوں کے مابین بہتر ہم آہنگی کی اجازت دینے کے لئے ایک طریقہ کار وضع کرنا ہے۔

ماہی گیری کے شعبے کا دیرینہ مطالبہ یہ بھی ہے کہ اس پر زراعت کے مساوی طور پر غور کیا جائے تاکہ وہ زراعت کے شعبے کو دستیاب نرخوں اور ٹیکسوں ، پانی ، بجلی اور دیگر امدادی سہولیات سے فائدہ اٹھاسکے۔ زراعت کی طرح ماہی گیری بھی ایک بنیادی سرگرمی ہے جو کھانے کی کاشت میں مصروف ہے اور لہذا ، سطح کا کھیل کا میدان اس کے پھیلاؤ کی حوصلہ افزائی کرے گا اور اس کی خوراک اور غذائیت کی ضروریات کو پورا کرنے میں اس کی مدد کرے گا۔ مزید ، پالیسی مدد کریڈٹ تک رسائی ، انشورنس ، اور فارم سے کانٹے تک ویلیو چین کو مضبوط بنانے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے فراہم کی جائے۔ زراعت کے شعبے کے ساتھ یکساں مواقع پیدا کرنے کے علاوہ ، اس پالیسی کا مقصد زراعت اور اس سے وابستہ شعبے میں سرگرمیوں کے ساتھ اتحاد کرنا ہے جو ماہی گیروں اور ماہی گیری کے کاشتکاروں کو فائدہ پہنچا سکے اور اپنی آمدنی کو دوگنا کرنے میں ان کی مدد کرسکے۔

اہلیت کی تعمیر: ماہی گیری کے شعبے میں ادارہ بلڈنگ کی بھی ضرورت ہے کہ جو لوگ اس شعبے کو چلانے ہیں وہ ان کی بنیادی تعلیم ، اور تربیت اور وقتاً فوقتاً خدمت میں ان کے علم کی بنیاد کو بڑھانا اور تکنیکی بحالی کے لحاظ سے قابل ہیں۔ اگرچہ اس شعبے میں پیداوار سے لے کر ویلیو جنریشن تک ہر لحاظ سے کئی گنا اضافہ ہوا ہے ، اس شعبے کو سنبھالنے والی خواتین اور مردوں کی صلاحیتیں کافی حد تک کم ہیں۔ اس تجزیے میں مختلف پیرامیٹرز جیسے سروس کی تنظیم ، کیڈر بلڈنگ ، انڈکشن لیول اور خدمت میں تربیت کے مواقع ، روزگار کے مواقع ، اعلیٰ درجے کی تربیت وغیرہ شامل ہیں اور ماہی گیری کا شعبہ سب سے نیچے ہے۔ دیگر بنیادی پیداوار کے شعبوں جیسے زراعت ، اور ویٹرنری اور جانوروں کی دیکھ بھال۔ اس شعبے کو حالیہ عرصے میں فنڈز کی دستیابی ، اپنی ذمہ داریوں میں توسیع اور ملک کی خوراک اور غذائیت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پیداواری اہداف کو حاصل کرنے والے زور کو پورا کرنے کے لئے ، صلاحیت کو بڑھانے کی ضروریات کو ترجیح دینا اور بڑھانا ضروری ہے۔ اس شعبے کو چلانے والے انسانی وسائل کی

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہیں:

* ریاستوں/خطوں کے مرکوزوں میں ماہی گیری کے شریک نظم و نسق کے ڈھانچے کے قیام کی حوصلہ افزائی اور سہولت فراہم کرنا۔

* سپلائی چین پر برادری کی ملکیت کی حوصلہ افزائی کرنا۔

* توجہ مرکوز کی سرگرمیاں انجام دینے کے لئے محکمہ کے تحت خصوصی حصوں کا ایک سیٹ مرتب کرنے کے ذرائع کی تلاش کرنا جیسا کہ آر اینڈ ڈی ، ایم سی ایس ، تجارت ، بین الاقوامی تعلقات ، ترقی ، وغیرہ جس سے ایک ونڈو سسٹم کے ذریعہ سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ کاروبار میں آسانی ہو جائے۔

* ماہی گیری اور سمندری امور کی وزارت اور ماہی گیری اور سمندری امور کے ایک نظامت جنرل کے قیام کی طرف پیش قدمی۔

* عملے کی صلاحیتوں کو تیار کرنے کے لئے ایک نقشہ تیار کرنا جو ملک میں ماہی گیری کے شعبے میں کام کرتا ہے۔

* زراعت کے مساوی طور ماہی گیری لانا۔

۶.۸.۳ ایچ آر دی اور کاروباری

آزادی کے بعد سے ، جب ماہی گیروں نے ایک مستحکم سرگرمی سے ایک متحرک تجارتی سرگرمی میں تبدیلی کی ہے ، ماہی گیروں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز (کاروباری سطح اور نیچے کی دھارے دونوں) کی شمولیت میں بہت کم تبدیلی آئی ہے۔ سرگرمیاں اور اس شعبے کی تنظیم تبدیلی کے خلاف مزاحمت برقرار رہتی ہے۔ اس سلسلے میں پالیسی مداخلتوں میں روایتی ماہی گیروں اور ماہی گیری کے کسانوں کو تکنیکی پیشہ ورانہ ماہی گیری / کاشتکاری سے اپنے پیشے کو چلانے کے زیادہ معاشی اور موثر ذرائع کی طرف بڑھنے میں تکنیکی مہارت کو اپ گریڈ کرنے کی سمت تربیت ، صلاحیت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اقدامات کو شامل کیا جانا ضروری ہے۔

ماہی گیروں کے کاروباری بنانے کے فوائد سے مکمل طور پر فائدہ اٹھانے کے لئے ، ماہی گیروں اور ماہی گیری کے کسانوں کی کاروباری صلاحیتوں کو فروغ دیا جائے گا جو انہیں ماہی گیری ویلیو چین اور جدید ماہی گیری کے شعبے کی دیگر ضروریات میں اپنی رسائی کو بڑھانے کے لئے حوصلہ افزائی کریں گے۔ ملک بھر میں قائم ماہی گیری کے کالج اس میں اپنا کردار ادا کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ، کچھ آر اینڈ ڈی اداروں مختلف سطحوں پر اسٹیک ہولڈرز کی کاروباری صلاحیتوں کے فروغ کے لئے سرشار پروگرام بھی اٹھاسکتے ہیں۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں میں شامل ہیں:

ماہی گیری کے آر اینڈ ڈی اور تعلیمی اداروں کو اپنے گاہک کی واقفیت کو بہتر بنا کر تربیت ، استعداد سازی ، انتظام کے منصوبوں کی ترقی میں شامل ہونا۔

۶.۸.۴ ڈیٹا بیس

صوتی پالیسی تیار کرنے کے لئے صوتی ڈیٹا کلیدی ضروری شرط ہے۔ گذشتہ ۴-۵ دہائیوں میں ماہی گیری کے شعبے میں کئی گنا اضافہ ہو رہا ہے ، اس کے ساتھ ساتھ ڈیٹا اکٹھا کرنے کے طریقہ کار اور ان کی وابستگی پیچھے رہ گئی ہے۔ اگرچہ سمندری مچھلی کے لینڈنگ سے متعلق اعداد و شمار بین الاقوامی سطح پر قبول شدہ طریقوں اور پروٹوکول کے بعد باقاعدگی سے جمع کیے جاتے ہیں ، لیکن دوسرے شعبوں میں ایسا نہیں ہو رہا ہے۔ سمندری ماہی گیری کے شعبے کے لئے کی جانے والی پانچ سالہ مردم شماری کے علاوہ ، اندرونی ماہی گیروں کے لئے بھی ایسی ہی معلومات دستیاب نہیں ہیں ، جن میں ماہی گیری بھی شامل ہے۔ تحقیقی اشاعتوں کے ذریعہ دستیاب معلومات کو چھوڑنا ، حیاتیاتی پہلوؤں کی منظم کوریج اور معاشروں / متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کی سماجی و اقتصادی صفات کم ہیں۔

مذکورہ بالا کو ذہن میں رکھنا اور اس حقیقت کو تسلیم کرنا کہ صوتی اعداد و شمار کی دستیابی ترقی کے فریم ورک میں ایک کمزور کڑی ہے ، پالیسی اقدامات ڈیٹا اکٹھا کرنے کے طریقہ کار کی تشکیل پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے جو اس شعبے کے مختلف پہلوؤں کی مناسب کوریج کو یقینی بناتا ہے۔ اور قابل اعتماد ، ڈیٹا اکٹھا کرنے کے طریقہ کار شفاف ہیں اور ڈیٹا تک رسائی ہموار اور غیر رکاوٹ ہے۔ وزارت شماریات اور منصوبے پر عمل درآمد (ایم او ایس پی آئی) سے گزارش کی جائے گی کہ وہ ماہی گیروں اور مچھلی کے کاشت کاروں کے لئے مستقل طور پر 'صورت حال کا جائزہ لینے کی سروے' کریں۔ ماہی گیری کے ڈیٹا کے حصول کے عمل کی نگرانی کرنے اور ان ایجنسیوں کو ضروری مراعات فراہم کرنے کے لئے ، جو ڈیٹا اکٹھا کرنے اور تقسیم کرنے میں معاون ثابت ہوگا ، اس کے لئے قومی سطح کا ایک پلیٹ فارم تیار کیا جائے گا جو محکمہ فشریز ، وزارت فشریز اور اینیمل حسبدریے اینڈ ڈیرینگ میں ہوگا۔ محکمہ فشریز بھی اس طرح کے ڈیٹا بیس کے ذخیرے کا کام کرے گا۔

اس عمل کی نگرانی کے لئے قومی سطح کا پلیٹ فارم تیار کرنا اور ان ایجنسیوں کو ضروری مراعات فراہم کرنا جو ڈیٹا اکٹھا کرنا ، کولیشن اور بازی میں معاون ثابت ہوں۔

6.8.5 علم کی فراہمی اور تکنیکی مدد فراہم کرنا

ہندوستان کے پاس دنیا میں ماہی گیری کے آر اینڈ ڈی اداروں کا سب سے وسیع نیٹ ورک ہے۔ آئی سی اے آر کے تحت آٹھ فشریز انسٹی ٹیوشنز ، ایم ایف اے ایچ اینڈ ڈی کے تحت چھ آر اینڈ ڈی ادارے ، ادارہ ، کوسٹل ایکوالیٹر اتھارٹی سمیت ، میرین پروڈکٹ ایکسپورٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے تحت تین ادارے ، وزارت ارتھ سائنس کے تحت چار ادارے ؛ اور سمندری ماہی گیروں سے وابستہ مختلف ریاستوں / ریاستوں کی ریاستوں میں واقع ماہی گیری کے ۳۰ کالجوں نے ملک میں ماہی گیری کی نشوونما کے تجربہ کار انسانی وسائل کا ایک بے مثال پیسہ فراہم کیا ہے۔ مضامین اور جغرافیہ کے حوالے سے کافی وسیع ہے۔

آئی سی اے آر فشریز ادارے اپنے قیام کے آغاز سے ہی ماہی گیری کی تحقیق اور ترقیاتی اقدامات میں سب سے آگے ہیں۔ آئی ایم سی اور غیر ملکی پرجاتیوں (سلور کارپ ، گراس کارپ اور کامن کارپ) اور بیج کی پیداوار کی ٹیکنالوجیز کی مشترکہ مچھلی کاشتکاری کا مقبولیت جس کی وجہ سے ستر کی دہائی کے آخر میں ملک میں پہلا 'بلوے ریوولوشن' نکلا مچھلی کے کاشتکاروں کے لئے توسیع کی خدمات کی۔ جس میں آئی سی اے آر کے آل انڈیا کوآرڈینیٹڈ ریسرچ پروجیکٹ کے ذریعہ اور اس وقت کی وزارت زراعت و تعاون وزارت نے ملک بھر میں فیش فارمرس ڈویلپمنٹ ایجنسیوں (ایف ایف ڈی اے) کے قیام کی خدمات بڑی حد تک واجبات ہیں۔ اسی طرح کی پیشرفتیں ہوا میں سانس لینے والی مچھلیوں ، براککشاٹر ماہی گیری اور ذخائر میں ماہی گیری کی ترقی ہوئی ہیں۔ سمندری شعبے میں بھی ، آئی سی اے آر ادارے ایک اہم کردار ادا کر رہے ہیں ، جس میں نمونے لینے کے لئے ایک سرشار طریقہ کار کے ذریعہ سمندری ماہی گیری کے اعداد و شمار کی باقاعدہ فراہمی ، تجارتی پرجاتیوں کے کم سے کم قانونی سائز کے لئے بینچ کے نشانات مرتب کرنا ، اسٹاک کی تشخیص ، متعدد تجارتی لحاظ سے قابل عمل مچھلی کی نسلوں کے سلسلے کو حیات طیبہ مکمل کرنا ، سمندری ماہی گیری کے شعبے کی پانچ سالہ مردم شماری ، مچھلیاں پکڑنے کے بعد کی ٹیکنالوجیز ، نئی کشتی ڈیزائن اور کوالٹی کنٹرول شامل ہے۔

تاہم ، آج ، جب ماہی گیری کے شعبے سے بڑے پیمانے پر اضافے کا تصور کیا جاتا ہے اور مچھلی کی پیداوار کو زیادہ سے زیادہ سطح پر برقرار رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے ، تو ماہی گیری اداروں کا متوقع کردار زیادہ اہمیت اختیار کرتا ہے۔ وہ ٹیکنالوجیز جو نچلی سطح پر پریکٹیشنرز کی فوری ضروریات کو پورا کرتی ہیں ، آج کی ضرورت ہیں۔ بنیادی سائنس اور انکولی تحقیق کے درمیان توازن ضروری ہے۔ توسیع کی خدمات اور ہینڈ ہولڈ کی ضرورت کو پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ محسوس کیا گیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ، تحقیق کو ترقی سے پہلے آگے بڑھنا ہوگا تاکہ نتائج ترقیاتی عمل میں جذب ہوں جیسا کہ ماضی میں ہوا تھا۔ آر اینڈ ڈی اداروں کو نجی شعبے کے ساتھ مضبوط تعلقات استوار کرنے اور وسائل کو بہتر بنانے کے مل کر کام کرنا ہوگا اور لیب سے زمین تک ٹیکنالوجی کی منتقلی کی مدت کو بھی کم کرنا ہے۔ پالیسی اقدامات کا مقصد انٹرفیس اور تحقیق اور ترقی کے مابین روابط کو مزید تقویت بخشنا ہے۔ پالیسی اقدامات ماہی گیری کی ترقی اور گورننس میں جوابدہ آر اینڈ ڈی اور ان کی شمولیت کو یقینی بنانا ضروری ہے۔

آخری مقام تک علم کا پھیلانا ، پالیسی کے کلیدی مقاصد میں سے ایک ہوگا۔ شرح خواندگی اور انٹرنیٹ اور اسمارٹ فون کے بڑھتے ہوئے استعمال کے ساتھ ، علم کی بازی بڑے پیمانے پر ورچوئل پلیٹ فارم کے ذریعہ انجام دی جائے گی ، جس سے نہ صرف تیز رفتار اور سرمایہ کاری مؤثر ہوگی بلکہ اس بات کو بھی یقینی بنایا جاسکے گا کہ کوئی پیچھے نہیں رہ گیا ہے۔ پالیسی مداخلت آئی ٹی پر مبنی علم 'مرکز اور ترجمان' کے قیام پر مرکوز رکھے گی معلومات جمع کرنا ، کولیشن اور پروسیسنگ جو ماہی گیروں اور مچھلیوں کے کاشتکاروں کو حقیقی وقت پر دستیاب ہوسکتی ہے۔ اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے گا کہ اختتامی صارفین کو فراہم کی جانے والی ایسی معلومات عام زبان میں ہیں تاکہ اس سے امتزاج آسان ہوجائے۔

سمندری شعبے میں ، محکمہ فشریز کے ذریعہ فروغ پائے جانے والے 'ساگر میٹراس' کی فراہمی اسٹیک ہولڈرز کے لئے مفید ہوگی۔

فوری مداخلت کے کلیدی شعبوں مندرجہ ذیل ہیں:

* ڈیٹا مینجمنٹ کی بہتر پالیسی ، آخری میل کی توسیع کی خدمات اور بین وزارتی تعاون کے ذریعہ علمی انتظام کو بڑھانا۔

* پائیدار ماہی گیری اور ماہی گیری کے ل ٹکنالوجی / انتظامی انتظام کے قابل عمل اور تیز رفتار ترقی اور بازی کیلئے ماہی گیری کے شعبے میں آر اینڈ ڈی روابط کو مضبوط بنانا۔

۶.۹ علاقائی / بین الاقوامی عہد

۶.۹.۱ علاقائی تعاون کی حوصلہ افزائی

برصغیر پاک و ہند مغرب میں بحیرہ عرب کے کنارے اور مشرق میں خلیج بنگال سے گھرا ہوا ہے۔ دونوں بحر، بحر ہند کا ایک حصہ بنتے ہیں۔ مغربی ساحل پر ، ہندوستان اپنی سمندری حدود پاکستان اور مالدیپ کے ساتھ بانٹتا ہے ، جبکہ مشرقی ساحل پر ، سرحدیں سری لنکا ، بنگلہ دیش ، میانمار ، تھائی لینڈ اور انڈونیشیا کے ساتھ مشترکہ ہیں۔ کچھ معاملات میں ، یہ نہ صرف مشترکہ سمندری حدود ہیں بلکہ مشترکہ ماحولیاتی نظام بھی ہیں ، جیسے ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان خلیج مانار اور پالک بے ہے ۔ بنگلہ دیش اور ہندوستان کے مابین سندھین اور بحیرہ انڈمان میں میٹیک (میرگوئی) جزیرہ نما ہے ۔ بحیرہ عرب اور خلیج بنگال دونوں ہجرت کے ساتھ ساتھ ٹونا اور ٹونا جیسی ذات ، شارک اور ہسپانوی میکریل جیسے مچھلی کے ذخیرے پائے جاتے ہیں ۔ جب حالات کی ضرورت ہوتی ہے ، حکومت جہاں بھی ضروری ہو وہاں پرجاتیوں / ذخیروں کے تحفظ سمیت وسائل کے انتظام اور پائیدار استعمال میں مضبوط علاقائی تعاون کو فروغ دے رہا ہے ۔

ماہی گیروں کی حفاظت اور سلامتی میں بھی تعاون ضروری ہے۔ بحر ہند ، خصوصاً خلیج بنگال اور حالیہ برسوں میں بحر عرب میں بھی متعدد منفی موسمی واقعات دیکھنے میں آئے ہیں اور ہر سال بہت سے ماہی گیر اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں یا انتہائی مشکلات کا شکار ہیں۔ مزید یہ کہ دوطرفہ انتظامات کے ذریعہ سمندری ماہی گیری کے میدان میں بھی تعاون کیا جائے گا اور ساتھ ہی علاقائی ماہی گیری اور ماحولیاتی اداروں میں بھی حصہ لیا جائے گا۔ اس طرح کے تعاون سے مشترکہ وسائل اور مشترکہ ماحولیاتی نظام کے انتظام میں آسانی ہوگی۔ پالیسیوں اور پروگراموں کی ہم آہنگی کا مقصد بین السرحدی کے وسائل کی بہتر کرنا ہے جیسے انسانی حقوق کی حفاظت ، خاص طور پر دوسرے ممالک کے پانیوں میں بھٹکنے والے ماہی گیروں کے لئے۔

خطے کے دوسرے ممالک میں ہندوستانی ماہی گیروں کو ان کی مہارت ، محنتی نوعیت اور مشکل حالات میں کام کرنے کی صلاحیت کے لئے وسیع پیمانے پر پہچانا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں ، ہندوستان سے زیادہ سے زیادہ ماہی گیروں کو اب دوسرے ممالک کے ماہی گیری کے بیڑے میں ملازمت مل رہی ہے۔ متعدد مواقع پر ، ہندوستانی ماہی گیروں کو پڑوسی ممالک میں پکڑ لیا گیا ہے ، جب ماہی گیری کرتے ہوئے وہ نادانستہ طور پر دوسرے ممالک کے ای ای زیڈ میں گھس جاتے ہیں ، جس سے عام چینلز کے ذریعہ ان کی رہائی کو محفوظ بنانا حکومت کے لئے مشکل ہوتا ہے۔ اس پالیسی میں ماہی گیروں کے لئے یہ رہنما خطوط مرتب کیے جائیں گے کہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ جو دوسرے ممالک میں ماہی گیری کے شعبے میں ملازمت حاصل کرنے کے خواہاں ہیں وہ سمندر میں کام کرنے کی مناسب مہارت اور معلومات رکھتے ہیں اور حکومت کی باقاعدہ منظوری سے گذر سکتے ہیں۔ بین الاقوامی عہد ناموں کے حوالے سے ، حکومت کی یہ کوشش ہوگی کہ وہ

اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے اور پائیدار ترقیاتی اہداف بالخصوص اہداف 14- پانی سے نیچے کی زندگی کے مقاصد کو پورا کرنے کے عالمی ایجنڈے کی تائید کرے۔

۶.۹.۲ ہندوستان کو خطے میں قائد کی حیثیت سے پوزیشن دینا

ماہی گیری میں عالمی رجحان کچھ یوں ہے کہ کسی بھی ملک کی ماہی گیری کے انتظام میں ساکھ اپنی تجارت کی صلاحیت کا تعین کرنے والی ہوتی جارہی ہے۔ ماہی گیری والے ممالک کو دیکھتے ہوئے جیسے آسٹریلیا ، ناروے ، نیوزی لینڈ اور دیگر ممالک جو ماہی گیری کے نظام میں آگے ہے ، ایسا نظام دو طرفہ عمل کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔ پہلے ، ممالک انتظامی انتظامیہ تشکیل دیتے ہیں ، جن کو عالمی برادری نے اعلیٰ درجہ دیا ہے ، اور ان کی افادیت مختلف طریقے سے جانی جا سکتی ہے ۔ دوسرا ، وہ علم کے اہم برآمد کنندگان بنتے ہے۔ علم کے برآمد کنندگان بن کر ، انہوں نے اچھی نظم و نسق کی اپنی اسناد کو مزید سیمنٹ کر دیا۔ اس کے علاوہ ، ہندوستان میں بہترین صلاحیت کے حامل سائنسی اداروں کی صفیں موجود ہیں لیکن قومی سرحدوں سے آگے کوئی نمائش یا آواز کی پہچان نہیں ہے۔ بین الاقوامی نمائش کی کمی کی وجہ سے ، ہندوستانی سائنسدان عالمی مباحثے اور عالمی ایجنڈے میں شاذ و نادر ہی شامل ہوتے ہیں جو عالمی ماہی گیری کے مستقبل کی تشکیل کرتے ہیں۔ قومی تحقیق و ترقی کی حوصلہ افزائی کے تحقیق و ترقی ایک پالیسی کی ضرورت ہے کہ وہ سب سے پہلے علاقائی تنظیموں میں ان کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کریں اور کثیر ملکی تربیت ، باہمی تعاون کے ساتھ تحقیقی پروگراموں وغیرہ کے ذریعہ علاقائی قیادت کو یقینی بنائیں۔ مثال کے طور پر ، جنوبی ایشیاء کے ساتھ شروع کرنا ، پھر ایشیاء اور افریقہ اور دوسرے ممالک ۔ اس کے لئے علاقائی تنظیموں کی حمایت کرنا اور ایسی تنظیموں میں قیادت لینا ضروری ہوگا ، کیونکہ اس سے ملک کی سنجیدگی کا مظاہرہ ہوگا

۶.۱۰ آگے کا راستا

مذکورہ بالا پیراگراف میں داستان میں ۱۰ موضوعات اور ۲۸ موضوعات کے تحت پالیسی مداخلت کی فہرست دی گئی ہے جس میں ملک میں ماہی گیری کی ترقی کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اگرچہ کچھ عنوانات الگ الگ نوعیت کے ہیں ، بہت سارے دوسرے متعدد کراس کٹنگ کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ بیک وقت نمٹا جانا پڑے گا۔ انتہائی متنوع شعبے جیسے ماہی گیری اور میں پالیسی مداخلت کا نفاذ اور اسٹیک ہولڈرز کی ایک بڑی آبادی کے ساتھ مل کر یہ بلا شبہ ایک طویل مبنی عمل ہے لیکن یہ ناقابل تلافی نہیں ہے۔ ایک ایسا نظامی عمل جس میں " نفاذ کی منصوبہ بندی " کی شکل میں 28 عنوانات کے تحت کارروائی کے نکات کی تفصیل دی گئی ہے ، اور ان کی عملی حیثیت کو ظاہر کرنے کے لئے کچھ عملوں کو شروع کیا جائے گا۔ پردھان منتری متسیا سمپاڑا یوجنا (پی ایم ایم ایس وائی) کے تحت درج اسکیموں اور پروگراموں میں زیادہ تر پالیسی اقدامات اٹھانے کے لئے ضروری بجٹ کی مدد فراہم کی جاتی ہے۔ باقاعدگی سے مانیٹرنگ اور وسط مدتی تشخیص عمل درآمد کی حکمت عملی کا لازمی حصہ ہوگا۔ شروع سے ہی اسٹیک ہولڈرز خصوصاً ماہی گیروں اور ماہی گیری کے کاشتکاروں کا اعتماد اور اعتماد پیدا کرنا مفید ہوگا تاکہ وہ اس عمل میں سرگرم شراکت دار بنیں اور قومی فشریز پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے اس طویل المیعاد کام میں حکومت کے ساتھ ہاتھ جوڑیں۔

آخر میں ، یہ تصور کیا گیا ہے کہ جبکہ قومی فشریز پالیسی کا موجودہ ٹائم فریم دس سال کے طور پر رکھا گیا ہے ، تاہم ، اس کے کامیاب نفاذ سے متوقع مدت کے فوائد کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔

سرنامیہ

قومی دائرہ اختیار سے برے علاقوں	اے بی این جے
مینجمنٹ کے بہترین عمل	بی ایم پی
سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف کوسٹل انجینئرنگ برائے فشری	سیسف (CICEF)
سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف فشریز ناٹیکل اور انجینئرنگ ٹریننگ	CIFNET
براہ راست بینیفٹ ٹرانسفر اسکیم	ڈی بی ٹی ایس
محکمہ فشریز	ڈی او ایف
ماہی گیری کے انتظام کے لئے ماحولیاتی نظام کا نقطہ نظر	ای اے ایف ایم
ماحولیاتی اور حیاتیاتی لحاظ سے اہم علاقوں	ای بی ایس اے
خصوصی اقتصادی زون	EEZ
خطرے سے دوچار اور محفوظ	ای ٹی پی
ایبوزٹک السیریٹو سنڈروم	EUS
اقوام متحدہ کی فوڈ اینڈ ایگریکلچرل آرگنائزیشن	ایف اے او
فش فارمرس پروڈیوسر تنظیمیں	ایف ایف پی اوز
ماہی گیری ہاربرز	ایف ایچ ایس
مچھلی لینڈنگ مراکز	ایف ایل سی
فائبر پربلت پلاسٹک	ایف آر پی۔
فشری سروے	ایف ایس آئی
فوڈ ویلیو چین	ایف وی سی
آبی زراعت کے اچھے طریقے	جی اے پی
گرین ہاؤس گیسیں	جی ایچ جی
مجموعی قیمت شامل کردی گئی	جی وی اے
خطرہ تجزیہ تنقیدی کنٹرول پوائنٹ	HACCP
زرعی تحقیق کی ہندوستانی کونسل	آئی سی اے آر
انڈین کوسٹ گارڈ	آئی سی جی
بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن	آئی ایل او
بین الاقوامی میری ٹائم باؤنڈری لائن	آئی ایم بی ایل
ہندوستانی میجر کارپس	آئی ایم سی
بین الاقوامی میری ٹائم آرگنائزیشن	آئی ایم او
انفارمیشن ٹکنالوجی	IT
غیر قانونی ، غیر رپورٹ شدہ اور غیر منظم شدہ ماہی گیری	IUU
نگرانی ، کنٹرول اور نگرانی	ایم سی ایس
وزارت فشریز ، اینیمل شوہر اور ڈیرینگ	ایم ایف اے ایچ اینڈ ڈی
میرین فشینگ ریکولیشن ایکٹ	ایم ایف آر اے
کم سے کم قانونی سائز	ایم ایل ایس
ملین میٹرک ٹن	ایم ایم ٹی
میرین پروٹیکٹڈ ایریاز	ایم پی اے
امیرین مقامی منصوبہ بندی	ایم ایس پی

این ایف پی	قومی فشریز پالیسی
NIFPHATT	نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پوسٹ ہارویسٹ ٹکنالوجی اینڈ ٹریننگ
این ایم	سمندری میل
NPOA-MCS	نگرانی، کنٹرول اور نگرانی کے لئے قومی منصوبہ بندی
پی ایف زیڈ	ممکنہ ماہی گیری زون
PMMSY (پی ایم ایم)	پردھان منتری ماتسیہ سمپڈا یوجانا
ایس وائی)	
پی پی پی	عوامی نجی شراکت داری
پی وائی	ممکنہ پیداوار
ایس ایچ جی	سیلف ہیلپ گروپس
ایس ایس ایف	چھوٹے پیمانے پر ماہی گیری
ایس ٹی	خلائی ٹیکنالوجی
TURFs	ماہی گیری کے لئے علاقائی استعمال کے حقوق
UTs	یونین کے علاقے
VMES	کمزور میرین ایکو سسٹمز
ڈبلیو ایس ایس ڈی	وائٹ اسپاٹ سنڈروم بیماری

بیس لائن منظر نامہ¹

اے۔ جنرل سیٹنگ

اعداد و شمار	پیرامیٹر
3.29	ملک کا رقبہ (ملین مربع کلومیٹر)
1210.19	آبادی (ملین)
80.33	شہری گھرانوں کی کل تعداد * (ملین)
168.08	دیہی گھرانوں کی کل تعداد * (ملین)
4.9	اوسط گھریلو سائز * (شہری) (شخص)
4.6	اوسط گھریلو سائز * (دیہی) (شخص)

* قومی آبادی مردم شماری 2011

ہندوستانی معیشت میں ماہی گیری کا شعبہ

سال	مجموعی ویلیو ایڈیشن (جی وی اے) اور شرح نمو (%) (مستقل قیمت: 2011-12)	قومی GVA (Rs) کروڑ	ماہی گیری کے شعبے کا GVA (Rs) کروڑ
سال	Y-O-Y نمو کی شرح (قومی)	Y-O-Y نمو کی شرح (فشریز سیکٹر)	
2009-10	6.86	3.53	61,269
2010-11	8.03	5.54	64,663
2011-12	5.22	5.20	68,027
2012-13	5.42	4.90	71,362
2013-14	6.05	7.18	76,487
			71,31,836
			77,04,514
			81,06,946
			85,46,275
			90,63,649

82,232	97,12,133	7.51	7.15	2014-15
90,205	1,04,91,870	9.70	8.03	2015-16
99,627	1,13,28,285	10.45	7.97	2016-17
1,14,248	1,20,74,413	14.68	6.59	2017-18
1,28,011	1,28,03,128	12.05	6.04	2018-19

ذریعہ: قومی شماریاتی دفتر ، وزارت شماریات اور پروگرام پر عمل درآمد ، حکومت ہند۔

مجموعی ویلیو ایڈیشنل (GVA) کی شرح نمو (%) (مستقل قیمت 2011-12)				
سال	فشریز سیکٹر (%)	قومی (%)		
Y-O-Y نمو کی شرح	اوسط شرح نمو	Y-O-Y نمو کی شرح	اوسط شرح نمو	
2009-10	3.53	5.27	6.86	6.32
2010-11	5.54		8.03	
2011-12	5.20		5.22	
2012-13	4.90		5.42	
2013-14	7.18		6.05	
2014-15	7.51	10.87	7.15	7.16
2015-16	9.70		8.03	
2016-17	10.45		7.97	
2017-18	14.68		6.59	
2018-19	12.05		6.04	

ماخذ: قومی شماریاتی دفتر ، وزارت شماریات اور پروگرام پر عمل درآمد ، حکومت ہند۔

تمام ڈیٹا کے متعلق - <http://dof.gov.in> حکومت / شماریات میں اور ماہی گیری کے اعدادوشمار 2018 کی ہینڈ بک جو محکمہ فشریز ، وزارت فشریز ، اینیمل شوہرری اور ڈیریننگ ، حکومت ہند کے ذریعہ شائع کی گئی ہے جب تک کہ دوسری صورت میں اس کا ذکر نہ کیا جائے۔

بی. اندرون ملک ماہی گیری

پیرامیٹر	اعداد و شمار
وسائل	
ندیوں اور نہروں (کلومیٹر)	2,01,495.65
چھوٹا ، درمیانے اور بڑے ذخائر (نمبر)	9,058
چھوٹا ، درمیانے اور بڑے ذخائر (ہیکٹر)	35,24,724.18
ٹینکس اور تالاب (ہیکٹر)	24,78,263.21
بریک پانی (ہیکٹر)	11,60,162.50
گھنٹیاں (ہیکٹر)	4,24,850.93
آکسبو لیکس (ہیکٹر)	1,17,800.45
پانی (ہیکٹر)	2,30,136.38
ندیوں اور نہروں (ہیکٹر) کے علاوہ۔	3,00,724.52
ندیوں اور نہروں (ہیکٹر) کو چھوڑ کر آبی ذخائر۔	82,36,662.17

سی. میرین

اعداد و شمار	پیرامیٹر
	وسائل
8,118	ساحل کی لمبائی (کلومیٹر)
2.02	خصوصی اقتصادی زون (ملین مربع). کلومیٹر
0.53	کانٹینر نٹل شیلف ایریا (لگ بھگ). (ملین مربع کلومیٹر)
1,547	لینڈنگ مراکز۔
3,477	ماہی گیری دیہات۔
3,774,577	ماہی گیر آبادی۔
	ماہی گیری کے وسائل (ممکنہ پیداوار)
2,298,281	ڈیمرسل (مینلینڈ) (ٹنز)
2,631,827	پیلجک (مینلینڈ) (ٹنز)
14,490	لکشاویپ (بحرانی کو چھوڑ کر) (ٹنز)
43,794	N&A جزیرے (سمندری کو چھوڑ کر) (ٹنز)
2,30,832	اوقیانوس (پورے ای ای زیڈ کے لئے) (ٹونس)
91,369	دوسرے (ٹنز)
5,310,593	کل ممکنہ پیداوار (ٹنز)
	روزگار۔
927,081	فعال ماہی گیر (نمبر) (2016)
521,745	ماہی گیری سے وابستہ سرگرمیاں (نمبر) (2016)
1,448,826	ماہی گیری اور اس سے وابستہ سرگرمیوں (2016) میں کل مصروف ہیں۔
53	ماہی گیری کے جہاز (2019) (نمبر) جانے والے گہرے سمندر میں رجسٹرڈ۔
136,920	رجسٹرڈ۔ موٹر نان مکینیکل۔ (نمبر)
66,198	رجسٹرڈ۔ موٹر میکینیکل۔ (نمبر)
65,876	رجسٹرڈ۔ غیر موٹرائیزڈ۔ (نمبر)
269,047	ماہی گیری کے کل رجسٹرڈ برتن (نمبر)
3.69	18-2017 (ملین ٹن) میں مچھلی کی پیداوار۔

ڈی. فشر آبادی

سیریل نمبر	ریاستیں / UTs	ماہی گیروں کی آبادی	کل
		اندرون ملک۔	میرین
1	آندھرا پردیش۔	9,30,094	5,17,435
2	اروناچل پردیش۔	24,015	-
3	آسام	25,24,106	-
4	بہار۔	60,27,375	-
5	چھتیس گڑھ۔	2,20,355	-
6	گوا۔	-2,106	12,651
			10,545

5,58,691	3,54,992	2,03,699	گجرات۔	7
1,18,455	-	1,18,455	ہریانہ۔	8
11,806	-	11,806	ہماچل پردیش۔	9
17,396	-	17,396	جموں و کشمیر۔	10
1,40,897	-	1,40,897	جھارکھنڈ۔	11
9,74,276	1,57,989	8,16,287	کرناٹک۔	12
10,44,361	5,63,903	4,80,458	کیرالہ۔	13
22,32,822	-	22,32,822	مدھیہ پردیش۔	14
15,18,228	3,64,899	11,53,329	مہاراشٹر	15
47,711	-	47,711	منی پور۔	16
16,567	-	16,567	میگھالیہ۔	17
6,289	-	6,289	میزورم۔	18
7,958	-	7,958	ناگالینڈ۔	19
15,17,574	5,17,623	9,99,951	اوڈیشہ۔	20
7,591	-	7,591	پنجاب۔	21
57,260	-	57,260	راجستھان	22
581	-	581	سکم۔	23
12,83,751	7,95,708	4,88,043	تمل ناڈو۔	24
8,62,221	-	8,62,221	تلنگانہ۔	25
7,761	-	7,761	تریپورہ۔	26
8,352	-	8,352	اتراکھنڈ۔	27
39,00,005	-	39,00,005	اترپردیش۔	28
32,36,261	3,68,816	28,67,445	مغربی بنگال۔	29
25,941	26,521	580	نیکوبار اور اڈامان	30
524	-	524	چندی گڑھ۔	31
40,016	15,836	24,180	دادرا اور نگر حویلی ، دامان اور دیو۔	32
617	-	617	دہلی۔	33
22	-	22	لداخ۔	34
6,518	27,934	-21,416	لکشدویپ۔	35
1,07,272	50,270	57,002	پڈوچیری۔	36
2,80,11,649	37,74,577	2,42,37,072	کل	
	1,37,13,60,350		ہندوستان کی کل آبادی۔	
	2.04		ماپی گیر (کل آبادی کا %)	
	13.48		سمندری ماپی گیر (ماپی گیر آبادی کا %)	
	86.52		اندرون ملک ماپی گیر (کل آبادی کا %)	

ای. ماہی گیری کی پیداوار اور استعمال

2014-15 سے 2018-19ء کے دوران (لاکھ ٹن میں) ریاستیں / مرکزی علاقوں کے لحاظ سے اندرون ملک اور سمندری مچھلی کی پیداوار															
سیریل نمبر	ریاست / UTs	2014-15	2015-16	2016-17	2017-18	2018-19	کل	اندرون ملک	میرین	کل	اندرون ملک	میرین	کل	اندرون ملک	میرین
1	آندھرا پردیش	15.03	4.75	19.79	18.32	5.20	23.52	21.86	5.80	27.66	28.45	6.05	34.50	33.92	8.75
2	اروناچل پردیش	0.04	0.00	0.04	0.04	0.00	0.04	0.04	0.00	0.04	0.04	0.00	0.04	0.05	0.00
3	آسام	2.83	0.00	2.83	2.94	0.00	2.94	3.07	0.00	3.07	3.27	0.00	3.27	3.31	0.00
4	بہار	4.80	0.00	4.80	5.07	0.00	5.07	5.09	0.00	5.09	5.88	0.00	5.88	6.02	0.00
5	چھتیس گڑھ	3.14	0.00	3.14	3.42	0.00	3.42	3.77	0.00	3.77	4.57	0.00	4.57	4.89	0.00
6	گوا	0.03	1.15	1.18	0.05	1.07	1.12	0.04	1.14	1.18	0.06	1.18	1.24	0.05	1.15
7	گجرات	1.11	6.98	8.10	1.12	6.97	8.10	1.17	6.99	8.16	1.34	7.01	8.35	1.43	6.99
8	ہریانہ	1.11	0.00	1.11	1.21	0.00	1.21	1.44	0.00	1.44	1.90	0.00	1.90	1.80	0.00
9	ہماچل پردیش	0.11	0.00	0.11	0.12	0.00	0.12	0.13	0.00	0.13	0.13	0.00	0.13	0.13	0.00
10	جموں و کشمیر	0.20	0.00	0.20	0.20	0.00	0.20	0.20	0.00	0.20	0.21	0.00	0.21	0.21	0.00
11	جھارکھنڈ	1.06	0.00	1.06	1.16	0.00	1.16	1.45	0.00	1.45	1.90	0.00	1.90	2.08	0.00
12	کرناتک	2.23	4.00	6.23	1.69	4.12	5.81	1.59	3.99	5.57	1.88	4.14	6.03	1.98	3.89
13	کیرالہ	2.02	5.24	7.26	2.11	5.17	7.28	1.61	4.31	5.93	1.48	4.14	5.63	1.66	5.49
14	مدھیہ پردیش	1.09	0.00	1.09	1.15	0.00	1.15	1.39	0.00	1.39	1.43	0.00	1.43	1.73	0.00
15	مہاراشٹر	1.44	4.64	6.08	1.46	4.34	5.80	2.00	4.63	6.63	1.31	4.75	6.06	1.00	4.67
16	منی پور	0.31	0.00	0.31	0.32	0.00	0.32	0.32	0.00	0.32	0.33	0.00	0.33	0.32	0.00
17	میگھالیہ	0.06	0.00	0.06	0.11	0.00	0.11	0.12	0.00	0.12	0.12	0.00	0.12	0.13	0.00
18	میزورم	0.06	0.00	0.06	0.07	0.00	0.07	0.08	0.00	0.08	0.08	0.00	0.08	0.07	0.00
19	ناگالینڈ	0.08	0.00	0.08	0.08	0.00	0.08	0.09	0.00	0.09	0.09	0.00	0.09	0.09	0.00
20	اوڈیشہ	3.36	1.33	4.70	3.77	1.45	5.21	4.55	1.53	6.08	5.34	1.51	6.85	5.07	2.52
21	پنجاب	1.15	0.00	1.15	1.20	0.00	1.20	1.33	0.00	1.33	1.37	0.00	1.37	1.36	0.00

22	راجستھان	0.45	0.00	0.45	0.42	0.00	0.50	0.00	0.50	0.54	0.00	0.54	0.56	0.00	0.56
23	سکم	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00
24	تمل ناڈو	2.40	4.57	6.98	2.43	4.67	7.09	1.97	4.72	6.69	1.85	4.97	6.82	1.62	5.13
25	ٹیلنگا	2.68	0.00	2.68	2.37	0.00	1.99	0.00	1.99	2.70	0.00	2.70	2.94	0.00	2.94
26	تریپورہ	0.65	0.00	0.65	0.69	0.00	0.72	0.00	0.72	0.77	0.00	0.77	0.76	0.00	0.76
27	اتراکھنڈ	0.04	0.00	0.04	0.04	0.00	0.04	0.00	0.04	0.05	0.00	0.05	0.05	0.00	0.05
28	اتر پردیش	4.94	0.00	4.94	5.05	0.00	6.18	0.00	6.18	6.29	0.00	6.29	6.62	0.00	6.62
29	مغربی بنگال	14.38	1.79	16.17	14.93	1.78	16.71	15.25	1.77	17.02	1.85	15.57	17.42	15.88	1.82
30	انڈمان نیکویر	0.00	0.37	0.37	0.00	0.37	0.37	0.00	0.39	0.39	0.00	0.39	0.40	0.00	0.41
31	جزیرے چندی گڑھ	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00
32	دادرا اور نگر حویلی	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00	0.00
33	دامان اور ڈیو	0.00	0.32	0.32	0.00	0.23	0.23	0.01	0.23	0.24	0.00	0.24	0.25	0.00	0.24
34	دہلی	0.01	0.00	0.01	0.01	0.00	0.01	0.01	0.01	0.01	0.01	0.01	0.01	0.01	0.00
35	لکشدویپ	0.00	0.13	0.13	0.00	0.16	0.16	0.00	0.30	0.30	0.00	0.21	0.21	0.00	0.22
36	پڈوچیری	0.06	0.42	0.47	0.07	0.54	0.47	0.04	0.50	0.46	0.07	0.50	0.42	0.07	0.45
	ہندوستان	66.91	35.6	102.6	71.62	36.0	107.6	78.06	36.25	114.3	89.02	36.88	125.9	95.82	41.76
			9	0		2			1				0		8

ماخذ: محکمہ فشریز ، ریاستی حکومت / یونین کی طبقات انتظامیہ۔

3.00 مچھلی اور کیکڑے کی سالانہ فی کس کھپت۔^{ای} (ارین) (کلوگرام)

3.24 مچھلی اور کیکڑے کی سالانہ فی کس کھپت۔^{ای} (دیہی) (کلوگرام)

16.87 مچھلی استعمال کرنے والے شہری گھریلو افراد کی تعداد۔^{ای} (ملین)

44.54 مچھلی استعمال کرنے والے دیہی گھرانوں کی تعداد۔^{ای} (ملین)

E = ماہی گیری کے اعداد و شمار 2018 اور قومی آبادی مردم شماری 2011 کی ہینڈ بک سے اندازہ لگایا گیا ہے۔۔